﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد21 | جمعۃ المبارک03رجنوری 2014ء | 02ربیع الاول 1435 ہجری قمری ❁ 03صلح 1393 ہجری شمسی | شمارہ01

نماز کو سنوار کر ادا کرو

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جلدی جلدی نماز پڑھی تو آپؐ نے اسے فرمایا تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ پھر اسے نماز پڑھنے کا طریق سکھایا۔ فرمایا جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر حسبِ توفیق قرآن کی تلاوت کرو۔ پھر پورے اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر پورے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سجدہ کے بعد اطمینان کے ساتھ بیٹھو۔ اسی طرح ساری نماز ٹھہر کر سنوار کر پڑھو۔

(بخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءۃ للامام حدیث نمبر:715)

2012ء اور 2013ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

اس وقت تک دنیا کے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

اس سال دو نئے ممالک Costa Rica اور Montenegro میں جماعت کا نفوذ ہوا۔

اس سال مساجد کی تعداد میں 394 کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے 136 مساجد نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 258 بنی بنائی عطا ہوئیں۔ مساجد کے تعلق میں ایمان افروز واقعات۔

دوران سال 211 مشن ہاؤسز / تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ اس طرح 108 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز / تبلیغی مراکز کی تعداد 2563 ہو چکی ہے

امسال Yao زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کے ساتھ تراجم قرآن کریم کی تعداد 71 ہو چکی ہے۔

اس سال شائع ہونے والی بعض کتب کا تذکرہ۔ دوران سال 625 مختلف کتب / پمفلٹس / فولڈرز 57 لاکھ 70 ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے۔

نمائشوں / بک سٹالز کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر اور ان کے نیک اثرات کا تذکرہ۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں 31 اگست 2013ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔(النحل:19) اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اُسے احاطہ میں نہ لاسکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عموماً جیسا کہ روایت ہے اس وقت آج کی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے جو جماعت احمدیہ پر گزشتہ سال میں یا دورانِ سال میں افضال ہوئے ہیں، اُن کا ذکر ہوتا ہے۔ اُس کی کچھ رپورٹ پیش ہوتی ہے، تو وہ میں پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت تک دنیا کے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ دو زائد ممالک ملے ہیں۔ دورانِ سال دو نئے ممالک Costa Rica اور Montenegro ہیں جہاں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

Costa Rica، یہ ملک سینٹرل امریکہ میں واقع ہے اور سپینش زبان یہاں بولی جاتی ہے۔ یہاں کی آبادی چار اعشاریہ چھ ملین ہے۔ ہمارے مبلغ انچارج (گوئٹے مالا) ایک مقامی دوست داؤد گونزالیس صاحب (David Gonzalez) جو ہمارے جنرل سیکرٹری ہیں، اُن کے ساتھ اپریل میں گئے تھے اور وہاں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا اور بعض نومسلم افراد جو عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کر چکے تھے اُن سے رابطہ ہوا۔ مجالسِ سوال و جواب ہوئیں اور اس سفر کے دوران ایک خاتون نے بیعت کر لی۔ پھر جولائی میں دوبارہ سفر اختیار کیا اور مزید تین افراد کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔

اسی طرح Montenegro ۔ یہ ملک البانیا کے شمال اور بوسنیا کے جنوب میں واقع ہے۔ یورپ کا ملک ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ چھ لاکھ پچیس ہزار اس کی آبادی ہے اور مسلمانوں کی تعداد یہاں بائیس ہزار کے قریب ہے۔ اور جماعت کی مخالفت یہاں مولویوں کے ہونے کی وجہ سے کافی زیادہ ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ معلمین نے وہاں دورہ کیا اور یہاں سے ایک دوست جرمنی کے جلسے (2010ء) میں بھی آئے تھے، مجھ سے ملے بھی تھے۔ واپس جب گئے ہیں تو مولویوں نے ان کی کافی مخالفت کی۔ بہر حال ایک نوجوان کو یہاں احمدیت قبول کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 45 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے، اُن کے تربیتی اور تعلیمی پروگرام بنائے گئے، وہاں نظام قائم کرنے کے لئے ضروریات پوری کی گئیں۔ لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا گیا، اخبارات میں انٹرویو شائع ہوئے۔ اس طرح بیعتیں بھی ملیں۔

دورانِ سال یونان میں باقاعدہ مرکزی مبلغ کا تقرر ہوا۔ یہاں مشن ہاؤس کرائے پر لے لیا گیا ہے۔ باقاعدہ نظامِ جماعت تو پہلے تھا لیکن مشنری کے جانے سے اُس میں مزید بہتری پیدا ہوئی ہے۔

ملک وار جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ، وہ شامل نہیں ہے اس میں، جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 565 ہے۔ ان جماعتوں کے علاوہ ممالک کے مختلف شہروں میں 1052 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں غانا سرِ فہرست ہے۔ یہاں اس سال 68 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر سیرالیون ہے۔ یہاں 56 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر سینیگال ہے۔ یہاں 47 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ بورکینا فاسو 41، آئیوری کوسٹ 39۔ مالی میں 34، یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے، ٹوگو میں 32، انڈیا میں 29، نائیجیریا اور کانگو کنشاسا میں 25،25، گیمبیا میں 22، لائبیریا 18، نائیجر 12، نیپال میں 9، تنزانیہ 8، یوگنڈا، تیونس اور یوکے میں 7،7، اسی طرح انڈونیشیا اور جرمنی وغیرہ میں 6،6۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات

جماعتوں کے قیام کے بارے میں جو واقعات بعض سامنے آتے ہیں اُن میں سے چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں۔

مالی میں ججنی (Didjni) کے علاقے میں، ایک گاؤں سے وہاں ہمارے مبلغ کو فون آیا کہ ہم لوگ بت پرست ہیں مگر ایک لمبے عرصے سے آپ کا ریڈیو سننے کی وجہ سے اب اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہمارے گاؤں میں آکر ہماری بیعت لیں۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ میں معلم کے ساتھ وہاں چلا گیا۔ کہتے ہیں ان کا گاؤں ہمارے ریڈیو سٹیشن سے تقریباً ستر اسّی کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ راستہ جنگل سے گزرتا تھا، اس لئے ہم رستہ بھول

گئے۔ جنگل میں کسی اور سمت نکل گئے جہاں آبادی کا نام و نشان نہیں تھا۔ مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو گاڑی روک کر ہم نے اذان دی اور نماز ادا کی اور نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ دو نوجوان ہماری طرف آ رہے ہیں۔ ہم نے ان سے راستہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ غلط سمت میں آئے ہیں۔ بہرحال وہ پھر ہمارے ساتھ چلے گئے، وہاں ہم گئے، وہاں جا کے تبلیغ کی تو 617 افراد نے بیعت کر لی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے اور نظام میں شامل ہے۔

اسی طرح بورکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ تبلیغی دوروں کے دوران اکثر جگہ لوگوں نے تبلیغ سننے اور بیعت کرنے سے انکار کر دیا تو بڑی بے چینی شروع ہوئی اور مجھے بھی انہوں نے دعا کے لئے خط لکھا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں نے ایک خواب دیکھی کہ ایک جگہ ہے، پہاڑی علاقہ ہے کثرت سے پانی بہہ رہا ہے تو اس سے مجھے خیال آیا کہ تبلیغ کے لئے ایسے علاقے میں نکلنا چاہئے اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا۔ ایک گاؤں کوسوکا (Kossouka) ہے وہاں کا دورہ کیا۔ جب وہاں پہنچے تو کہتے ہیں مَیں نے گاؤں بالکل ویسا دیکھا جیسا خواب میں دیکھا تھا اور دل کو تسلی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا۔ چیف نے ہمارا بڑا اچھا استقبال کیا۔ رات کو تبلیغ کے لئے مسجد میں بلب وغیرہ لگوا دیئے اور کہتے ہیں کہ خاکسار اور لوکل مشنری نے رات کو تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور ستّر (70) احباب نے بیعت کر لی۔

اس علاقے میں ایک اور گاؤں ہے، وہاں بھی کہتے ہیں ہم نے دورہ کیا وہ لوگ مسلمان تھے اور وہاں رات کو تراویح کے بعد تبلیغ شروع ہوئی۔ تین سو کے قریب لوگ موجود تھے۔ تبلیغ سننے کے بعد فوراً گاؤں کے سرکردہ نے اُسی وقت اعلان کر دیا کہ آج ہم پر حقیقت کھل گئی ہے اور امام مہدی کا پیغام ہم تک پہنچ گیا ہے اور ہم امام مہدی کو سچا مان کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس گاؤں میں 500 کے قریب لوگ سب کے سب احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی مضبوط نظام قائم ہو چکا ہے۔

وقت کی وجہ سے میں بہت سارے واقعات نکال رہا ہوں۔

پھر تنزانیہ سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ اَمْبِیا شہر تنزانیہ کا چوتھا بڑا شہر ہے جس کی پچانوے فیصد آبادی عیسائی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ جماعت بھی چھوٹی ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے اَمْبِیا شہر سے پچاس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع گاؤں ایلونگو میں جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا، وہاں مختلف تبلیغی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا لیکن مسلسل چار مہینوں کی کوشش کے باوجود کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ لیکن کہتے ہیں مَیں پُر امید تھا، اپنے ساتھیوں سمیت گھر گھر جاتا اور جماعت کا لٹریچر تقسیم کرتا، جماعت کا تعارف کرواتا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور پانچ مہینے کی کوشش کے بعد تیرہ افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ پھر کہتے ہیں کہ جب یہ پروگرام وسیع ہوتا گیا۔ تبلیغ اور تربیت کے لئے پروگرام بنے تو مزید تیس افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ چھوٹا سا گاؤں ہے۔ یہ خبر پورے گاؤں میں پھیل گئی اور احبابِ جماعت نے لٹریچر لے کر وہاں کے مولوی صاحب کو دیا اور کہا کہ ہمیں آپ اسکی حقیقت بتائیں کہ یہ کون ہیں اور کیسے لوگ ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں کیونکہ جو افواہیں پھیلائی گئی ہیں کہ یہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ احمد رسول اللہ پڑھتے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ ساتھ ہی مولوی نے مجھے فون کیا اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے گاؤں میں تبلیغ کر رہے ہیں، لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں جبکہ میں نے سنا ہے کہ آپ نہیں ہیں۔ خیر اُن سے بات چیت ہوئی۔ مولوی صاحب کو بتایا گیا کہ جو آپ نے سنا ہے وہ درست نہیں ہے۔ ہمارا کلمہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" ہے اور ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اس پر مولوی نے دوبارہ ہم کو گاؤں میں بلایا۔ سوال جواب ہوئے، مجلس ہوئی، مولوی صاحب کا جوش ٹھنڈا ہو گیا اور بہرحال ہمیں وہاں تبلیغ کے مواقع پیدا ہو گئے اور پھر اُس مولوی نے بھی بیعت کر لی اور پھر اُس نے کہا کہ ملحقہ گاؤں میں بھی اب جائیں وہاں بھی تبلیغ کریں۔ چنانچہ اس طرح احمدیت کے پھیلانے کے مزید موقعے میسر آ گئے۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

اس سال میں نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد جو ہیں، اُن کی مجموعی تعداد 394 ہے۔ 136 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں۔ 258 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

اور اس میں کینیڈا میں دورانِ سال مسجد بیت الرحمان وینکوور کا افتتاح ہوا۔ جرمنی میں چار مساجد تعمیر ہوئیں۔ سپین میں دوسری مسجد Valencia کی مسجد تعمیر ہوئی اور ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھ مساجد کا اضافہ ہوا۔ انڈونیشیا میں اس وقت 29 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں باوجود مخالفت کے کام جاری ہے۔ غانا میں چودہ نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔ اسی طرح دنیا میں مختلف ممالک میں ہیں۔ سیرالیون میں بارہ تعمیر کی گئیں، 41 بنی بنائی ملیں۔ بورکینا فاسو میں 28 مساجد کا اضافہ ہوا۔ مالی میں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے 45 مساجد بنی بنائی مل گئیں اور 6 مساجد جماعت نے تعمیر کیں۔ گنی کناکری میں ایک دو منزلہ مسجد تعمیر ہوئی ہے اور ایک مسجد بنی بنائی عطا ہو گئی ہے۔ یہاں بھی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مساجد کی تعمیر

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر۔ ان میں نیوزی لینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت کی پہلی مسجد، اب تعمیر ہو گئی ہے پہلے یہاں سینٹر تھا، ہال تھا، باقاعدہ مسجد نہیں تھی۔ اور آئرلینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مسجد تعمیر ہو گئی ہے، تقریباً آخری مراحل میں ہے، finishing ہو رہی ہے۔ جاپان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مسجد تعمیر ہو جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اُس کے لئے زمین لے لی گئی ہے۔ اسی طرح اور بعض ممالک ہیں۔

مساجد کے تعلق میں واقعات

مساجد کی تعمیر کے ضمن میں واقعات۔ مالی کے معلم ہیں ادریس صاحب، وہ کہتے ہیں ان کے مشن ہاؤس میں ایک بزرگ عبداللہ جارا (Abdullah Diarra) صاحب آئے۔ انہوں نے مالی کے ایک گاؤں بابلے بُوغو (Bable Bougou) میں احمدیہ مسجد کو دیکھا اور حیران ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بالکل وہی مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے اُنہیں خواب میں دکھائی ہے۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا جس میں وہ دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا خوبصورت مساجد سے بھری ہوئی ہے۔ خواب میں اُنہیں بتایا گیا کہ یہ تمام مساجد احمدیوں کی ہیں اور احمدی سچے مسلمان ہیں۔ پھر خواب میں اُنہیں ایک پُر زور آواز آئی کہ وہ وقت دور نہیں جب یہ تمام دنیا پر غالب آ جائیں گے۔ یہ خواب بتا کر انہوں نے بیعت کر لی۔

مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مسجد جو یہاں ملی تھی، ہم نے دیکھی وہ finish نہیں ہوئی تھی۔ میں نے اُن کو کہا کہ اس کو مکمل کریں، finishing کروائیں۔ کہتے ہیں اس کا واقعہ یوں ہے کہ سکاسو (Sikasso) میں جب ریڈیو احمدیہ لگا تو امام امین گینڈو صاحب (Ameen Gendou) نے بیعت کی۔ امام امین گینڈو صاحب نے بتایا کہ کافی عرصہ پہلے وہ ایک مسجد کے منتظم تھے۔ وہاں کے امام کے غلط عقائد اور خلافِ اسلام باتوں کی وجہ سے دلبرداشتہ ہو کر انہوں نے اپنے خرچ سے یہ مسجد بنوائی تھی۔ جب یہ مسجد بنی تو سابقہ مسجد کے امام اور دیگر لوگوں نے مجھے فتنہ پرداز اور فسادی کہا۔ یہ مسجد بنائی تو تھی لیکن finish نہیں ہوئی تھی۔ کہتے ہیں میری مسجد کو برے القابات دیئے گئے، بہت سخت مخالفت کی اور مجھے بہت بدنام کیا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوا۔ میں نے بڑی دعا کی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میرا مقصد نمازوں کا قیام اور صحیح اسلامی تعلیمات کا فروغ ہے۔ اس کے بعد ایک دن اپنے اس دکھ کا اظہار اپنے ایک دوست امام سے کیا تو انہوں نے کہا کہ تم اس مسجد کے متعلق فکر نہ کرو میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اس مسجد میں کچھ سفید فام لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب انہوں نے بیعت کی اور مسجد جماعت کو دی تو تب اُن کو اس خواب کی سمجھ آئی اور ان کی یہ خواب پوری ہوئی۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ہمارے مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں 121 کا اضافہ ہوا ہے اور 108 ممالک میں مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کی کل تعداد اب 2563 ہو چکی ہے۔

تبلیغی مراکز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرِ فہرست ہے جہاں دورانِ سال 25 مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہے۔ یہاں 17 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے ممالک ہیں جہاں تھوڑا تھوڑا اضافہ ہوتا رہا۔

جماعت کا خصوصی امتیاز وقارِ عمل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ یورپ میں بھی اور باقی جگہوں پر بھی جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز ہے کہ بہت سا کام یہ وقارِ عمل سے کرتے ہیں۔ چنانچہ 68 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق جو اٹھارہ ہزار سے اوپر وقارِ عمل کئے گئے اور اس کے ذریعہ سے تقریباً 35 لاکھ 32 ہزار سے اوپر U.S. Dollar کی بچت ہوئی ہے جو جماعت نے وقارِ عمل کر کے بچائے۔

قرآن کریم کے تراجم

قرآنِ کریم کے تراجم۔ گزشتہ سال تک قرآنِ کریم کے ستّر زبانوں میں تراجم شائع کئے جا چکے تھے۔ اس سال ایک زبان Yao میں قرآنِ کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے اور اس طرح 71 زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ میانمر زبان میں پارہ نمبر 11 تا 20 کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ پہلے دس پاروں کا اس سے پہلے ترجمہ کیا گیا تھا۔ جاوانیز (Javanese) زبان میں بھی پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ مورے زبان میں پہلا پندرہ پاروں کا ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ فرانسیسی زبان کے ترجمہ کے ساتھ قرآنِ کریم کافی عرصہ سے out of stock تھا جو امسال دوبارہ نظرِ ثانی کر کے اور کچھ نوٹس وغیرہ دے کر، سورتوں کے تعارف دے کر دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔

نیامینا (Niamina) ڈسٹرکٹ گیمبیا کے ایک عالم کو تبلیغ کی گئی اور اس کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ لمبا چلتا رہا لیکن اُس نے احمدیت قبول نہ کی۔ ایک دن اُسے قرآنِ کریم کا فُولا زبان میں، جو وہاں کی مقامی زبان تھی، ترجمہ دیا گیا۔ جب اُس نے فُولا زبان کے ساتھ قرآنِ کریم وصول کیا تو کہا کہ ہاں اب مَیں یقین کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے کیونکہ ایک جھوٹا قرآنِ کریم کی خدمت اس طرح نہیں کر سکتا جیسا کہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر اُس نے بیعت کر لی۔

اس سال شائع ہونے والی بعض کتب

اس سال شائع ہونے والی کتب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "ستارہ قیصریہ" کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ مختلف جگہوں پر دنیا میں پھر امن کے بارے میں میرے جو مختلف لیکچر تھے، اُن کو اکٹھا کر کے کتاب world crisis and pathway to peace تیار کی گئی ہے۔ اس کا عربی میں، مالٹی میں، چینی میں، جرمن میں، فرانسیسی میں ترجمہ ہے یہ شائع ہو چکی ہے اور لوگ کافی اس کو پسند کر رہے ہیں اور سپینش اور سویڈش اور نارویجین میں ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جو حضرت بشیر احمد صاحبؓ کی کتاب "سیرت خاتم النبیین" ہے اُس کا دوسری جلد کا بھی انگریزی میں ترجمہ اس سال شائع ہو گیا ہے۔ Life of Muhammad جو "دیباچہ تفسیر القرآن" کا حصہ ہے جو میں نے کہا تھا شائع کی جائے۔ وسیع پیمانے پر اُس کی اشاعت اور اُس کی تقسیم کی گئی ہے۔

اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

پھر "اسلام کا اقتصادی نظام" جو حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے اُس کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ پہلے بھی یہ ترجمہ شائع ہوا تھا لیکن اس کو دوبارہ revise کیا گیا ہے اور بعض اکانومسٹ جو ہیں اُن کو بھی دکھایا گیا ہے تا کہ جو کمیاں ہیں اُس کو پورا کیا جائے۔

"برکاتِ خلافت" جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ہے اُس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک قصیدے پر اپنی کمنٹری لکھی تھی اُس کو بھی انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔ اسماعیل صاحب پانی پتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بچوں کے لئے کتاب ہے "ہمارا آقا" اُس کو انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔

"تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک" کے نام سے مجلس تحریکِ جدید کتب شائع کر رہی ہے، اُس میں اب اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے 1982ء سے 1987ء تحریکِ جدید کے متعلق ارشادات شامل کئے گئے ہیں۔

اسی طرح ریسرچ سیل کی طرف سے جو میر محمود احمد ناصر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تحریرات پر مشتمل کتاب "کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن" ہے، اُس کی دوسری جلد شائع ہو گئی ہے۔

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر279

مکرمہ ہالہ شحاتہ عطیہ صاحبہ (3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے مکرمہ ہالہ شحاتہ صاحبہ کے احمدیت سے تعارف تک کے حالات کا ذکر کیا تھا۔جماعت کے بارہ میں کچھ جاننے کے بعد جب انہوں نے جماعت کے مخالفین کی ویب سائٹس کو بھی دیکھا اوران پر موجود جماعت کے خلاف اعتراضات اور اتہامات کا جائزہ لیا تو انہیں نہایت سفلہ اور بے بنیاد پایا۔انہی کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتی ہیں:

تفہیمات

جس تہمت پر مخالفین احمدیت نے افتراءات کے محل تعمیر کر رکھے ہیں وہ جماعت احمدیہ پر کسی کے ایجنٹ ہونے کا الزام ہے، اور اسی بنا پر مختلف فرقوں اور بڑے بڑے مذہبی اداروں کی طرف سے جماعت کی تکفیر کے فتاویٰ جاری کئے گئے ہیں۔ میں یہاں اس الزام کا علمی جواب دینے کی بجائے یہی کہنا چاہوں گی کہ فتویٰ کا جائزہ تو تب لیا جائے گا جب فتویٰ دینے والا معتبر ہو۔لیکن اگر کسی کی تکفیر کا فتویٰ صادر کرنے والے خود قرآن کریم کی محکم تعلیم میں ناسخ ومنسوخ کے قائل ہوں، جو افضل الرسل اور اعظم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہونے کے قائل ہوں، جو ایسی بدعات اور خرافات پر یقین رکھتے ہوں جن کے بارہ میں اسلامی تعلیمات میں کوئی دلیل و برہان ہی نہیں ہے، جو مسیح اور دجّال کو اللہ تعالیٰ کی صفات میں شریک سمجھتے ہوں، ایسے لوگ تو اپنے ان اعتقاد واعمال سے دین اسلام کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں، اوران کا یہ عمل اسلام دشمن ہاتھوں کو مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔

ایک غیرت مند مسلمان کی حیثیت سے میں نے ان سب فرقوں کو ان کے مذکورہ بالا اعمال وعقائد کی بنا پر ہی چھوڑا تھا جس کے بعد مجھے صرف ایک ہی جماعت ایسی ملی جسے ہر اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنے والی قرار دیا جاسکتا ہے۔اور وہ جماعتِ احمدیہ ہے۔جس کا طرزِ فکر اور قرآن وسنت سے ماخوذ مضبوط دلائل اس کے حق پر ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔جس کی ایک مثال یہ ہے کہ میں قربِ قیامت کے بارہ میں احادیث کا انکار کرنے کے قریب قریب پہنچ چکی تھی، کیونکہ ان کی مروجہ تفسیر خلاف عقل تھی۔لیکن ان امور کے بارہ میں جماعت احمدیہ کی تفسیر جاننے کے بعد یہی امور عظیم الشان پیشگوئیوں کا روپ دھار کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر اور دین اسلام کی حقانیت پر روشن دلیل بن گئے۔ مجھے یوں لگا جیسے قبل ازیں میری عقل باطل مفاہیم کی آہنی سلاخوں کے پیچھے مقید تھی جنہیں احمدیت کے دلائل نے یکبار اکھاڑ پھینکا۔میں بچپن ہی سے کسی خزانے کی متلاشی تھی جو مجھے احمدیت میں مل گیا۔لیکن اس بات کا افسوس ضرور ہے کہ اس عظیم خزانے کو پانے تلک عمر کا بہت سا حصہ ضائع ہوگیا۔

مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل

جماعت احمدیہ کے طرز فکر ودلائل پر اطلاع پانے کے بعد میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ جماعت احمدیہ کے پیش کردہ مفاہیم تو اسلام کی عظمت ثابت کرنے والے اوراس کا جمال ظاہر کرنے والے ہیں پھر جماعت احمدیہ کی تکفیر کیوں کی جاتی ہے؟ جب مجھے اس کا جواب نہ مل سکا تو میں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ پر یہ سوال بھیج دیا۔مکرم ہانی طاہر صاحب نے مجھے جواب بھی دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے محکم دلائل اور آپ کی کتب کے بارہ میں راہنمائی بھی فرمائی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیفِ مبارکہ کو پڑھا تو انہیں الٰہی معارف کا ایک خزانہ پایا جس پر اطلاع پانے والا اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ان کتب کے مطالعہ سے میرے دل میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی محبت واحترام جاگزیں ہو گیا، اس کی وجہ آپ کی کتب میں مذکور آپ کی صداقت کے مضبوط دلائل نہ تھے بلکہ آپ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر معمولی اور عدیم المثال محبت اور دین اسلام کے جمال اوراس کے غلبہ کے لئے بے نظیر جدوجہد تھی۔

تقرّب اِلی اللہ کا نیا طریقہ!!

جماعت کی صداقت کے بارہ میں پُریقین ہونے کے بعد میں نے سوچا کہ جماعت کی مخالفت میں شاید سارے مولوی ایک جیسے نہ ہوں اور شاید بعض نے جماعت کے بارہ میں غیر متعصّبانہ طرز عمل بھی اپنایا ہو۔اس حقیقت کو جاننے کے لئے میں نے بڑی تگ ودو کے بعد بعض مولویوں کے نمبر حاصل کئے ۔ میرا مقصد یہ تھا کہ ایسے غیر جانبدار مولویوں کو بتایا جائے کہ جماعت کے مخالفین کی زبانی جو تصویر آپ تک پہنچی ہے وہ درست نہیں ہے اوراس جماعت کی تکفیر سے قبل اس کے عقائد واعمال کا صاف دلی سے جائزہ لے لیں۔

بہرحال جب اس سلسلہ میں میری ایک مولوی صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے نہایت جوشیلے لہجے میں بدزبانی شروع کردی۔اس کی باتیں سن کر مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے دشمنان اسلام ایسے مولویوں کے ہی شاگرد ہوں، کیونکہ دونوں کی زبان اور الفاظ ایک سے تھے۔

دوسرے مولوی نے جونہی میری زبان سے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا نام سنا تو ایسی گالی گلوچ اور نازیبا کلمات پر اتر آیا کہ مجھے اس کی ایک عالم سے کبھی بھی امید نہ تھی۔ جب میں نے انہیں غلطی کا احساس دلایا اور کہا کہ آپ کو یہ بات زیب نہیں دیتی تو انہوں نے نہایت تحکّم سے کہا: میں اسے گالیاں بھی دوں گا اوراس پر لعنتیں بھی بھیجوں گا کیونکہ مجھے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔اس بات پر نعوذ باللہ اور اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہی پڑھا جا سکتا ہے۔

اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْن

میں نے دیکھا کہ دینی چینلز پر مولویوں کے احمدیت مخالف پروگراموں میں انبیاء اوران کی جماعتوں کی مخالفت کی وہ تمام اشکال پائی جاتی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے۔اس کے باوجود احمدی اپنے عقیدے اور ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے اس کے ساتھ مضبوطی سے چمٹے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ إِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْن﴾ (حٰمٓ السّجدہ: 34) ترجمہ:اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

میں جب بھی یہ آیت پڑھتی تو سوچتی کہ جماعت احمدیہ کے سوا اور کوئی ایسی جماعت نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے کلمۃ التقویٰ کے ساتھ مضبوطی سے چمٹے رہنے کا حوصلہ اور توفیق عطا فرمائی ہو۔یہی ایسی جماعت ہے جو دعوت اِلی اللہ کی اہل قرار دی جاسکتی ہے۔ایک احمدی ہی ہے جسے دعوت اِلی اللہ کے ’’جرم‘‘ میں ظلم وقتل کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہ احمدی ہی ہے جسے دعوت الی اللہ کی وجہ سے دین اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے۔اس لئے اس زمانے میں احمدی سے بڑھ کر کوئی شخص اس جملے کو دُہرانے والا نہیں ہے کہ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْن۔

قبولِ حق

یوں اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کو پہچاننے اور پھر اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور محض اسی کے فضل کی برکت ہے کہ نہ تو شیطان مجھے اس راستے سے روک سکا اور نہ ہی مخالفینِ جماعت کا پروپیگنڈا اور جماعت کی تکفیر میرے راستے میں حائل ہوسکی، کیونکہ خدا نے مجھے قبل ازیں ایسے تجربہ سے گزار کر سمجھا دیا کہ یہود ونصاریٰ میں سے بعض تو اسلام اور نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی جھوٹا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ مسلمان بھی انہی مخالفینِ اسلام یہود ونصاریٰ کے قدم بہ قدم چلیں گے۔ لہذا آج کے کئی مسلمان انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہیں۔کل اگر چرچ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو مسیح کی الوہیت کا قائل نہیں ہے وہ کافر وملحد و بے دین ہے، تو آج کے علماء مسیح موعود اور آپ پر ایمان لانے والوں کے خلاف بھی یہی فتویٰ جاری کررہے ہیں۔ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ!!

جب حقیقت روشن ہوئی تو تقریباً سات سال قبل کے ایک رؤیا کی تعبیر بھی مجھے سمجھ آگئی جس میں مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔آپؐ نے ایک سفید رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کے کندھوں اور بازوؤں سے زرد رنگ نمایاں تھا۔آپ کے دونوں ہاتھوں میں قرآن کریم تھا جو کھلا ہوا تھا۔ اس رؤیا میں میری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خادمِ صادق کی طرف راہنمائی کی نوید مضمر تھی جس نے تمام بگڑے ہوئے مفاہیم کی تصحیح فرمائی اور قاطع دلائل سے ثابت کردیا کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ۔ یہ مسیح موعود ہیں جن کی دو مرضوں کے بارہ میں حدیث شریف میں دو زرد چادروں کے الفاظ سے اشارہ کیا گیا ہے۔ نیز میں نے دجال کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا جو آج اسلام مخالف حملوں میں سرگرم ہے اور لوگوں کو اپنے دجل سے راہِ حق کی پیروی سے روک رہا ہے۔اوراس کا توڑ صرف اور صرف احمدیت ہے، کیونکہ دیگر مسلمانوں نے تو ناسخ ومنسوخ اور حیات مسیح جیسے عقائد کی شکل میں دجالی قوتوں کے لئے اسلحہ کی فیکٹریاں فراہم کی ہوئی ہیں۔اسی طرح پرانی تفاسیر اور کتب میں اسرائیلیات، من گھڑت روایات اور خرافات کا توڑ صرف اور صرف مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کے علم کلام سے ہی ممکن ہے۔

ان امور کی وضاحت کے بعد میرے سامنے سفینۂ نجات پر سوار ہوجانے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا۔چنانچہ میں نے 20 ستمبر 2009ء کو مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفۂ خامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرلی۔ اس روز عید الفطر تھی۔ سب مسلمان اس روز ایک عید منا رہے تھے جبکہ میرے لئے دوہری عید تھی۔

بیعت کے بعد ذمہ داری کا احساس

حضور انور کی طرف سے قبولِ بیعت کا خط موصول ہوا تو اسے پڑھ کر ایسی خوشی نصیب ہوئی جس کا بیان ممکن نہیں۔حضور انور کی دعائیں پڑھ کر میں نے محسوس کیا کہ میری اس روحانی ولادت پر زندگی کے ایک نئے صفحہ کا آغاز ہوا ہے اور اب یہ میری ذمہ داری ہے کہ اس کی حفاظت کروں اور اسے برے اعمال وغلط عقائد کی گندگی سے محفوظ رکھوں۔

مخالفت

اعلانِ بیعت کے بعد مجھے اہل خاندان کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔میرے قریبی رشتہ داروں نے آباؤاجداد کے طریق کی طرف مجھے واپس لوٹانے کی سر توڑ کوشش کی۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تم نے تو ردّ عیسائیت میں کتب لکھی تھیں اور اسلام کا دفاع کرنے کا عزم کیا تھا پھر تم ایسے فرقہ میں کیسے داخل ہوگئی جسے باقی تمام مسلمان فرقوں نے کافر قرار دیا ہے؟ میں نے انہیں جواب دیا کہ عیسائیوں نے اسلام پر ناپاک حملے کئے اور ان کے بارہ میں تحقیق سے مجھ پر یہ حقیقت آشکار ہوگئی کہ یہی دجال ہیں جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ڈرایا ہے۔دجال کے ظاہر ہونے پر اس کی سرکوبی کے لئے مسیح موعود نے آنا تھا اور وہ آگیا ہے۔اب اگر میں یہ سب جاننے کے بعد اس پر ایمان نہ لاؤں تو مجھ پر حجت قائم ہوجائے گی۔

اور رہی یہ بات کہ سب مسلمان فرقوں نے مل کر اس جماعت کو کافر قرار دیا ہے تو یہ اس کے کفر کی بجائے اس کی صداقت کی دلیل ہے۔کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ میری امت فرقوں میں بٹ جائے گی ایسی حالت میں ایک کے سوا باقی سب فرقے غلطی پر ہوں گے۔اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ ایک صحیح ہے اور باقی سب غلطی پر ہیں جبکہ آپ مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کررہے ہیں کہ سب ٹھیک ہیں اور یہ ایک غلطی پر ہے۔ایسی صورتحال میں میرے لئے تو میرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مقدّم ہے۔

میں نے اپنے عزیز واقارب کے ساتھ بحث مباحثہ کے دوران خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کو نہایت مضبوط اور قاطع دلائل کی صورت میں واضح طور پر محسوس کیا یہانتک کہ مخالفین کی طرف سے اٹھائے جانے والے ہر شک وشبہ اور اعتراض کو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل بنا کر پیش کر دیتی تھی۔شاید اسی کا نتیجہ ہے کہ اب یہ لوگ احمدیت کا احترام کرنے لگے ہیں اور اس کے بارہ میں غلط بات کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔ہاں میرا ایک بھائی شروع سے لے کر اب تک سخت مخالف ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی ہدایت کی راہ دکھائے اور قبول حق کی توفیق بخشے۔آمین۔

(باقی آئندہ)

اطفال کے لئے زرّیں نصائح

{ تقریر فرمودہ حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

بتقریب جلسہ انجمن ہمدرد اسلام قادیان }

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

اخویم مکرم سلّمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تقریر ذیل اگرچہ جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب نے انجمن ہمدرد اسلام قادیان دارالامن والا مان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو سنائی ہے مگر میرے خیال میں اعلیٰ وادنیٰ ہر طبقہ کے لوگوں میں سے ہر ایک قسم کے لوگ اپنی اپنی استعداد کے لحاظ سے اس پُر معارف تقریر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ پاک الفاظ جو اس خدا کے برگزیدہ بندے کے منہ سے نکلے اور ایک دنیا کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں ان کو چند ہی کانوں تک محدود رکھ کر اور ان کی ناقدری کر کے ہوا ہی میں نہ اڑا دیا جاوے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے خوان کی جو اس نے محض اپنے فضل سے بغیر کسی محنت اور کوشش کے عنایت فرمایا ہے قدر کریں اور اس کو اپنے سر آنکھوں پر لے کر اس کی قدر کا حق ادا کریں اور اس کے دیئے میں سے اس کے حکم کی فرمانبرداری کے لئے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:4) کمربستہ ہو کر اس کو اس طرح خرچ کریں کہ ان پاک الفاظ کو ہوا کے گھوڑے سے اتار کر کاغذ کے گھوڑے پر سوار کردیں۔ اس طرح پر یہ الفاظ محفوظ ہو کر وقتاً فوقتاً خلق اللہ کو فائدہ دے سکیں گے۔ لہٰذا میں نے مذکورہ بالا غرض کے پورا کرنے کے لئے اس تقریر کو اکٹھا کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کیا ہے کہ آپ براہِ مہربانی اس کو اپنے اخبار کے کسی کونے میں گوشہ گزین بنا دیں۔ عین مہربانی ہوگی خدا آپ کو جزا خیر دیوے اور ان الفاظ کو مخلوق کی ہدایت کا موجب بناوے۔ آمین ثم آمین۔

راقم ۔ عاجز عبدالرحمٰن قادیانی سیکرٹری انجمن ہمدرد اسلام قادیان

وھو ھذا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا:

"اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَمَّا بَعْد۔

بچو! تم جانتے ہو کہ میں نے یہ کیا پڑھا ہے یہ وہ پاک کلمہ ہے جو اسلام کے شروع میں ہی پڑھایا جاتا ہے۔ جانتے ہو کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ کا کیا مطلب ہے؟ یہی کہ کوئی اللہ (جامع جمیع صفات کاملہ اور ہر بدی سے منزّہ) کے سوائے سچی فرمانبرداری کے لائق نہیں اور اس کی فرمانبرداری کے سکھلانے والے محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ دنیا میں پہلے وہ شخص آئے ہیں جن کی نظیر اوّلین وآخرین میں نہیں پائی جاتی۔ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے اور اسی کی فرمانبرداری کی راہیں سکھاتے ہیں اور ان سارے احکام کے مجموعے کو جو آپؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں قرآن شریف کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ جس وقت سے انسان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ پڑھتا ہے اسی وقت سے اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی سچی فرمانبرداری نہ کرے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے محمدؐ رسول اللہ اور قرآن شریف سے مشورہ لیوے اور اپنی ساری ضرورتوں اور حاجتوں کا پورا کرنے والا انہی کو جان کر ہر حال میں انہی سے استمداد چاہے کیونکہ وہ خدا جس نے محمدؐ کو رسول اور اپنے احکام کا مجموعہ قرآن شریف اسے دے کر دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے وہ بڑی قدرت، اقتدار اور جبروت کا مالک ہے۔ وہی ہوا پانی اور ساری ان چیزوں کا جن سے تم وقتاً فوقتاً اپنی ضروریات پوری کرتے ہو فائق ہے۔ اسی نے تم کو آنکھ دی کہ تم دنیا کی عجائبات قدرت کو دیکھو۔ کان دیئے کہ سنو۔ ان کے سوا سارے اعضاء جن سے تم مختلف قسم کے فائدے حاصل کرتے ہو اُسی کی عنایت ہیں۔ اب ذرا اس کے عطیات اور انعامات پر غور کر کے فکر تو کرو کہ وہ کیسا طاقتور اور کیسا عظیم الشان بادشاہ ہے جس کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ کے اقرار کرنے والا انسان مانتا ہے۔ اور درحقیقت انسان کو ضرورت بھی ایسے ہی خدا کی ہے جو اس کی ساری حاجتوں اور ضرورتوں کو جو اسے پیدا ہونے بلکہ نطفہ ہونے کی حالت سے اس دنیا سے قطع تعلق کرنے تک اور اس کے بعد اس لاانتہا زمانے میں ہوتی ہیں پورا کر سکے۔ ورنہ ایسے خدا کے سوا انسان کا دنیا میں رہنا ممکن ہی نہیں اور نہ آخرت میں اس کے سوا چارہ ہے۔ ایسا خدا قادر مطلق، ربّ، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدین ہو سوائے اسلامی تعلیم کے اور کہیں نہیں مل سکتا۔ وہ وہی خدا ہے جس کا بیان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ میں ہے۔ جب ہمیں جس خدا کی ضرورت تھی اور جو ہماری ربوبیت کر سکتا ہے مل گیا تو ہم کو چاہیے کہ جس طرح وہ فرماتا ہے اس کے مطابق عملدرآمد کریں تا کہ اس کی فرمانبرداری سے ایسے عظیم الشان بادشاہ کی مہربانیوں کے مورد بنیں جو اس دنیا کے بادشاہوں سے اعلیٰ اور بے تشبیہ ہے اور ہر ایک امر میں اس کی کلام پاک اور اس کے رسول سے مشورہ لیں کیونکہ وہی ایک ہے جو ہماری بچپن، بڑھاپے اور اس دنیا کے بعد کی ضرورتوں کو جانتا اور پورا کر سکتا ہے۔

اس موجودہ حالت میں تمہیں کس مشورہ کی ضرورت ہے؟ یہ تمہاری بچپن کی عمر ہے تو اس کے مناسب حال مشورے ہی کی ضرورت ہے۔

اس لئے **میں تم کو ایک بچے ہی کا قصہ جو قرآن شریف نے بیان فرمایا ہے سنا دیتا ہوں** اور وہ اس طرح پر ہے کہ ایک بچہ یوسف نام جس کے گیارہ اور بھائی تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے مضبوط زبردست تھے کیونکہ جب انہوں نے اس کو اپنے باپ سے باہر لے جانے کے لئے مانگا تو ان کے باپ نے اس بچے کی کمزوری اور ناتوانی پر رحم کر کے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس کو بھیڑیا نہ کھا جاوے۔ دوسرے بھائیوں کا خطرہ نہیں کیا کہ ان کو بھی بھیڑیا کھا جاوے گا کیونکہ وہ مضبوط اور ہوشیار تھے اور ان کا جواب وَ نَحْنُ عُصْبَۃٌ (یوسف:9) جس کا ترجمہ ہے کہ ہم ایک مضبوط جماعت ہیں، بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ خیر قصے سے مطلب نہیں انہوں نے جوں توں کر کے اس کو باپ سے جدا کر کے جنگل میں جا کر کسی اندھے کنوئیں میں گرا دیا (بچو خیال رکھو وہ بھی تمہارے جیسا ایک بچہ ہی تھا اس کا معاملہ سناتا ہوں) خدا نے جس حالت میں چاہا اسے کنوئیں میں رکھا۔ کچھ عرصے کے بعد ایک قافلہ وہاں آیا۔ قافلہ والوں نے یوسف کنوئیں سے نکال کر اپنے ساتھ لیا اور دور دراز ملک مصر میں جا کر اسے کسی امیر کے ہاں تھوڑی سی قیمت کے بدلے میں فروخت کر دیا اور اس کی ذرا بھی پروانہ کی۔ اب جانتے ہو کہ وہ چھوٹی سی عمر میں جس میں شاید کوئی اور بچہ ذرا سی دیر بھی ماں سے جدا ہونا گوارا نہیں کر سکتا پیارے ماں باپ سے بڑی بے رحمی سے توڑ کر الگ کر دیا گیا۔ ملک سے بے ملک کیا گیا۔ زبان وہاں کی بالکل سمجھ نہیں سکتا۔ گویا اس کے واسطے سارے لوگ حیوان ہی ہوں گے اور وہ ایسی جگہ ہے کہ بظاہر کوئی حامی و مددگار وتسلی دہ اور غمگسار نہیں ہے، وہاں بھیجا گیا۔

بچو! غور کرو۔ گو اس کو ایک طرف بڑی تکلیفوں کا مقابلہ تھا۔ حیرانی، پریشانی اور بے کسی کا سامنا تھا۔ مگر دوسرے صرف اندر ہی اندر ایک آواز دینے والے نے اُس عین کنوئیں کی مصیبت کے وقت بھی بڑی سریلی آواز اور دل کے اندوہ کو دور کرنے والی کلام سے اور دل کو باغ باغ کرنے والی آواز سے خوش کیا۔ جیسے کلام مجید میں ذکر ہے۔ وَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْہِ لَتُنَبِّئَنَّھُمْ بِاَمْرِھِمْ ھٰذَا وَ ھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (یوسف:16) جس سے خواہ بظاہر لوگوں کی نظر میں کیسی اشد سے اشد تکلیف ہو، تکلیف معلوم نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اس امیر کے دل میں جس نے اسے خرید کیا تھا اور وہ انہیں غلام بنا کر رکھ سکتا تھا اس کے دل میں محبت ڈال دی، محبت بھی ایسی محبت کہ بجائے اس کے کہ اسے غلام بناوے گھر کا مالک بنا دیا اور ہر طرح کے آرام، راحت، آسائش اور خوشی وہاں انہیں ملی۔ یہاں تک کہ ایک وقت وہ ایک قسم کا بادشاہ ہی بن گیا۔ بہت سے ملکی اختیارات اسے مل گئے۔ وہی بھائی معافی کے خواستگار ہوئے جن کو ایک وقت میں جب وہ کنوئیں میں گرانے لگے ہوں گے وہ کہتا ہوگا کہ مجھے کنوئیں میں نہ گراوٴ۔ اب وہی فرمانبرداری کے لئے کمربستہ ہیں۔ بھلا کیا وجہ ہے کہ بظاہر اسباب تو اسی کے مقتضی تھے کہ وہ ذلیل وخوار ہووے لوگوں کا ماتحت اور غلام بنے۔ دربدر پھرے۔ بھوکا رہے۔ مگر وہ برعکس اس کے ہر جگہ ذلّت سے بچا۔ بلکہ اس کے مخالف آخر اس کے سامنے ذلت سے آئے۔ لوگ اس کے ماتحت بنے۔ وہ کسی کی ماتحتی میں نہ آیا۔ بلکہ یہاں تک ترقی کی کہ گویا بادشاہی کے درجے تک نوبت پہنچی۔ جانتے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ میں بتا دیتا ہوں۔

لڑکو! تم جانتے ہو کہ جس لڑکے پر اس کا استاد خوش ہو۔ اسے وہ استاد کیسا پیار کرتا ہے۔ محبت سے سبق دیتا ہے۔ اسے انعامات دیتا ہے۔ کوئی لڑکا اسے مار نہیں سکتا کیونکہ اگر کوئی اسے مارنے یا لڑنے کا ارادہ کرے استاد اسے روک دیتا بلکہ الٹی اس لڑکے کو سزا دیتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ استاد اس لڑکے سے پیار کرتا ہے، انعام دیتا ہے اور اگر کوئی اسے مارنے لگے تو اس کو سزا دیتا ہے۔ اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ لڑکا اپنے استاد کا حکم مانتا، سبق یاد کر کے اسے خوش کر لیتا ہے اس طرح پر وہ آرام میں رہتا ہے اور دوسرے لڑکوں میں اور اس میں بھی فرق اور تمیز ہوتی ہے۔

پس اب ذرا سوچو کہ جب ایک چھوٹے سے استاد یا حاکم کو خوش کر کے آدمی خوش رہ سکتا ہے تو کیا اس استادوں کے استاد اور حاکموں کے حاکم کو یعنی اللہ کو جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے خوش کر کے کوئی ذلیل اور خوار ہو سکتا یا کوئی اور اسے ذلیل یا خوار کر سکتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ وہ بڑی آرام وآسائش میں رہتا ہے۔ اللہ اسے دوسرے لوگوں سے اچھی طرح پر محبت سے رکھتا ہے اور اس کی ساری مرادیں پوری کرتا ہے۔

اس چھوٹے بچے نے بھی جس کا نام یوسف تھا اپنے اللہ کو خوش کر لیا تھا۔ وہ وہی کام کیا کرتا تھا جو اس کے مولیٰ کو پسند ہوتے تھے۔ وہ چوری، جھوٹ، چغلی، غیبت، حرص، طمع، سستی، بزدلی اور شہوات نفسانی سے اور اور جتنی بُری عادات خدا کو ناراض کرنے والی ہیں سب سے بچتا تھا۔ دیکھو یوسف کو اسی عورت نے جن کے گھر میں وہ رہتا اور پرورش پاتا تھا حرام کاری کے لئے کہا تو اس نے ذرا بھی خوف یا طمع نہ کی۔ خدا کا خوف کیا۔ مُحسن (مُحسن کے معنے بتائیں گے) بن گیا اور کہہ دیا توبہ توبہ اللہ کی پناہ ایسا کام ہرگز ہرگز نہیں کروں گا۔ اللہ نے تو مجھے ایک بڑی عمدہ جگہ دی ہے وہ ایسی حالت ہے کہ اس کے مقابلہ میں ایسی گندی خوشیاں ہیچ اور ناکارہ ہیں اور اس حرام کاری کے کام سے باز رہا۔ ایسا نہ ہو کہ خدا ناراض ہو جاوے۔ اسی طرح وہ ہر ایک کام میں اس بات کا خیال رکھتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ خدا ناراض ہو جاوے۔ غرض جب اس نے خدا کو ناراض نہ کیا اور جس طرح یوسف نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ نے بھی یوسف کو خوش کر دیا اور اسے ملک میں بڑی طاقت عنایت فرمائی کیونکہ وہ بڑا نیک کردار اور محسن تھا اور فرمایا کہ ہم سارے لوگوں کو جو ایسے کام کرتے ہیں ایسا ہی آرام اور انعام دیا کرتے ہیں۔ محسن کے معنے یہ ہیں کہ ہر وقت اللہ کو حاضر ناظر جان لے۔ جب کوئی کام کرے دل میں دھیان ہو کہ اللہ دیکھتا ہے۔ بچو! خدا نے اس کی بڑی قدر کی اور اس کو بڑی عزت دی یہاں تک کہ اپنی پاک کتاب میں اس کے قصے کو احسن القصص بیان فرمایا ہے۔ بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا مرتبہ ہوگا کہ الٰہی دفتر میں مخلصوں، سچوں، نیکوں میں اس کا نام درج ہو گیا۔

تم بھی اگر چاہتے ہو کہ اس جیسے بن جاؤ، خدا تم سے پیاری پیاری باتیں کرے اور تم کو سچی کامیابیاں عنایت فرماوے۔ تم دنیا اور آخرت میں سچی خوشی پاؤ تو تم کو بھی چاہئے کہ یوسفؑ کے پاؤں پر پاؤں مارو تا تم ویسی ہی کامیابی حاصل کرلو.......... اس کے قصے کو آنکھوں کے سامنے رکھ کر کہ کس طرح وہ ماں باپ سے الگ اور ملک سے بدر کیا گیا تھا اس کا کوئی حامی ومددگار نہ تھا۔ اپنے دل کے ان جھوٹے خیالوں کو دور کر دو کہ ہم کیا کر سکتے ہیں کیونکہ کسی کا باپ نہیں کسی کی ماں نہیں کسی کا کوئی تربیت کرنے والا نہیں۔ پیارو یہ خیال محض غلط ہیں کہ ماں باپ نہیں۔ اخراجات کی مشکلات ہیں۔ تربیت کرنے والا کوئی نہیں۔ بھلا اس بچے کا کون متولّی تھا۔ اس کی تربیت کون کرتا تھا۔ اس غریب الوطنی کی حالت میں اس کے ماں باپ کوئی ساتھ نہ تھے۔ نہیں تو پھر کیا وجہ کہ **اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ یہی کہ نیک تھا اور خدا کو ناراض نہیں کرتا تھا۔** تم بھی اگر وہی اقتدار اور تمکّن حاصل کرنا چاہتے ہو تو آؤ تم کو چند ایک ضروری باتیں بتائیں۔

(باقی آئندہ)

MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

خطبہ جمعہ

اعمال کی اصلاح کے بارے میں جو چیزیں روک بنتی ہیں یا اثر انداز ہوتی ہیں اُن میں سے سب سے پہلی چیز لوگوں کا یہ احساس ہے کہ کوئی گناہ بڑا ہے اور کوئی گناہ چھوٹا۔

ہر نیکی اور گناہ کا معیار ہر شخص کی حالت کے مطابق ہے اور مختلف حالتوں میں مختلف لوگوں کے عمل اُس کے لئے نیکی اور بدی کی تعریف بتلا دیتے ہیں۔ پس جب تک یہ خیال رہے کہ فلاں بدی بڑی ہے اور فلاں چھوٹی ہے اور فلاں نیکی بڑی ہے اور فلاں نیکی چھوٹی ہے، اُس وقت تک انسان نہ بدیوں سے بچ سکتا ہے نہ نیکیوں کی توفیق پا سکتا ہے۔ ہمیشہ ہمارے سامنے یہ بات رہنی چاہئے کہ بڑی بدیاں وہی ہیں جن کے چھوڑنے پر انسان قادر نہ ہو۔ اور بڑی نیکیاں وہی ہیں جن کو کرنا انسان کو مشکل لگتا ہو۔

اگر ہم نے اپنی اصلاح کرنی ہے تو ہمیشہ یہ بات سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر نیکی کو اختیار کرنے اور ہر بدی سے بچنے کی کوشش کرنی ہو گی۔ ہماری خود ساختہ تعریفیں ہمیں نیکیوں پر قدم مارنے والا اور بدیوں سے روکنے والا نہیں بنائیں گی۔

کسی ایک بدی یا بدیوں کا خاتمہ تبھی ہو سکتا ہے جب سب مل کر بھرپور کوشش کریں۔ جماعت کا ہر فرد جو ہے وہ اس کے لئے کوشش کرے۔ پس برائیوں کو روکنے اور نیکیوں کو قائم کرنے کے لئے معاشرے کے ہر فرد کے احساس کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ معمولی نیکی بھی بڑی نیکی ہے اور معمولی بدی بھی بڑا گناہ ہے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک میں یہ احساس پیدا نہیں ہو گا اور اُس کے لئے کوشش نہیں ہو گی معاشرے میں بدیاں قائم رہیں گی اور عملی اصلاح میں روک بنتی رہیں گی۔

بچوں کی تربیت کی عمر انتہائی بچپن سے ہی ہے۔ یہ خیال نہ آئے کہ بچہ بڑا ہو گا تو پھر تربیت شروع ہو گی۔

بُرے عمل کا پھیلنا بہت آسان ہے اور یہ معاشرے میں اپنوں کے بدعمل کی وجہ سے بھی پھیلتا ہے اور غیروں کے بدعمل کی وجہ سے بھی پھیلتا ہے۔ یعنی نیکیوں اور بدیوں کے پھیلنے میں معاشرے کا بہت زیادہ اثر ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے ایک خطبہ کے حوالہ سے عملی اصلاح کی راہ میں حائل اسباب کی نشاندہی کرتے ہوئے ان سے خبردار رہنے اور ان وجوہات کو دُور کرنے کے سلسلہ میں اہم نصائح۔

مکرم خالد البراقی صاحب آف سیریا کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 دسمبر 2013ء بمطابق 13 فتح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

عملی اصلاح کے مضمون کے بارے میں مَیں گزشتہ دو جمعوں سے بیان کر رہا ہوں۔ گزشتہ جمعہ کو اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے، اُس کے چند پہلوؤں کا ذکر مَیں نے سوالوں کی صورت میں کیا تھا۔ یا یہ بتا رہا تھا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تعلیم میں ہمیں وہ باتیں بتائی ہیں اور سوال یہ تھے کہ کیا ہم یہ کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ ہماری عملی اصلاح انہی چند باتوں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ اسلام کی تعلیم کے تو بے شمار پہلو ہیں۔ بے شمار احکامات ہیں جو قرآنِ کریم نے ہمیں دیئے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تعلیم میں ہماری اصلاح کے لئے بڑا واضح فرمایا ہے کہ:

''مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے، وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پس ہمارے لئے یہ بڑا خوف کا مقام ہے اور ہمیں اپنا ہر عمل اور ہر قدم بہت سوچ سمجھ کر کرنے اور اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں گزشتہ خطبوں میں بھی کہہ چکا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد قرآنِ کریم کی حکومت کو ہم پر لاگو کروانا تھا، اُسے قائم کرنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور آپ کی سنّت پر ہمیں چلانا تھا۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے آپ علیہ السلام

نے ہمیں بار بار توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم ایمانداری سے اپنے جائزے لیں تو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ یہ باتیں سن کر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں، کچھ دن کے لئے تو ہماری عملی اصلاح ہوتی ہے اور پھر واپس اپنی اُسی ڈگر پر ہم میں سے اکثر چلنا شروع کر دیتے ہیں جس پر پہلے تھے۔ پس ہم اُس گڈّے کی طرح ہیں جس کی مثال مَیں گزشتہ خطبوں میں بھی دے چکا ہوں۔ جس پر جب تک ڈھکنے کا دباؤ پڑا رہے، بند رہتا ہے اور ڈھکنا کھلتے ہی سپرنگ اُسے اچھال کر باہر پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح جب تک ایک موضوع پر مسلسل نصیحت کی جاتی رہے اکثر لوگوں پر اثر رہتا ہے اور جب ان نصیحتوں اور توجہ کا دباؤ ختم ہوتا ہے تو پھر نفس کا سپرنگ یا برائیوں کا سپرنگ کسی نہ کسی برائی کو اچھال کر پھر ظاہر کر دیتا ہے۔ کئی مخلصین نے گزشتہ خطبوں کے بعد مجھے لکھا کہ ہم کوشش بھی کر رہے ہیں اور دعا بھی، اور آپ بھی دعا کریں کہ ان خطبات کے زیرِ اثر بہت سی برائیوں کا گڈّا جو ڈبے میں بند ہوا ہے یہ بند ہی رہے اور کچھ عرصے بعد باہر نہ نکل آئے۔ بہرحال ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا وجہ ہے کہ یہ جیک (Jack) یا گڈّا بار بار باکس سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی بھی چیز کی اصلاح تبھی ہو سکتی ہے اور اصلاح کی کوشش کے مختلف ذرائع تبھی اپنائے جا سکتے ہیں جب اس کمی کی وجوہات معلوم ہوں، اسباب معلوم ہوں تاکہ اُن وجوہات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر وجہ قائم رہے تو عارضی اصلاح کے بعد پھر برائی عَود کرے گی، واپس آئے گی۔ اس پہلو سے جب مَیں نے غور کیا اور مزید پڑھا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک تجزیہ مجھے ملا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقِ تحریر اور تقریر کی یہ خوبی ہے کہ ممکنہ سوال اُٹھا کر اُن کا حل بھی مثالوں سے بتاتے ہیں۔ قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی روشنی میں جس طرح آپ مسئلے کا حل بتاتے ہیں، اس طرح اور کہیں دیکھنے میں نہیں آتا۔ بہرحال اس وجہ سے میں نے سوچا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات سے ہی استفادہ کرتے ہوئے اُس کی روشنی میں ان وجوہات کو بھی آپ کے سامنے بیان کروں۔

اعمال کی اصلاح کے بارے میں جو چیزیں روک بنتی ہیں یا اثر انداز ہوتی ہیں، اُن میں سے سب سے پہلی چیز لوگوں کا یہ احساس ہے کہ کوئی گناہ بڑا ہے اور کوئی گناہ چھوٹا۔ یعنی لوگوں نے خود ہی یا بعض علماء کی باتوں میں آکر اُن کے زیرِ اثر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بعض گناہ چھوٹے ہیں اور بعض گناہ بڑے ہیں اور یہی بات ہے جو عملی اصلاح میں روک بنتی ہے۔ اس سے انسان میں گناہ کرنے کی دلیری پیدا ہوتی ہے، جرأت پیدا ہوتی ہے۔ برائیوں اور گناہوں کی اہمیت نہیں رہتی۔ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ چھوٹا گناہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یا اس کی سزا اتنی نہیں ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 339 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 1936ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اُس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اُس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دُکھ نہ اُٹھایا جاوے، بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر“ یعنی چھوٹے گناہ ”سہل انگاری سے کبائر“ یعنی بڑے گناہ ”ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 7۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ کسی گناہ کو بھی انسان چھوٹا نہ سمجھے۔ کیونکہ جب یہ سوچ پیدا ہو جائے کہ یہ معمولی گناہ ہے تو پھر بیماری کا بیج ضائع نہیں ہوتا اور حالات کے مطابق یہ چھوٹے گناہ بھی بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہم سب کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چھوٹے گناہ کی بھی اور بڑے گناہ کی بھی باز پرس اور سزا رکھی ہے۔ پھر جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے ہیں کہ آپ نے چھوٹے بڑے گناہ اور نیکی کی کس طرح تعریف اور وضاحت فرمائی ہے تو مختلف موقعوں اور مختلف لوگوں کے لئے آپ کے مختلف ارشادات ملتے ہیں۔ کہیں آپ نے یہ پوچھنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ فرمایا کہ ماں باپ کی خدمت کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی شخص کو آپ بڑی نیکی کے بارے میں پوچھنے پر فرماتے ہیں کہ تہجد کی ادائیگی بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی کے یہ پوچھنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے بڑی نیکی یہ ہے کہ جہاد میں شامل ہو جاؤ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بڑی نیکی مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے مختلف ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 340-339 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 1936ء)

جہاد کی نیکی کے بارے میں یہ بھی بتا دوں، ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ جہاد نہیں کرتے۔ اُس زمانے میں جب اسلام پر ہر طرف سے تلوار سے حملے کئے جا رہے تھے تو تلوار کا جہاد ہی بہت بڑی نیکی تھا۔ اور اُس میں بغیر کسی جائز عذر کے شامل نہ ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے سزا کا مستوجب قرار دیا ہے۔ لیکن مسیح موعود کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود ”یَضَعُ الْحَرب“ کرے گا۔ جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم صفحہ 490 شائع کردہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) کیونکہ دینِ اسلام پر حملے کے طریق بدل جائیں گے۔ اسلام پر بحیثیت دین تلوار سے حملہ نہیں کیا جائے گا اور لٹریچر، پریس، میڈیا یا جو اَور اس قسم کے مختلف ذرائع ہیں، ان کے ذریعہ سے اسلام پر حملہ ہوگا۔ اس لئے مسیح موعود اور اُس کی جماعت بھی یہی ہتھیار استعمال کرے گی جس سے اُن پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ اور اسی بات کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ:

’دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 77)

گویا یہ تلوار کے جہاد کی نیکی جو کسی زمانے میں اس لئے جائز بلکہ ضروری تھی کہ اسلام کو تلوار کے زور سے ختم کیا جا رہا تھا اور کوشش ہو رہی تھی لیکن اب وہ نیکی نہیں رہی بلکہ منع ہو گئی اور حرام ہو گئی، اُس وقت تک جب تک کہ تلوار نہ اُٹھائی جائے، اُس وقت تک جب تک اسلام کے خلاف اسلام مخالف طاقتیں ہتھیار نہ اُٹھائیں۔ اب جو نیکی اور جائز جہاد ہے وہ قرآنِ کریم کی تعلیم کو پھیلانے کا جہاد ہے۔ عِلم کا جہاد ہے۔ پریس، میڈیا اور لٹریچر کے ذریعہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کا جہاد ہے۔ اگر براہِ راست خود کوئی علمی جہاد میں حصہ نہیں لے رہا، اپنی کم علمی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے، تو اشاعتِ لٹریچر اور تبلیغی سرگرمیوں کے لئے مالی قربانی کا جہاد ہے۔ لیکن یہ جہاد کرنے والا اگر اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کر رہا اور اس طرح اُن کا خیال نہیں رکھ رہا تو اُس کے لئے بڑی نیکی یہ جہاد نہیں بلکہ بڑی نیکی اُن حقوق کی ادائیگی ہے جو اُس پر فرض ہیں۔ اور اُن کو اُن کے حق سے محروم کرنا، اُن کی تعلیم پر توجہ نہ دینا، اُس سے محروم رکھنا ایسے شخص کو پھر گناہ گار بنا دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں باوجود جہاد کی فضیلت کے جیسا کہ مَیں نے بتایا آپ نے کسی کو بڑی نیکی ماں باپ کی خدمت بتائی ہے۔ پس ہر شخص اور ہر موقع اور حالات کے لحاظ سے بڑا کام اور نیکی الگ ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ غلط کاموں پر روپیہ لُٹانا ایک برائی ہے جس سے منع فرمایا گیا ہے۔ آجکل تو جوئے کی مشینیں ہیں، مختلف قسم کے جوئے کی قسمیں ہیں۔ کئی لوگ ہیں جو لاٹریوں کے بھی بڑے رسیا ہیں۔ جوئے کی مشینوں پر جاتے ہیں اور ویسے بھی جوأ کھیلتے ہیں۔ لیکن عام زندگی میں جھوٹ نہیں بولتے۔ عام آدمی کے ساتھ ظلم نہیں کرتے، قتل نہیں کرتے۔ اس لئے کہ یہ لوگ ان برائیوں کو بڑا گناہ سمجھتے ہیں لیکن جوئے اور غلط کاموں میں پیسے لٹانے اور ضائع کرنے کو یہ بُرا نہیں سمجھتے۔ تو ایسے شخص کے لئے غلط رنگ میں رقم لٹانا بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ باقی گناہ تو وہ پہلے ہی گناہ سمجھتا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لباس کو حیادار نہیں رکھتی۔ باہر نکلتے ہوئے پردے کا خیال نہیں رکھتی۔ باوجود احمدی مسلمان ہونے کے اور کہلانے کے ننگے سر، بغیر حجاب کے، بغیر سکارف کے یا چادر کے پھرتی ہے۔ لباس چست اور جسم کی نمائش کرنے والا ہے۔ لیکن مالی قربانی کے لئے کہو، کسی چیریٹی میں چندے کے لئے کہو تو کھلا دل ہے، یا جھوٹ سے اُسے نفرت ہے اور برداشت نہیں کرتی کہ اُس کے سامنے کوئی جھوٹ بولے تو اس کے لئے بڑی نیکی چندوں میں بڑھنا یا بڑی نیکی جھوٹ سے نفرت نہیں بلکہ بڑی نیکی قرآنِ کریم کے اس حکم پر عمل کرنا ہے کہ اپنے لباس کو حیادار بناؤ اور پردے کا خیال رکھو۔ جس کو وہ چھوٹی نیکی سمجھ کر توجہ نہیں کر رہی یہی ایک وقت میں پھر اُس کو بڑی برائی کی طرف بھی دھکیل دے گی۔ غرض کہ ہر نیکی اور گناہ کا معیار ہر شخص کی حالت کے مطابق ہے اور مختلف حالتوں میں مختلف لوگوں کے عمل نیکی اور بدی کی تعریف اُس کے لئے بتلا دیتے ہیں۔

پس جب تک یہ خیال رہے کہ فلاں بدی بڑی ہے اور فلاں چھوٹی ہے اور فلاں نیکی بڑی ہے اور فلاں نیکی چھوٹی ہے، اُس وقت تک انسان نہ بدیوں سے بچ سکتا ہے نہ نیکیوں کی توفیق پا سکتا ہے۔ ہمیشہ ہمارے سامنے یہ بات رہنی چاہئے کہ بڑی بدیاں وہی ہیں جن کے چھوڑنے پر انسان قادر نہ ہو۔ بہت مشکل پیش آتی ہے اور وہ انسان کی عادت میں داخل ہو گئی ہوں اور بڑی نیکیاں وہی ہیں جن کو کرنا انسان کو مشکل لگتا ہو۔ یعنی بہت سی بدیاں ایک کے لئے بڑی ہیں اور دوسرے کے لئے چھوٹی اور بہت سی نیکیاں ایک کے لئے بڑی نیکی ہیں اور دوسرے کے لئے چھوٹی۔

پس اگر ہم نے اپنی عملی اصلاح کرنی ہے تو سب سے پہلے اس خیال کو دل سے نکالنا ہوگا کہ مثلاً زنا ایک بڑا گناہ ہے، قتل ایک بڑا گناہ ہے، چوری ایک بڑا گناہ ہے، غیبت ایک بڑا گناہ ہے اور ان کے علاوہ جتنے گناہ ہیں وہ چھوٹے گناہ ہیں۔ پس اس خیال کو دل سے نکالنا ضروری ہے اور اس خیال کو بھی دل سے نکالنا ہوگا کہ روزہ بڑی نیکی ہے، زکوۃ بڑی نیکی ہے، حج بڑی نیکی ہے اور اس کے علاوہ جتنی نیکیاں ہیں، چھوٹی نیکیاں ہیں جس طرح عام مسلمانوں میں یہ تصور پایا جاتا ہے۔ اگر یہ خیال دل سے نہیں نکالتے تو ہمارا عملی حصہ کمزور رہے گا۔ عملی حصے کی مضبوطی اُس وقت آئے گی جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو سامنے رکھیں گے کہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل نہ کرنے والا نجات کا دروازہ اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ پس ہمیں غیروں کی طرح یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بعض نیکیاں بڑی ہیں اور بعض نیکیاں چھوٹی ہیں۔ اور اس معاملے میں اُن لوگوں کی جو دوسرے مسلمان ہیں، غُلو کی یہ حالت ہے کہ مثلاً وہ سمجھتے ہیں کہ

روزہ سب سے بڑی نیکی ہے، لیکن نماز باجماعت کی کوئی اہمیت نہیں ہے، لیکن روزہ بہت ضروری ہے، اس پر بڑی پابندی ہوتی ہے۔ جس پر زکوۃ فرض ہے، وہ زکوۃ بچانے کی کوشش تو کرے گا لیکن روزہ ضرور رکھے گا۔ کیونکہ اگر روزہ نہ رکھے تو اُس کے نزدیک یہ بہت بڑا جرم ہے۔

زکوٰۃ بچانے کا ایک وقت میں تو یہ حال تھا لیکن اب پتہ نہیں پاکستان میں کیا حال ہے۔ 1974ء کے بعد جب احمدیوں کو آئین اور قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم قرار دیا گیا تو بعض غیر از جماعت جن کے بنکوں میں اکاؤنٹ تھے، تو اُن اکاؤنٹس سے کیونکہ حکومت سال کے آخر پر زبردستی زکوٰۃ لیتی ہے لیکن حکومت کے مطابق احمدیوں پر یہ واجب نہیں ہے کیونکہ غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ سو زکوٰۃ سے بچنے کے لئے بعض غیر از جماعت بھی بنک فارموں پر قادیانی یا احمدی لکھ دیا کرتے تھے۔ تو ان کی ایمان کی تو یہ حالت ہے کہ ویسے احمدی کافر ہیں لیکن اپنے پیسے بچانے کے لئے وقت آیا تو خود بھی اُن کافروں میں شامل ہو گئے۔ آجکل پتہ نہیں کیا صورتحال ہے۔ بہر حال ایک وقت میں ایسی صورتحال تھی۔ یہ صورتِ حال اس لئے ہے کہ نیکی اور بدی کے معیاروں کو مقرر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف نہیں دیکھتے، اُس کے رسول کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ نام نہاد فقیہوں اور مفتیوں اور علماء کے پیچھے چل پڑے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام امرتسر کے ایک سفر پر تھے اور اس حالت میں ایک موقع پیدا ہوا کہ آپ ایک جگہ تقریر فرما رہے تھے۔ تقریر کے دوران آپ کے گلے میں خشکی محسوس ہوئی تو ایک دوست نے یہ دیکھ کر چائے کی پیالی آپ کو پیش کی۔ آپ نے اُسے ہٹا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر تکلیف محسوس ہوئی، اُس نے فکرمند ہو کے پھر چائے کی پیالی پیش کی۔ آپ نے ہٹا دیا اور ہاتھ سے اشارہ بھی کیا کہ رہنے دو۔ لیکن کیونکہ تکلیف پھر ہوئی اور گلے میں خشکی کا احساس ہوا تو پھر اُس نے تیسری دفعہ چائے کی پیالی پیش کی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غالباً یہ سمجھ کر کہ اگر میں نے نہ لی تو یہ سمجھا جائے گا کہ میں ریاء کر رہا ہوں اور سفر میں جو روزہ نہ رکھنے کا حکم اور سہولت ہے، اُس سے لوگوں کو دکھانے کے لئے فائدہ نہیں اُٹھا رہا۔ آپ نے ایک گھونٹ اس پیالی میں سے لے لیا۔ تو اس پر وہاں بیٹھے غیر از جماعت لوگوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو مہدی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور رمضان کے مہینے میں روزہ نہیں رکھا ہوا۔ اُن لوگوں کے نزدیک روزے کی اہمیت یہ ہے کہ روزہ رکھ لو چاہے خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہو۔ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ ان میں سے شاید نوّے فیصد نماز بھی نہیں پڑھتے ہوں گے، اُس کے بھی تارک ہوں گے اور ننانوے فیصد جھوٹ بولنے والے، دھوکہ فریب کرنے والے، مال لوٹنے والے تھے، مگر یہ بھی سچ ہے کہ اُن میں سے ننانوے فیصد یقیناً اُس وقت روزے دار بھی ہوں گے کیونکہ روزے کو سب سے بڑی نیکی سمجھا جاتا ہے۔ مگر وہ روزہ اُس طرح نہیں رکھتے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹ بولتا ہے، غیبت کرتا ہے، گالی دیتا ہے، خدا تعالیٰ کے نزدیک اُس کا روزہ روزہ نہیں ہے، وہ صرف بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں تو مسلمانوں کی جو اکثریت ہے اس معیار کے مطابق بھوکی پیاسی رہتی ہے۔ مگر یہ بھوکا پیاسا رہنا اُن کے نزدیک بہت بڑی نیکی ہے اور اُن کا بیڑا پار کرنے کے لئے کافی ہے۔ یا چند مزید نیکیوں کو جو اُن کے نزدیک بڑی ہیں اُس میں شامل کر لیں گے کہ اسی سے ہماری بخشش کے سامان ہو گئے۔ ایسے لوگ جو ہیں وہ نہ دنیا میں نیکیاں قائم کرنے والے ہو سکتے ہیں، نہ ہی وہ صحیح معیارِ گناہ قائم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے خودساختہ بڑی نیکیوں اور چھوٹی نیکیوں اور بڑے گناہوں اور چھوٹے گناہوں کے معیار قائم کر لئے ہیں اور نتیجۃً وہ جو بھی اُن کی نیکی کی تعریف ہے، اُس کے مقابلے پر بڑی نیکی اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جس بدی کو چھوٹا سمجھتے ہیں اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، اُس کو نہ چھوڑنا یہی ہے کہ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور یوں ایک برائی سے دوسری برائی میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے اُس نیکی کو بڑا قرار دیا ہے جسے کرنا مشکل ہو اور وہ ہر ایک کے لئے مختلف ہے، اور اُس بدی کو بڑا قرار دیا ہے جس سے بچنا مشکل ہو۔

پس اگر ہم نے اپنی اصلاح کرنی ہے تو ہمیشہ یہ بات سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر نیکی کو اختیار کرنے اور ہر بدی سے بچنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ ہماری خودساختہ تعریفیں ہمیں نیکیوں پر قدم مارنے والا اور بدیوں سے روکنے والا نہیں بنائیں گی۔ اگر خود ہی تعریفیں کرنے لگ جائیں اور کچھ بدیاں چھوڑیں اور کچھ نہ چھوڑیں اور کچھ نیکیاں اختیار کریں اور کچھ نہ اختیار کریں تو بسا اوقات انسان اپنے آپ کو نقصان پہنچا لیتا ہے۔ چھوٹی نظر آنے والی نیکیاں عدمِ توجہ کی وجہ سے نیکیوں سے بھی محروم کر دیتی ہیں اور اکثر معمولی نظر آنے والی بدیاں روحانیت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا دیتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے طہارت اور پاکیزگی کے انعام سے انسان محروم رہ جاتا ہے۔ پھر بعض بدیوں کو چھوٹا سمجھنے کا نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بدی کا بیج قائم رہتا ہے جو مناسب موقع اور وقت کی تلاش میں رہتا ہے اور موقع پاتے ہی باہر آ جاتا ہے۔

پس بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کسی ایک بدی یا بدیوں کا خاتمہ تبھی ہو سکتا ہے جب سب مل کر بھرپور کوشش کریں۔ ایک معاشرہ ہے، جماعت ہے پھر جماعت کا ہر فرد جو ہے وہ اس کے لئے کوشش کرے۔ اگر ہر کوئی اپنی تعریف کے مطابق نیکی اور بدی کرے گا تو پھر ایک شخص ایک بات کو بدی سمجھ رہا ہوگا یا بڑی بدی سمجھ رہا ہوگا تو دوسرا اُس کو چھوٹی بدی سمجھ رہا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ تیسرا ان دونوں سے مختلف سوچ رکھتا ہو، تو پھر معاشرے سے بدیاں ختم نہیں ہو سکتیں۔ بدیاں تبھی ختم ہوں گی جب سب کی سوچ کا دھارا ایک طرف ہو۔ مثلاً مسلمانوں کی اکثریت جو ہے وہ تمام گناہوں سے بدتر بلکہ شرک سے بھی بڑا (گناہ) سؤر کا گوشت کھانے کو سمجھتی ہے۔ ہر بدمعاش، چور، زانی، لٹیرا یہ سب کام کرنے کے بعد اپنے آپ کو مسلمان کہے گا، لیکن اگر کہو کہ سؤر کھا لو تو کہے گا میں مسلمان ہوں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے، مَیں کس طرح سؤر کھا سکتا ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں میں مجموعی طور پر یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ سؤر کھانا گناہ ہے اور حرام ہے۔ اس معاشرے میں رہنے اور پیدا ہونے اور پلنے اور بڑھنے کے باوجود یہاں کے جو مسلمان ہیں، اُن میں ننانوے اعشاریہ نو فیصد مسلمان جو ہیں سؤر کے گوشت سے کراہت کرتے ہیں۔ پس یہ اُس احساس کی وجہ سے ہے جو اجتماعی طور پر مسلمانوں میں پیدا کیا گیا ہے۔

پس برائیوں کو روکنے اور نیکیوں کو قائم کرنے کے لئے معاشرے کے ہر فرد کے احساس کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ معمولی نیکی بھی بڑی نیکی ہے اور معمولی بدی بھی بڑا گناہ ہے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک میں یہ احساس پیدا نہیں ہوگا اور اُس کے لئے کوشش نہیں ہوگی معاشرے میں بدیاں قائم رہیں گی اور عملی اصلاح میں روک بنتی رہیں گی۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 342 تا 346 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 1936ء)

پھر اعمال کی اصلاح میں جو دوسری وجہ ہے، وہ ماحول ہے یا نقل کا مادّہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں نقل کا مادّہ رکھا ہوا ہے جو بچپن سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ فطرت میں ہے۔ اس لئے بچہ کی فطرت میں بھی یہ نقل کا مادّہ ہے۔ اور یہ مادّہ جو ہے یقیناً ہمارے فائدے کے لئے ہے لیکن اس کا غلط استعمال انسان کو تباہ بھی کر دیتا ہے یا تباہی کی طرف بھی لے جاتا ہے۔ یہ نقل اور ماحول کا ہی اثر ہے کہ انسان اپنے ماں باپ سے زبان سیکھتا ہے، یا باقی کام سیکھتا ہے اور اچھی باتیں سیکھتا ہے، اور اچھی باتیں سیکھ کر بچہ اعلیٰ اخلاق والا بنتا ہے۔ ماں باپ نیک ہیں، نمازی ہیں، قرآن پڑھنے والے ہیں، اُس کی تلاوت کرنے والے ہیں، آپس میں پیار اور محبت سے رہنے والے ہیں، جھوٹ سے نفرت کرنے والے ہیں تو بچے بھی اُن کے زیرِ اثر نیکیوں کو اختیار کرنے والے ہوں گے۔ لیکن اگر جھوٹ، لڑائی جھگڑا، گھر میں دوسروں کا استہزاء کرنے کی باتیں، جماعتی وقار کا بھی خیال نہ رکھنا یا اس قسم کی برائیاں جب بچہ دیکھتا ہے تو اس نقل کی فطرت کی وجہ سے یا ماحول کے اثر کی وجہ سے پھر وہ یہی برائیاں سیکھتا ہے۔ باہر جاتا ہے تو ماحول میں، دوستوں میں جو کچھ دیکھتا ہے، وہ سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے بار بار مَیں والدین کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بچوں کے باہر کے ماحول پر بھی نظر رکھا کریں اور گھر میں بھی بچوں کے جو پروگرام ہیں، جو ٹی وی پروگرام وہ دیکھتے ہیں یا انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں اُن پر بھی نظر رکھیں۔

پھر یہ بات بھی بہت توجہ طلب ہے کہ بچوں کی تربیت کی عمر انتہائی بچپن سے ہی ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ یہ خیال نہ آئے کہ بچہ بڑا ہوگا تو پھر تربیت شروع ہوگی۔ دو سال، تین سال کی عمر بھی بچے کی تربیت کی عمر ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، بچہ گھر میں ماں باپ سے اور بڑوں سے سیکھتا ہے اور اُن کو دیکھتا ہے اور اُن کی نقل کرتا ہے۔ ماں باپ کو کبھی یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ ابھی بچہ چھوٹا ہے، اُسے کیا پتہ؟ اُسے ہر بات پتہ ہوتی ہے اور بچہ ماں باپ کی ہر حرکت دیکھ رہا ہوتا ہے اور لاشعوری طور پر وہ اُس کے ذہن میں بیٹھ رہی ہوتی ہے۔ اور ایک وقت میں آ کے پھر وہ اُن کی نقل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بچیاں ماؤں کی نقل میں اپنی کھیلوں میں اپنی ماؤں جیسے لباس پہننے کی کوشش کرتی ہیں، اُن کی نقّالی کرتی ہیں۔ لڑکے باپوں کی نقل کرتے ہیں۔ جو برائیاں یا اچھائیاں ماں باپ میں ہیں، اُن کی نقل کریں گے۔ مثلاً جب یہ بڑے ہوں گے اور ان کو پڑھایا جائے گا کہ یہ برائیاں ہیں اور یہ اچھائیاں ہیں، جیسے مثلاً جھوٹ ہے، یہ بولنا برائی ہے، وعدہ پورا کرنا اچھائی ہے۔ لیکن ایک بچہ جس نے اپنے ماں باپ کی سچائی کے اعلیٰ معیار نہیں دیکھے، جس نے ماں باپ اور گھر کے بڑوں سے کبھی وعدے پورے ہوتے نہیں دیکھے، وہ تعلیم کے لحاظ سے تو بیشک سمجھیں گے کہ یہ جھوٹ بولنا برائی ہے اور وعدے پورے کرنا نیکی ہے اور اچھائی ہے لیکن عملاً وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ اپنے گھر میں اس کے خلاف عمل دیکھتے رہے ہیں۔ بچوں کی عادتیں بچپن سے ہی پختہ ہو جاتی ہیں، اس لئے وہ بڑے ہو کر اس کو نہیں تسلیم کریں گے۔ اگر ماں کو بچہ دیکھتا ہے کہ نماز میں سست ہے اور باپ گھر آ کر پوچھے اگر کہ نماز پڑھ لی تو کہہ دے کہ ابھی نہیں پڑھی، پڑھ لوں گی تو بچہ کہتا ہے کہ یہ تو بڑا اچھا جواب ہے۔ مجھ سے بھی اگر کسی نے پوچھا کہ نماز پڑھ لی تو مَیں بھی یہی جواب دے دیا کروں گا۔ ابھی نہیں پڑھی، پڑھ لوں گا۔ یا یہ جواب سنتا ہے کہ بھول گئی، یا یہ جواب سنتا ہے کہ پڑھ لی، حالانکہ بچہ سارا دن ماں کے ساتھ رہا اور اُسے پتہ ہے کہ ماں نے نماز نہیں پڑھی۔ تو بچہ یہ جواب ذہن میں بٹھا لیتا ہے۔ اسی طرح باپ کی غلط باتیں جو ہیں وہ بچے کے ذہن میں آ جاتی ہیں اور اُن کے جو بھی جواب غلط رنگ میں باپ دیتا ہے، وہ پھر بچہ ذہن میں بٹھا لیتا ہے۔ تو ماں باپ دونوں بچے کی تربیت کے لحاظ سے اگر غلط تربیت کر رہے ہیں یا غلط عمل کر رہے ہیں تو اُس کو غلط رنگ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اپنے عمل سے غلط تعلیم اُس کو دے رہے ہیں۔ اور بچہ پھر بڑے

ہو کے یہی کچھ کرتا ہے، عملاً یہی جواب دیتا ہے۔

اسی طرح ہمسایوں، ماں باپ کی سہیلیوں اور دوستوں کے غلط عمل کا بھی بچے پر اثر پڑ رہا ہوتا ہے۔ پس اگر اپنی نسل کی، اپنی اولاد کی حقیقی عملی اصلاح کرنی ہے تاکہ آئندہ عملی اصلاح کا معیار بلند ہو تو ماں باپ کو اپنی حالت کی طرف بھی نظر رکھنی ہوگی۔ اور اپنی دوستیاں ایسے لوگوں سے بنانے کی ضرورت ہوگی جو عملی لحاظ سے ٹھیک ہوں۔ تو بہرحال بچپن میں نقل کی بھی عادت ہوتی ہے اور ماحول کا اثر بھی ذہن میں بیٹھ جانے والا ہوتا ہے۔ اگر بچے کو نیک ماحول میں رکھ دیں گے تو نیک کام کرتا چلا جائے گا۔ اگر بُرے ماحول میں رکھ دیں گے تو بُرے کام کرتا چلا جائے گا۔ اور بُرے کام کرنے والے کو جب بڑے ہو کر سمجھایا جائے گا کہ یہ بری چیز ہے اُسے مت کرو تو اُس وقت وہ اُن کے اختیار سے نکل چکا ہوگا۔ پھر ماں باپ کو شکوہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے بچے بگڑ گئے۔

پس ماں باپ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے عمل سے بچوں کو بھی نمازی بنائیں۔ اپنے عمل سے بچوں کو بھی سچ پر قائم کریں۔ اپنے عمل سے دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اُن کے سامنے رکھیں تاکہ وہ بھی اُن اخلاق کو اپنانے والے ہوں۔ جھوٹی قسمیں کھانے سے اپنے آپ کو بھی بچائیں تاکہ بچے بھی بچ سکیں۔

عملی طور پر بچپن میں پیدا کئے گئے خیالات کا کس قدر اثر رہتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی کی مثال دی ہے جو سکھوں کے ایک رئیس خاندان سے تھے اور احمدی ہو گئے تھے، گائے کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور اُن کے ساتھیوں نے اُن کی چِڑ بنالی تھی کہ ہم نے آپ کو گائے کا گوشت ضرور کھلانا ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ مہمان خانے میں آگے آگے وہ تیز تیز چلے جا رہے ہیں اور پیچھے پیچھے اُن کے دوست کہہ رہے ہیں، ہم نے آپ کو آج یہ بوٹی ضرور کھلانی ہے۔ اور وہ ہاتھ جوڑ رہے ہیں کہ خدا کے لئے یہ نہ کرو۔ اور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کو یا کسی اَور نومسلم کو کسی نے کھلا دی تو عملاً اتنی کراہت آئی کہ اُس نے اُس کی قے کر دی۔ اُس کو اُلٹی آ گئی۔ تو یہ بچپن سے گائے کے گوشت سے نفرت پیدا کرنے کا نتیجہ ہے کہ بڑے ہو کر مسلمان ہو کر پھر بھی اُس سے کراہت ہے۔ اب عقیدہ کے لحاظ سے بیشک انہوں نے اپنا عقیدہ بدل لیا۔ نیا عقیدہ اختیار کر لیا لیکن ماں باپ نے عملی نمونے سے اُن کو گائے کے گوشت سے جو نفرت دلوا دی تھی وہ پھر بھی دُور نہ ہوئی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عمل چونکہ نظر آنے والی چیز ہے اس لئے لوگ اُس کی نقل کر لیتے ہیں اور یہ بیج پھر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ لیکن عقیدہ کیونکہ نظر آنے والی چیز نہیں ہے اس لئے وہ اپنے دائرے میں محدود رہتا ہے۔ اور اس کی مثال اس طرح ہی ہے کہ عقیدہ ایک پیوندی درخت ہے۔ درخت کو جس طرح پیوند لگائی جائے تو پھر اُس سے نئی شاخ پھوٹتی ہے، نئی قسم کا پھل نکل آتا ہے۔ اُسے خاص طور پر لگایا جائے تو لگتا ہے۔ عمل کی مثال تخمی درخت کی طرح ہے یعنی جو بیج سے پھیلتا ہے۔ آپ ہی آپ اس کا بیج زمین میں جڑ پکڑ کر اُگنے لگ جاتا ہے جب بھی موسم سازگار ملتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 346 تا 350 خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 1936ء)

پس بُرے عمل کا پھیلنا بہت آسان ہے اور یہ معاشرے میں اپنوں کے بدعمل کی وجہ سے بھی پھیلتا ہے اور غیروں کے بدعمل کی وجہ سے بھی پھیلتا ہے۔ یعنی نیکیوں اور بدیوں کے پھیلنے میں معاشرے کا بہت زیادہ اثر ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ بعض اور اسباب بھی ہیں جو انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی طرف اور اپنے بچوں کی عملی اصلاح کی طرف ہمیشہ توجہ رکھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

آج ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔ جمعہ کی نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھوں گا جو مکرم خالد احمد البراقی مرحوم سیریا کا ہے۔ خالد براقی صاحب انجینئر تھے۔ 37 سال ان کی عمر تھی۔ ان کے والدین کو 1986ء میں دمشق کے نواحی علاقے کی ایک بستی 'حوش عرب' میں سب سے پہلے بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ بیعت کرنے کے بعد ان کے والد صاحب کو مخالفت اور دھمکیوں کے ساتھ 1989ء میں چھ ماہ کی جیل بھی کاٹنی پڑی۔ اسی طرح حالیہ فسادات میں جو شام میں ہو رہے ہیں، 2012ء اور 2013ء میں بھی دو دفعہ ان کے والد کو گرفتار کیا گیا۔ خالد براقی صاحب کے سب بہن بھائی بچپن سے ہی احمدی ہیں۔ انہیں 18 ستمبر 2013ء کی شام کو وہاں کی جو انٹیلی جنس کی ایجنسی ہے، اُس کی کسی برانچ نے گرفتار کیا جس کے بعد ان کے بارے میں کوئی کسی قسم کی معلومات نہیں مل سکیں۔ یہاں تک کہ 9/دسمبر 2013ء کو ان کے والد کو ملٹری انٹیلی جنس کی ایک برانچ میں بلایا گیا اور وہاں اُن کے بیٹے کے بعض کاغذات وغیرہ تھما دیئے اور بتایا کہ اس کی 28/اکتوبر 2013ء کو وفات ہو گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کی لاش بھی ان کے والد صاحب کو نہیں دی گئی۔ غالباً یہی امکان ہے کہ وہاں اُن کو ٹارچر دیا گیا جس کی وجہ سے اُن کی وفات ہوئی۔ خالد البراقی صاحب کی نیکی، تقویٰ، حُسنِ خلق اور دینی تعلیمات کی پابندی کی گواہی وہاں سے بہت سارے احمدیوں اور غیر احمدیوں نے دی ہے۔ تلاوتِ قرآنِ کریم کے وقت ان کی آواز غیر معمولی اچھی ہوتی تھی۔ بہت نرم دل اور لوگوں سے ہمدردی رکھنے والے اور ہر مفوضہ کام کو نہایت خوشدلی کے ساتھ انجام دینے والے۔ تعاون، اخلاص اور نظامِ جماعت اور خلافت سے محبت ان کے خصائل میں شامل تھیں۔ اپنے وطن اور تمام لوگوں سے محبت رکھنے والے وجود تھے۔ ایک مقامی جماعت کے صدر بھی رہے۔ اس وقت سیکرٹری تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی خدمات بجا لا رہے تھے۔ موصی تھے۔ باقاعدہ چندوں کی ادائیگی کرنے والے تھے۔ ان کی بیوی بھی احمدی ہیں اور تین بچے ہیں۔ بیٹی شروب اور بیٹا احمد، دونوں کی عمر چھ سال سے کم ہے اور چھوٹا بچہ حسام الدین جو اُن کی گرفتاری سے چند ہفتے قبل پیدا ہوا تھا، وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔

اپنی فیس بُک پر گرفتاری سے پہلے خالد البراقی صاحب نے یہ لکھا تھا کہ:

''وطن کی محبت جزوِ ایمان ہے۔ یا رب ہمارے ملک کی حفاظت فرما اور اُسے تمام مصائب سے رہائی عطا فرما اور اُسے پہلے سے زیادہ مضبوط اور زیادہ خوبصورت بنا اور اس کے اہل کو اپنا زیادہ مقرب بنا لے۔ خدایا! اس ملک کے باسیوں کے دل ایک دوسرے کے قریب کر دے۔ اُنہیں آپس میں محبت کرنے والا بنا دے۔ اے خدایا! تو ہمیشہ کے لئے امن اور سلامتی اور خیر کے پھیلانے کے لئے اس ملک کے نیک لوگوں کی مدد فرما''۔

اللہ کرے یہ دعا اس کے ملک کے لئے پوری ہو اور تمام امتِ مسلمہ کے لئے بھی پوری ہو تاکہ وہاں کے فساد ختم ہوں۔

طاہر ندیم صاحب کہتے ہیں خالد البراقی صاحب کا اکثر ای میل سے رابطہ رہتا تھا۔ شام میں قیام کے دوران ہمارا ان سے تعارف ہوا۔ یہ نوجوان تواضع اور خاکساری کی بڑی مثال تھے۔ نہایت سادہ، نیک، ہنس مکھ۔ دمشق میں جماعت کے ہی ایک مکان میں رہتے تھے جسے بطور مرکز استعمال کیا جاتا تھا۔ اُنہیں علم کی اس قدر پیاس تھی کہ کہتے ہیں اکثر اپنے ایک کزن کے ساتھ ہمارے پاس آ جایا کرتے تھے۔ علمی موضوعات پر باتیں ہوتی تھیں۔ جو بھی کوئی جماعتی کتاب ملتی، بڑی محبت اور تڑپ کے ساتھ اُس کا مطالعہ کرتے۔ جماعت کی پرانی لائبریری میں سے بعض عربی کتب اور رسالہ البشریٰ کے قدیم شماروں میں سے مضامین نکالے، پھر کمپیوٹر پر دوبارہ لکھے اور کہتے ہیں پھر ہمیں بھی ارسال کئے۔ مختلف کتابوں کے جو ترجمے ہو رہے ہیں ان تراجم پر نظرِ ثانی میں معاونت کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گہری محبت اور خلافت سے بھی عشق تھا۔ یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے موقع پر نشر ہونے والے عربی پروگرام کو سن کر بہت جذباتی انداز میں انہوں نے اپنا پیغام بھیجا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک قصیدہ بھی نہایت پُرسوز آواز میں ریکارڈ کروایا۔ یکم اپریل 2012ء کو انہوں نے مجھے ایک خط لکھا تھا جس کے آخر پر اپنا 2006ء کا ایک رؤیا لکھا تھا۔ اس رؤیا سے وہ یہ سمجھتے تھے کہ بھاری ذمہ داری اور اہم امانت اُن کے سپرد کی جائے گی اور رؤیا میں اُنہیں حق پر قائم رہنے اور کوئی کمزوری نہ دکھانے کی تاکید کی گئی تھی۔ اس رؤیا کے بعد اُن کو جماعت کا صدر بنایا گیا تو سمجھے کہ شاید یہ رؤیا پوری ہوگئی ہے۔ لیکن رؤیا میں حق پر قائم رہنے اور کمزوری نہ دکھاتے ہوئے جان دینے کی تلقین کی گئی تھی۔ تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ اسی حالت میں اُنہوں نے اپنی جان دی کہ دین پر قائم رہے اور اپنے ایمان میں لغزش نہیں آنے دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

وہاں ہمارے ایک اور مبلغ انجم پرویز صاحب رہے ہیں وہ کہتے ہیں بڑی محنت، اخلاص اور دیانتداری کے ساتھ کام کرتے تھے اور کہتے تھے میں اس لئے ایسا کرتا ہوں کہ میں احمدی ہوں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ احمدی سچے، دیانتدار، محنتی اور بااخلاق ہوتے ہیں۔ تبلیغ کا انہیں بڑا شوق تھا اور کام پر چونکہ تبلیغ کرنا منع ہے اس لئے کہتے تھے کہ میں احمدی اخلاق سے لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ لوگوں کو خود توجہ پیدا ہو۔ وطن سے بڑی محبت کرنے والے تھے جیسا کہ اُن کے اس بیان سے بھی ظاہر ہو گیا اور اپنے دوستوں اور ہم جلیسوں کو بھی یہ سمجھایا کرتے تھے کہ وطن سے محبت کرو کیونکہ یہی صحیح اسلامی تعلیم ہے اور میں نے ان حالات پر جو خطبات دیئے ہیں، وہ خطبات بھی انہوں نے اپنے دوستوں کو سنائے اور اُن کو آمادہ کیا کہ تشدد کی زندگی ختم کرو اور پُرامن شہری بن کے رہو۔ لیکن بعض بدفطرت جو تھے ان کے خلاف تھے۔ لگتا ہے حکومت کے انہی کارندوں نے اُن پر ظلم کیا ہے جس کی وجہ سے اُن کو یہ شہادت کا رُتبہ نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کے والدین کو بھی صبر عطا فرمائے۔

............☆☆☆............☆☆☆............

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: خطاب حضور انور۔ از صفحہ نمبر 2

پھر خطباتِ محمود کی جلد 24 اور 25 فضل عمر فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے جس میں 1943ء سے 1944ء تک کے خطبات شامل ہیں۔

مصالح العرب جلد اول و دوم شائع ہوئی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک سے لے کر 2011ء تک عربوں میں جماعت احمدیہ کی تاریخ، خلفائے احمدیت کے پیغامات، تبلیغ و ترقیات اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ ہوا ہے۔

صلحاء العرب و ابدالِ شام جلد اول۔ اس میں بھی عرب صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالاتِ زندگی اور قبولِ احمدیت کے واقعات کے علاوہ مختلف عرب ممالک سے احمدیت قبول کرنے والے صلحاء العرب اور ابدالِ شام کی سیرت اور قبولِ احمدیت اور خلافت سے عشق اور قربانی کے واقعات درج کئے گئے ہیں۔

عربی کتب جو اس سال شائع ہوئی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ''تذکرہ'' عربی ترجمہ میں شائع کیا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصانیف ''براہینِ احمدیہ'' پہلے چار حصے جو روحانی خزائن کی جلد اوّل ہے، ''ایک غلطی کا ازالہ'' اور ''ضرورۃ الامام''، ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' اور ''کشتیٔ نوح'' یہ عربی میں شائع کی گئی ہیں۔

چینی کتب میں بھی ایک تو جیسا کہ میں نے بتایا world crisis and pathway to peace کو شائع کیا گیا ہے۔ میرے بعض خطبات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ہیں وہ شائع کئے گئے ہیں۔

فرانسیسی میں بھی یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب "Women in Islam" کو فرانسیسی میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔

رشین میں ''ایک غلطی کا ازالہ'' جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ہے، وہ شائع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف لٹریچر ہے۔

پرتگیزی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب "Chiristianity, A journey from facts to fiction" شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح فارسی میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' revise کیا گیا ہے۔

سواحیلی میں جو اس سال کتب شائع ہوئی ہیں۔ ''اسلامی اصول کی فلاسفی''۔ ''ضرورۃ الامام''۔ ''تحفہ قیصریہ'' اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ''دعوت الامیر'' شائع کی گئی ہے۔

اسی طرح مختلف ملکوں میں مختلف لٹریچر ہیں۔

''رسالہ الوصیت'' کے ترجمہ کے متعلق میں نے کہا تھا وسیع پیمانے پر شائع کریں۔ گزشتہ سال تک ستائیس زبانوں میں یہ رسالہ شائع ہو چکا تھا اور دورانِ سال تین مزید زبانوں میں جو وولف اور فولا اور مینڈینکا ہیں، شائع کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ دورانِ سال مختلف زبانوں میں 213 کتب اور فولڈرز تیار کروائے گئے۔ 48 زبانوں میں 741 کتب اور فولڈرز زیرِ تیاری ہیں۔

ایک رسالہ موازنہ مذاہب ریسرچ سیل کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ مواد وہاں سے آتا ہے، شائع یہاں سے ہوتا ہے اور اب انشاء اللہ وہ قادیان سے بھی شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ یہ کافی علمی رسالہ ہے، اس کو بھی لوگوں کو لینا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دیباچہ قرآن میں ہے۔ جب یہ کتاب ایک جرمن کو دی گئی جو پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہیں تو انہوں نے کہا کہ اتنی زبردست کتاب میری زندگی میں پہلی دفعہ میری نظر سے گزری ہے۔ میں اس کو بہت مزے لے کر پڑھ رہا ہوں اور حیران ہوں کہ میں اب تک اس طرح کی کتاب سے کیونکر محروم رہا۔

پھر ایک انڈیا سے رپورٹ ہے کہ وہاں کے ایک منسٹر کو کتاب دی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس زمانے میں اس طرح کی نادر کتاب لوگوں میں تقسیم کرنا یقیناً بہت بڑی خدمت ہے جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ جو کچھ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اگر یہی ان کا عقیدہ ہے تو یہ ضرور دنیا والوں کو اچھی راہ پر لے آئیں گے۔

جرمنی سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے جرمنی کے بچوں کے مشہور ڈاکٹر کو یہ کتاب "Life of Muhammad" دی تو کہتے ہیں یہ کتاب پڑھنے کے بعد ڈاکٹر صاحب ایک دن کہنے لگے کہ میں نے ان خوبیوں اور اعلیٰ صفات کے لوگ کبھی نہ سنے اور نہ ہی دیکھے تھے۔ کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ کو یہ کس نے بتایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے آپ کا دیا ہوا لٹریچر پڑھنے کے بعد آپ لوگوں کے بارے میں سب معلومات انٹرنیٹ سے بھی اکٹھی کی ہیں۔

اس سال شائع ہونے والی کتب کی تعداد

وکالتِ اشاعت کی رپورٹ کے مطابق 64 ممالک سے موصولہ رپورٹ میں 625 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز شائع ہوئے ہیں جن کی تعداد ستاون لاکھ ستر ہزار ہے۔

نمائشیں۔ بک سٹالز

نمائشوں اور کے ذریعہ سے چار لاکھ چوہتر ہزار تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ سے چوبیس لاکھ سے اوپر لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

بینن سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ قرآنِ کریم کی نمائش کے دوران ایک عیسائی پادری جو اس نمائش کو دیکھنے آئے تھے انہوں نے نمائش دیکھ کر جماعت کی اس کاوش کو بہت سراہا اور فرنچ ترجمہ والا قرآن مجید یہ کہتے ہوئے خریدا کہ یہ بات میرے لئے حیران کن ہے کہ جماعت احمدیہ ہر ایک کو بغیر مذہب و ملّت کے فرق کے قرآن مہیا کر رہی ہے کیونکہ غیر احمدی مسلمان تو عیسائیوں کو قرآنِ کریم کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتے۔ انہوں نے کہا کہ میں عیسائی ہوں اور یہ کہتے ہوئے ذرا بھی عار محسوس نہیں کر رہا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی اصلی تصویر اپنے عملی نمونے سے پیش کر رہی ہے اور کوشش کر کے قرآن کو عام کر رہی ہے تا کہ ہر طبقۂ فکر تک قرآن پہنچے اور وہ اس کو خود پڑھ کر اور سمجھ کر اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ ہوں۔

مورو گورو سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ تنزانیہ کے صنعتی میلے میں جماعتی کتب کی نمائش کی توفیق ملی۔ آٹھ ہزار سے زائد افراد نے ہماری کتب کی نمائش کو وزٹ کیا۔ ایک دن ایک غیر احمدی مولوی ہماری نمائش پر آئے اور ایک کتاب کے بارے میں پوچھا جس میں مختلف موضوعات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خود اپنے الفاظ میں پیش کردہ دلائل کو جمع کر کے سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ کہتے ہیں خاکسار نے مولوی سے پوچھا کہ آپ تو ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہماری کتب بھی خرید رہے ہیں۔ انہوں نے کہا جو بھی ہو، آپ کے دلائل میں بہت جان ہے۔ اس کتاب میں درج دلائل کو استعمال کر کے میں اب تک 19 عیسائیوں کو مسلمان کر چکا ہوں۔

جرمنی کی نمائشوں کے بارے میں تأثرات میں ایک تاثر ہے، لکھتے ہیں کہ ایک جرمن دوست نے کہا ہماری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت قرآن کی جس رنگ میں تفسیر کرتی ہے وہ تعلیم پھیل جائے۔ میں نے یہاں پر بعض ایسی چیزیں پڑھی ہیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔

پھر ایک صاحب اپنے تاثر میں لکھتے ہیں مجھے اب تک مذہبِ اسلام میں کوئی زندگی نظر نہیں آ رہی تھی، لیکن آپ کے اسلامی نظریے کو دیکھتے ہوئے مجھے اب امید کی کرن دکھائی دیتی ہے۔ پھر جرمنی میں ایک اخباری نمائندہ نمائش دیکھنے کے لئے آیا وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ پیغام ساری دنیا اپنا لے تبھی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

قرآنِ کریم کی اور دیگر کتب کی نمائش پر نائیجیریا سے ایک خاتون کہتی ہیں، یہ صاحبہ نائیجیریا کی مسلم خواتین کی لیڈر ہیں انہوں نے نمائش دیکھنے کے بعد پیغام دیا کہ ''احمدیو! آپ کے بارے میں جو آپ کے خلاف ساری دنیا میں لکھا جا رہا ہے، میری نظروں سے گزرتا ہے۔ بڑے ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں کہ آپ کی قدر و منزلت اور اللہ کے جو آپ پر فضل اور رحم کا تعلق ہے اُسے نہیں پہنچانتے۔ ہمارے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی آپ جیسا بنا دے۔'' اللہ کرے ان کو قبولِ احمدیت کی توفیق مل جائے۔

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت کے بارے میں جو رپورٹ ہے اُس کے مطابق مجموعی طور پر ایک ہزار اٹھاسی (1088) اخبارات نے چار ہزار چار سو باسٹھ (4462) جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً سولہ کروڑ پچاسی لاکھ اٹھاسی ہزار سے اوپر ہے۔

شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشن

شعبہ پریس اور پبلیکیشنز کے ذریعہ سے دنیا بھر کے اخبارات اور رسائل سے مرکز میں بھجوائی جانے والی پریس ریلیز چھیاسی اور اخبارات اور اُن کے ایڈیٹرز کے نام بھجوائے جانے والے خطوط چالیس، ریڈیو انٹرویوز اور میڈیا انٹرویوز اسّی۔ اس کے علاوہ مختلف خبریں جو دیتے رہتے ہیں جو بھی پرسیکیوشن وغیرہ احمدیوں کی ہو رہی ہے۔

(باقی آئندہ)

سالانہ نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بینن 2013ء کا انعقاد

رپورٹ: ناصر احمد محمود طاہر۔ مبلغ سلسلہ بینن

بینن میں 27، 28 اور 29 ستمبر 2013ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع کامیابی سے پورتونوو میں منعقد ہوا۔

27 ستمبر 2013ء بروز جمعہ کا آغاز حسب روایت نماز تہجد فجر اور درس سے ہوا۔ صبح 6:30 بجے اجتماع کا پہلا سیشن بھی تلاوت کلام پاک، نظم اور عہد خدام سے شروع ہو گیا جس کے بعد محترم صدر صاحب خدام مکرم لقمان بصیریو صاحب نے افتتاحی تقریب میں بانی خدام الاحمدیہ اور دیگر خلفاء کرام کی ہدایات پر مبنی اجتماع کی غرض و غایت بیان کی۔ جس کے بعد خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ بعد دوپہر نماز جمعہ کی ادائیگی نیز کھانے کے بعد پروگرام کا آغاز پرچم کشائی سے ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر بینن تھے۔ اس کے بعد فٹ بال اور پھر دینی معلومات کا مقابلہ ہوا۔

28 ستمبر 2013ء بروز ہفتہ نماز تہجد فجر اور درس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے اور پھر خدام و اطفال کا مارچ پاسٹ ہوا۔ 625 خدام و اطفال نے پولیس اور سکیورٹی کی نگرانی میں شہر کے اندر سات کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔ اس پروگرام کی شہریوں سے بھی بہت داد ملی۔

آج ہونے والے ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال کے علاوہ دوڑ سو میٹر، ڈاک دوڑ اور رسہ کشی بھی شامل تھے۔ رسہ کشی کا ایک نمائشی میچ معلّمین کا بینن کے مبلغین سے بھی کروایا گیا جسے مبلغین کی ٹیم نے 2:1 سے جیت لیا۔ جیسا کہ ہمارے پیارے امام نے فرمایا تھا کہ اجتماع ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ واقعی جماعت بفضلہٖ تعالیٰ اور خلیفۃ المسیح کی مسلسل توجہ اور تربیت سے اس تربیتی معیار کو پہنچ چکی ہے کہ افریقہ کے احمدی بھائی بھی جب جیتتے ہیں تو وہ ہارنے والی ٹیم کو ہی داد دیتے ہیں اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت دیتے ہیں۔

ان مقابلہ جات کے بعد نماز مغرب و عشاء ہوئیں اور پھر جامعہ لندن سے فارغ التحصیل مربی سلسلہ مکرم اسد مجیب صاحب کی خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات کے عنوان پر تقریر کی۔

اجتماع کا تیسرا اور آخری دن بھی نماز تہجد، فجر اور درس سے شروع ہوا جس کے بعد بعض ورزشی مقابلہ جات کے فائنل ہوئے اور ایک فٹ بال کا نمائشی میچ بھی بینن کی معلمین اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے مابین ہوا۔ جس کے بعد آج کا خاص پروگرام عطیہ خون تھا۔ امسال کُل 28 بیگ خون کے دیئے گئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت، عہد اور نظم سے ہوا۔ آج اختتامی تقریب سے واقعی معلوم ہوتا تھا کہ جماعت احمدیہ بینن کے نوجوان خلافت کی برکت سے بفضلہٖ تعالیٰ دن بدن ترقی میں ہیں۔ خدام اطفال خوبصورت انداز میں تسبیح کے دانوں کی طرح لائنوں میں پروئے ہوئے بڑے سکون اور تحمل سے مکمل خاموش بیٹھے ہیں۔ اگرچہ گرمی کی شدّت تھی اور ہوا بھی بند۔ گھمسان سا موسم تھا۔ بہرحال سب بڑے ہی ڈسپلن میں تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر خدام الاحمدیہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دو ہمسایہ ممالک کے صدران خدام الاحمدیہ اور اجتماع میں شامل اُن کے نمائندگان کو باری باری سٹیج پر مدعو کیا۔ ان کے اظہار خیال کے بعد خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد محترم رانا فاروق احمد صاحب امیر بینن نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔ اور پھر حسب معمول ترانے گاتے، نظمیں پڑھتے اور کلمہ کا ورد کرتے ہوئے اجتماع برخواست ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت احمدیہ بینن کو اپنے ممبران جماعت کی تربیت ہمیشہ خلیفۃ المسیح کے فرمودات کے مطابق کرنے کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت کی رہنمائی کے مطابق یہاں کے خدام و اطفال پروان چڑھیں نیز انتظامیہ کو بھی اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

بقیہ: رپورٹ دورۂ نیوزی لینڈ از صفحہ نمبر 20

ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ تا کہ اللہ اُنہیں اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دے جو وہ کرتے رہے ہیں اور اپنے فضل سے اُنہیں مزید بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو باقاعدہ اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے یہ مسجد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ نیوزی لینڈ کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے۔ چھوٹے بڑے ملا کر کل 400 افراد ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بڑی اچھی اور خوبصورت بنائی ہے۔ اور اس میں جماعت کی موجودہ تعداد سے زیادہ کی گنجائش ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جلد اپنی گنجائش سے باہر نکلنا شروع ہو جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سے کام کرنے والوں نے دن رات بڑی محنت سے کام کیا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ بعض افرادِ جماعت نے بغیر اس بات کی پرواہ کئے کہ دن ہے یا رات، بڑی لگن اور بڑے جذبے سے یہاں خدمت کی ہے۔ اور یوں جیسا کہ ہماری روایت ہے، خود کام کر کے اخراجات کی بچت بھی کی ہے۔ اس پر مسجد، ہال اور دوسری چیزیں ملا کے ساڑھے تین ملین کے قریب خرچ ہوا ہے جس میں سے 3.1 ملین مسجد پر خرچ ہوا اور باقی کچن اور Renovation پر۔ تعداد تھوڑی ہونے کی وجہ سے جماعت فوری طور پر اتنی بڑی رقم جمع نہیں کر سکی یا جو وعدے تھے وہ پورے نہیں ہو سکے۔ اس لئے قرض بھی لینا پڑا۔ لیکن یہ قرض مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت جلد اتار دیں گے۔ کیونکہ جماعت کو یہاں قائم ہوئے اس سال 25 سال ہو گئے ہیں۔ اس لئے جماعت کی شدید خواہش تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً یہ خواہش ہو گی کہ باوجود جماعت کی تعداد کم ہونے کے کم از کم ایک مسجد کا تحفہ ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کی صورت میں یہ تحفہ پیش کیا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ یاد رکھیں کہ جس جذبے کے تحت آپ نے یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے یہ قرض کا تحفہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ جلد سے جلد قرض اتارنے کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ اور اس کی ادائیگی کی کوشش ہونی چاہیے تا کہ آپ اپنی خالص قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے والے بنیں۔ جماعت نے یہ قرض اس توقع اور آپ افرادِ جماعت پر حسنِ ظن کرتے ہوئے لیا ہے کہ احباب اپنی قربانیوں سے اس مسجد کی تعمیر کریں گے چاہے وہ قربانیاں دیر سے ادا ہوں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اس دنیا میں خدا تعالیٰ کا گھر بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا۔ پس کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی جنت کا حصول نہ چاہتا ہو اور اپنے لیے جنت میں گھر نہ چاہتا ہو۔ یقیناً کوئی احمدی بھی کبھی بھی یہ سوچ نہیں سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا نہ بنے۔ وہ جنت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام کے طور پر دیئے گئے گھر کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ جماعت احمدیہ کی یہ خوبصورتی دنیا میں ہر جگہ پائی جاتی ہے کہ وہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی قربانیوں کی جو جاگ اپنے صحابہ میں لگائی تھی تا کہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا جا سکے اور جس کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ

بے انتہا اخلاص اور محبت کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت دنیا میں اس زمانے میں آج سو سال بعد بھی جماعت کے افراد کی یہ حالت ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کون کس ملک سے تعلق رکھتا ہے وفا اور اخلاص میں سب احمدی بڑھے ہوئے ہیں۔ نیوزی لینڈ میں جو اس وقت جماعت کی تعداد ہے اس میں ساٹھ فیصد سے اوپر فجی سے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں اور تقریباً 23 فیصد پاکستانی مہاجر ہیں اور باقی دوسری قومیں ہیں گو یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن متفرق قوموں کے لوگ ہیں مگر اخلاص و وفا میں ہر ایک، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ظاہری اخلاص اور وقتی طور پر چاہے وہ وقت کی قربانی ہو یا مال کی قربانی ہو، ایک حقیقی مومن کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قدم مارنا، اور تقویٰ پر چلنا اور اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھنا یہ ایک حقیقی مومن کی شان ہے، اور شان ہونی چاہئے۔ اور مقصدِ پیدائش کے بارے میں خدا تعالیٰ نے جو ہمیں توجہ دلائی ہے اُسے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم احمدیوں نے وہ حقیقی مومن بننا ہے جو ان خصوصیات کے حامل ہوں۔ یہاں نماز سینٹر تو پہلے بھی تھا لیکن سینٹر اور باقاعدہ مسجد میں ایک ظاہری فرق بھی ہے۔ سینٹر ایک ہال ہے۔ مسجد میں گنبد بھی ہوتا ہے، مینارہ بھی ہوتا ہے اور مسجد کے نام سے ہی اس کا ایک علیحدہ تقدس بڑھتا ہے۔ جب میں نے پہلے دورے میں آپ کو کہا تھا کہ باقاعدہ یہاں مسجد بنائیں تو ایک تو یہ مقصد تھا کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد آپ کو یاد دلاتا رہے کہ ہم نے مال اور وقت کو قربان کرنے کے بعد جو مسجد بنائی ہے اِس کا ہم نے حق بھی ادا کرنا ہے اور دوسرا یہ کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد ارد گرد کے ماحول کے لئے بھی قابلِ توجہ ہوتا ہے اور اس سے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے۔ لوگوں کی اس طرف توجہ پیدا ہو گی اور اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنے کی تلاش میں لوگ یہاں آئیں گے یا ویسے تجسس میں آئیں گے کہ یہ کیسے لوگ ہیں، کیسے مسلمان ہیں؟ ابھی تک میں نے یہی دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور اس تعارف کی وجہ سے پھر اس مسجد کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو یہاں رہنے والے لوگ ہیں وہ اس مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ افرادِ جماعت کو اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ ہم نے یہ حق ادا کرنا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد کا حق کیا ہے؟ سب سے پہلا حق تو یہی ہے کہ تمہاری تجارتیں، تمہارے کاروبار، تمہاری مصروفیات تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دُور کرنے والی نہ ہوں بلکہ یہ تجارتیں نمازوں اور ذکر کی طرف بھی تمہیں توجہ دلانے والی ہوں۔ جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کی آواز آئے کہ اے لوگو! نماز کی طرف آؤ تو کاروبار بھول جاؤ، سب تجارتیں بھول جاؤ اور مسجد کی طرف دوڑو۔ اب یہ بھی اس زمانے میں کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہمارے تو فاصلے بہت ہیں اذان بھی اندر ہوتی ہے آواز تو نہیں آتی۔ تو اس کے لئے پھر کیا کیا جائے؟ تو اس کے لئے تو آپ کو ویسے ہی احساس دلاتے رہنا چاہئے کہ ہم نے مسجد بنائی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں، اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچانیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرے میں نے پہلے بھی کئی دفعہ کہا ہے کہ آجکل ہر ایک موبائل فون جیب میں ڈالے پھرتا ہے تو پھر اس کا بہترین استعمال کریں کہ نمازوں کے اوقات میں اذان کا اذان کی آواز میں ہی الارم بج جائے اور جو قریب ترین ہیں وہ مسجد میں آئیں اور جو دور ہیں وہ اپنی نمازیں ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ اپنے کاموں کی جگہ پر جب آپ نمازوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز ادا کر رہے ہوں گے تو ارد گرد لوگوں کو توجہ پیدا ہو گی کہ تم کون ہو؟ پھر مسجد کی عمارت کا تعارف ایک ذریعہ بن جائے گا۔ آپ اپنے دوستوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دیں گے اور یوں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہو رہا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام غیروں کو پہنچانے کا سلسلہ بھی ساتھ شروع ہو جائے گا۔ اور اس طرح پھر نیکیوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بھی بنائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ انقلاب بھی اپنے صحابہ میں پیدا کیا تھا اور اللہ تعالیٰ ان آیات میں اُن لوگوں کی ہی مثال دے رہا ہے جو آپ کے صحابہ تھے کہ یہ کروڑوں کا کاروبار بھی کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل بھرے رہتے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ رہتی تھی، مالی قربانیوں کی طرف توجہ رہتی تھی اور یہی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے کہ اپنے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط کرو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو! اپنے اموال کے تزکیہ کے لئے، اس کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانیاں دو!

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں اکثر کہتا رہتا ہوں اور جماعت کی تاریخ بھی ہمیں یہی بتاتی ہے، افرادِ جماعت کا رویہ بھی ہمیں یہی بتاتا ہے کہ مالی قربانیوں میں تو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھی ہوئی ہے، بڑھ رہی ہے اور اس طرف توجہ بھی رہتی ہے لیکن نمازوں کے قیام کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی ابھی بہت ضرورت ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ مسجد کو آباد کریں۔ قیامِ نماز اسی وقت حقیقی رنگ میں ہوتا ہے جب باجماعت نمازیں ادا کی جائیں اور مسجد کی تعمیر کی یہی غرض ہے کہ یہاں باجماعت نماز ادا ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس مسجد کے بننے کے ساتھ آپ میں پہلے سے بڑھ کر پاک تبدیلیاں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ تو آپ کی عملی حالت دیکھ کر لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ بھی پیدا ہو گی۔ اس لئے اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تبلیغ کے بارے میں بھی میں ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کو خاص توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ یہاں بھی صرف اپنے روایتی طریقِ تبلیغ پر انحصار نہ کریں اور بیٹھ نہ جائیں کہ بس ہم جو کر رہے ہیں وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ بلکہ تبلیغ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں، نئے نئے طریق تلاش کریں۔ اسلام کا زیادہ سے زیادہ تعارف کروائیں۔ اب موری زبان میں جو قرآنِ کریم کا ترجمہ ہوا ہے، اس نے بھی جماعت کا ایک تعارف کروایا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ تمام انتظامات جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اگر ہم ان کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے استعمال کریں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ پس آج جہاں اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کا عہد کریں وہاں اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے محبت اور پیار اور تعاون کو بھی بڑھائیں اور پھر علاقے کے لوگوں کو بھی حقیقی اسلام کا تعارف کروائیں۔ اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہوئی ہیں اُن کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چہ تعداد تھوڑی ہے لیکن اگر ارادے پختہ ہوں، ہمت جوان ہو تو تھوڑی تعداد بھی بہت کچھ کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اتنی خوبصورت مسجد جو آپ نے بنائی ہے ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا میں بیٹھے احمدی بھی دیکھ رہے ہیں۔ احمدیوں کو بھی کچھ خواہش ہوتی ہے، دلچسپی ہوتی ہے کہ اس کی تفصیل بیان کی جائے، تو مختصراً مسجد کے کوائف بھی بتا دوں۔ یہ تو میں بتا ہی چکا ہوں کہ اس پر خرچ کتنا ہوا۔ تین اعشاریہ ایک ملین ڈالر اور مسجد بیت المقیت اس کا نام ہے جو پہلے ہال کا نام تھا۔ اور یہ جگہ اس لحاظ سے بھی اچھی ہے کہ ریلوے اسٹیشن اور شہر کی دو بڑی موٹر وے اس سے چند منٹ کی دوری پر واقع ہیں۔ اور اس جگہ کا کل رقبہ پونے دو ایکڑ ہے جو 1999ء میں خریدی گئی تھی اور 256 مربع میٹر کا ایک ہال موجود تھا۔ 2002ء میں لجنہ کے لئے 112 مربع میٹر کا الگ ایک ہال بنایا گیا۔ اور یہ دونوں ہال اب تک بطور نماز سینٹر استعمال ہو رہے تھے۔ ہال کے اوپر مشنری کا گھر بھی ہے۔ بہر حال 2006ء میں جب میں نے دورہ کیا تو مسجد کے لئے کہا۔ جولائی 2012ء میں اس کی باقاعدہ تعمیر شروع ہوئی اور اگست 2013ء میں تعمیر مکمل ہوئی۔ دو منزلہ مسجد ہے اور نچلی منزل لجنہ کے لئے ہے۔ مسجد کا ہال 239 مربع میٹر ہے۔ نیچے آڈیو ویڈیو روم ہے، کانفرنس روم ہے، اور اس طرح وضو وغیرہ کے لئے سہولیات ہیں۔ باہر سے اس کا منارہ بھی نظر آتا ہے۔ ایم ٹی اے پر دنیا نے دیکھ لیا ہو گا۔ ساڑھے اٹھارہ میٹر اونچا ہے۔ گنبد کا سائز بھی آٹھ میٹر ہے۔ نمازیوں کی گنجائش دونوں ہالوں میں محتاط اندازہ جو کونسل کا ہے اس کے مطابق چھ سو ہے۔ لیکن بہر حال دونوں ہالوں میں ساڑھے سات سو کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور جو پرانی عمارت ہے اُس میں بھی تین سو نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ گویا میرے اندازے کے مطابق تقریباً ایک ہزار کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ پارکنگ کے لئے ایک سو سات کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ لنگر خانہ بھی اس کے ساتھ بنایا گیا ہے جس پر ساڑھے تین لاکھ نیوزی لینڈ ڈالر خرچ ہوئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسے جماعت کی روایت ہے، افرادِ جماعت نے بڑی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دی ہیں۔ خواتین نے اپنے زیور پیش کئے۔ بچوں نے اپنی جمع کی ہوئی جیب خرچ کی رقم مسجد فنڈ میں دی۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ مہینے کے آخر میں دو مواقع ایسے آئے کہ جماعت کے اکاؤنٹ میں رقم نہیں تھی اور کنٹریکٹر کو payment کرنی تھی تو نیشنل عاملہ اور ذیلی تنظیموں اور دوسرے افراد نے فوری طور پر لاکھ ڈالر یا ان سے بھی اوپر جمع کر کے ادا کر دیئے۔ بعض افراد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک لاکھ ڈالر سے اوپر قربانیاں پیش کیں۔ اس کے علاوہ حسبِ توفیق ہر ایک نے اپنی اپنی بساط کے مطابق قربانیاں دیں۔ غیر معمولی قربانیوں کی توفیق ملی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت چھوٹی سی جماعت ہے اور خرچ بہت زیادہ ہوا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اُن سب کو جنہوں نے یہ قربانیاں دی ہیں اور جنہوں نے وقارِ عمل کئے ہیں اور مالی طور پر قربانیاں نہیں دے سکے اور وقت کی قربانی دی، اُن سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی نسلوں کو بھی

احمدیت سے ہمیشہ جوڑے رکھے اور ایمان اور ایقان میں بڑھاتا چلا جائے۔ نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ مسجد میں آ کر مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے گھروں کو بھی ذکرِ الٰہی سے بھرنے والے ہوں۔ حقوق العباد کے جذبے سے پُر ہوں۔ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی طرف توجہ دینے والے ہوں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ ان دنوں میں آپ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے، اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب میں پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے، پہلے سے بڑھ کر ہمیں اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو اور پھر ان پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ اپنی زندگیوں میں جاری رکھنے والا بنائے۔ اور ہم سب جلسہ پر آنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعائیں کی ہیں اُن سے حصہ لینے والے بھی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ (خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 22 نومبر 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)۔

آج کے اس اہم اور تاریخی خطبہ جمعہ کے لئے نیوزی لینڈ کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت لمبے سفر طے کر کے آک لینڈ پہنچے تھے۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا اور جزائر فجی سے بھی ایک بڑی تعداد ساڑھے تین گھنٹے کا سفر بذریعہ جہاز طے کر کے پہنچی تھی۔ علاوہ ازیں یوکے، جرمنی، کینیڈا اور ہمسایہ جزیرہ ملک Samoa سے بھی احباب آک لینڈ پہنچے۔

نیوزی لینڈ کے نیشنل ٹی وی کی جرنلسٹ کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو

نیوزی لینڈ کے نیشنل TV، TVNZ کی جرنلسٹ اپنی ٹیم کے ساتھ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے مسجد بیت المقیت پہنچی ہوئی تھی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے نچلے ہال کی لابی میں تشریف لے آئے جہاں اس جرنلسٹ نے حضور انور کا انٹرویو لیا۔

مسجد کی تعمیر کے مقصد کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہم احمدی مسلمان ہیں، تمام مسلمان اور دوسرے تمام مذاہب کی اپنی اپنی عبادت گاہیں ہوتی ہیں۔ یہاں احمدیہ مسلم جماعت کی باقاعدہ مسجد نہیں تھی جہاں سب اکٹھے ہو کر ایک خدا کی عبادت کر سکیں۔ تو اس مسجد کی تعمیر کا بڑا مقصد یہ ہے کہ یہاں پانچ وقت اکٹھے ہو کر ایک خدا کی عبادت کی جائے۔

دوسرا یہ کہ ہماری مسجد سب کے لئے کھلی ہے۔ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا یہاں آ کر اپنی عبادت کر سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نجران سے ایک عیسائی وفد مدینہ آیا۔ جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو انہوں نے اجازت چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اپنی عبادت ہماری مسجد میں کر لیں۔ تو ہماری مساجد تمام مذاہب کی عبادت کے لئے کھلی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہاں نیوزی لینڈ میں ضرورت تھی کہ باقاعدہ ایک مسجد ہو۔ جہاں ایک جگہ جمع ہو کر عبادت کر سکیں۔ اگرچہ پہلے ایک ہال اس کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ لیکن باقاعدہ مسجد نہیں تھی۔

❁...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہماری یہ مسجد ہر مذہب کے لئے جو خدا کی عبادت کرنا چاہتا ہے کھلی ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ ہم سب خدا کی مخلوق ہیں۔ ہم کس طرح کسی کو روک سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے یہاں آئے۔

❁...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگرچہ یہاں پر ہماری جماعت کی تعداد چار صد کے قریب ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ ایک دن یہ مسجد نمازیوں سے بھر جائے گی اور ہمیں مزید مساجد کی یہاں ضرورت ہوگی۔

❁...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا اور مساجد ہدایت سے خالی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ آنے والا شخص آچکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان بانی جماعت احمدیہ ہیں جو مسیحؑ اور مہدیؑ کے ٹائٹل کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ ہم تمام دنیا میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا رہے ہیں اور لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ کے ماننے والوں کی تعداد نصف ملین کے قریب تھی اور اب تو ہر سال نصف ملین سے زیادہ لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ نیوزی لینڈ میں بھی ہر سال دو سے چار بیعتیں ہو جاتی ہیں لیکن اب انشاءاللہ العزیز اس میں اضافہ ہوگا۔

❁...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی کیا خصوصیت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم قرآن کریم کا ہر زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں **اس وقت تک دنیا کی 72 زبانوں میں ترجمہ کر چکے ہیں۔** ان 72 میں سے ایک زبان ماؤری بھی ہے۔ غانا میں بھی قبائل ہیں۔ ہم نے ان کی زبانوں میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا تھا قُلْ يَـا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف: 159) تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ساری دنیا کے نبی ہیں تو پھر یہ ضروری ہے کہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب، آپ کا پیغام دنیا کے ہر شخص تک پہنچے اور ہر شخص کو اسی وقت اس پیغام کی سمجھ آسکتی ہے جبکہ وہ اس کی اپنی زبان میں ہو۔ اس لئے ہم قرآن کریم دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر رہے ہیں تاکہ جو لوگ عربی زبان نہیں جانتے ان تک ان کی اپنی زبان میں ترجمہ پہنچے۔

❁...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں آپ کے خلاف پرسی کیوشن کیوں ہو رہی ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مسیح و مہدیؑ کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ پیشگوئی کے مطابق آنے والا حضرت مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان کی صورت میں آچکا ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا اور وہ منتظر ہیں کہ وہ آنے والا آسمان سے نازل ہوگا۔ پس یہ بنیادی فرق ہے اور اس وجہ سے ہی ہمارے خلاف پرسی کیوشن ہو رہی ہے۔ پاکستان میں تو پرسی کیوشن سب سے زیادہ ہے اور ہم ملکی قانون کے مطابق اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ان سب باتوں اور ان سب پابندیوں کے باوجود ہم بڑھ رہے ہیں۔ ہر سال لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

اس پرسی کیوشن نے ہمارے خلاف ہونے والے ان مظالم نے ہمیں مزید دنیا میں نمایاں کر دیا ہے۔ بہت سے احمدی یہاں پر ہیں جنہوں نے اسائلم لی ہوئی ہے۔ بعض دوسرے ممالک میں بھی احمدیوں نے پرسی کیوشن کی وجہ سے اسائلم لی ہے اور اب لوگ اور حکومتیں جانتی ہیں کہ ہمارے خلاف پرسیکیوشن ہو رہی ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا پرسی کیوشن احمدیت کو مضبوط بنا رہی ہے اور احمدیت زیادہ متعارف ہو رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ پرسی کیوشن صرف ایک وجہ ہے۔ دوسرے ہم تبلیغ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا رہے ہیں، دنیا کی مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع کر کے پھیلا رہے ہیں۔ قرآن کریم کی حقیقی اور اصلی تعلیم پھیلا رہے ہیں۔ ان سب باتوں کی وجہ سے ہم ترقی کر رہے ہیں اور مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

جہاد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ماننے والوں نے 13 سال مکہ میں مظالم سہے ہیں۔ پھر جب آپؐ نے مدینہ ہجرت کی تو دشمن نے وہاں پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ جہاد کی اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے''۔ (سورۃ الحج آیت 41)

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کہتا ہے کہ تمام مذاہب کا دفاع کرو۔ ہم وہ مسلمان ہیں جو صرف اپنے مذہب کی حفاظت نہیں کرتے بلکہ ہم تمام مذاہب کا دفاع کرتے ہیں۔ ہمارا پیغام ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ سچے مسلمان ہیں تو پھر آپ کو کسی دوسرے کے خلاف کوئی تعصب نہیں ہونا چاہئے۔

یہ انٹرویو دو بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے روانہ ہو کر چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت المقیت'' تشریف آوری ہوئی۔ اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

❁...... **معتمد صاحب** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجالس کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری پانچ مجالس ہیں اور خدام کی تعداد 94 ہے۔

مجالس سے رپورٹ لینے کے حوالے سے جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ چند مجالس ہیں۔ ان سے رپورٹ لینا کیا مشکل ہے۔ اس لئے اپنی تمام مجالس سے باقاعدہ ماہانہ رپورٹ لیا کریں اور پھر صدر مجلس اور مہتممین اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹ کا جائزہ لے کر اپنا تبصرہ کیا کریں جو باقاعدہ ان مجالس کو بھجوایا جائے اس سے کام میں بہتری ہوتی ہے اور مجالس Active رہتی ہیں۔

❁...... **مہتمم خدمت خلق** کے کام کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ لوگوں کو چیریٹی کے کام کرنے چاہئیں، بلڈ ڈونیشن کا پروگرام بھی آرگنائز کرنا چاہئے۔ اسی طرح نئے سال کے شروع میں مقامی حکومتی انتظامیہ سے مل کر اور اجازت لے کر ایک علاقہ مخصوص کر کے شہر کی سڑکوں اور گلیوں وغیرہ کی صفائی کرنی چاہئے۔ جب یہ لوگ نیا سال مناتے ہیں تو آتش بازی اور دوسری کھانے پینے کی چیزوں سے سڑکوں پر اور پارکوں میں بہت زیادہ گند پڑ جاتا ہے۔ آپ اجتماعی وقار عمل کر کے ان علاقوں کی صفائی کریں۔ اس سے جماعت کا بڑا اچھا پیغام پہنچے گا اور تعارف بھی ہوگا اور اسلام کے بارہ میں جو غلط تاثرات ہیں وہ دور ہوں گے۔ بعض یورپین ممالک میں تو اس وقار عمل کی میڈیا میں بڑی وسیع کوریج ہوتی ہے اور ان کے سرکردہ حکام برملا جماعت کی اس خدمت کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ بھی نیوزی لینڈ میں اس کو آرگنائز کریں۔

❁...... **مہتمم تعلیم** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ہیں جو آپ کی کلاسز میں شامل ہوتے ہیں۔ کوشش یہی ہونی چاہئے کہ تمام خدام آپ کے پروگراموں میں شامل ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب مطالعہ کے نصاب میں رکھیں اور اگر کتاب بڑی ہے تو اس کا کچھ حصہ رکھیں اور پھر اس کا باقاعدہ امتحان لیں۔ سال میں اس کے دو تین حصے کر لیں اور پھر ہر حصہ کا علیحدہ علیحدہ امتحان لے لیں۔ امتحان میں آپ کی مجالس عاملہ کے تمام ممبران شامل ہوں اور باقی سب خدام بھی شامل ہوں۔

❁...... **مہتمم تربیت** نے بتایا کہ جب خدام کی تعلیمی کلاس ختم ہوتی ہے تو اس کے معاً بعد تربیتی کلاس شروع ہو جاتی ہے اور یہ مہینہ کے آخر پر ہوتی ہے اور اب تک ایسی سات کلاسز ہو چکی ہیں۔ ہم ان کلاسز میں ایک ایک موضوع لے کر اس پر ڈسکشن کرتے ہیں۔

حضور انور نے مواضیع دریافت فرمائے تو اس پر موصوف نے بتایا کہ ہمارے موضوع اس طرح کے ہیں۔ مثلاً جماعت کے پروگراموں کی اہمیت، نمازوں میں باقاعدگی، رمضان المبارک، شادی بیاہ کے مسائل، جلسہ سالانہ ہمارے فرائض، ذمہ داریاں وغیرہ۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ موضوع بھی رکھیں کہ ہم احمدی کیوں ہیں؟

❁...... **مہتمم مال** سے حضور انور نے سالانہ بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے عرض کیا کہ کمانے والے خدام کی تعداد 31 ہے۔ ہم ہر خادم کو فارم بھجواتے ہیں اس پر اس کا بجٹ بنتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل کے ساتھ یہاں کی روزانہ کی انکم، فی گھنٹہ انکم اور کم سے کم ہفتہ وار اور ماہانہ آمد کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کے بجٹ بڑھانے میں ابھی بہت گنجائش ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اپنے خدام کو چندہ کی اہمیت بتائیں۔ ان پر بہت زیادہ زور نہ ڈالیں لیکن ان کو ایک دفعہ یہ یاد کروا دیں کہ یہ چندہ کی اہمیت ہے اور جو آپ نے دینا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دینا ہے۔

❁...... **مہتمم عمومی** کو حضور انور نے فرمایا: آجکل تو آپ ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔

❁...... **مہتمم وقار عمل** کو حضور انور نے فرمایا مسجد کی تعمیر میں کافی وقار عمل ہوا ہے۔ اب اسی طرح اس کی صفائی اور

مسجد کے احاطہ میں پھول وغیرہ لگانے کا کام بھی وقارِعمل سے ہوتا رہنا چاہئے۔

❁...... **مہتمم تحریک جدید** سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا خدام کے لئے چندہ تحریک جدید کا کوئی ٹارگٹ رکھا ہے۔ جماعت نے آپ کو کوئی ٹارگٹ دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ اپنا بھی ٹارگٹ رکھیں۔ اس طرح جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید کی مدد کر رہے ہوں گے اور مجموعی طور پر آپ کی جماعت کے چندہ کا معیار بھی بہتر ہوگا۔

❁...... **مہتمم اطفال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اطفال کا ایک سلیبس ہے۔ وہ ہم اطفال کو پڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے جو 18 اطفال ہیں۔ ان سب کو یہ سلیبس پڑھائیں اور پھر ہر ایک کو امتحان میں شامل کریں۔

❁...... **مہتمم تبلیغ** سے حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے کتنی بیعتیں کروائی ہیں۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ خدام کی تنظیم کے تحت تو کوئی بیعت نہیں ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا: چار پانچ بیعتیں آپ کو ایک سال میں کروانی چاہئیں۔ بلکہ اس سے زیادہ کروائیں اور پروگرام بنا کر کام کریں۔

لیف لیٹس کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا آپ نے دس ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا ہے۔ یہ کم ہے۔ اپنا ٹارگٹ بڑھائیں۔ اب تو یہ لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہونا چاہئے۔

موصوف نے بتایا کہ ہم مارکیٹ میں ہفتہ وار سٹال بھی لگاتے ہیں، اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے نئے پروگرام بھی بنائیں۔ نئے راستے نکالیں۔ باہر نکلیں اور تبلیغ کے لئے مختلف نئے ذرائع استعمال کریں۔ صرف پرانے طریقوں پر ہی نہ رہیں۔

❁...... **مہتمم اشاعت** سے حضور انور نے خدام کے رسالہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر مہتمم اشاعت نے بتایا کہ ہم اپنا رسالہ Al-Akseer شائع کرتے ہیں۔

❁...... **مہتمم تربیت نومبائعین** کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے بیعتیں تو کروائی نہیں تو آپ نے تربیت کیا کرنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے قیام کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ عاملہ کے تمام ممبران کو پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر بعض نمازیں باجماعت نہ بھی ہوں تو تب بھی کوئی نماز نہیں رہنی چاہئے۔ اگر آپ عہدیداران نہیں پڑھیں گے تو پھر دوسروں سے کیا توقع کریں گے۔ اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت باقاعدہ روزانہ کرنے کی عادت ڈالیں۔ نماز کی ادائیگی بہت زیادہ ضروری اور لازمی ہے اپنی نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں۔

وصیت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اپنی عاملہ کے ممبران کو توجہ دلائیں اور یاددہانی کروائیں کہ **ہر ممبر وصیت کے نظام میں شامل ہو لیکن اس کے لئے آپ نے فورس (Force) نہیں کرنا۔** اگر کوئی کہتا ہے کہ میں اس لئے وصیت نہیں کرتا کہ میں شرائط وصیت کو پورا نہیں کرسکتا تو اس سے پوچھیں کیا جو دس شرائط بیعت ہیں وہ تم پوری کر رہے ہو۔ اس طرح تو پھر پورا نہ کرنے کے نتیجہ میں احمدی بھی نہیں رہتا۔ بہرحال ان شرائط پر عمل پیرا ہونے کی ایک کوشش ہوتی ہے اور وہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ جو خدام الاحمدیہ کے عہدیدار ہیں سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُم بن کر کام کریں۔ محبت، پیار اور دوستانہ رویہ دوسرے خدام سے رکھیں تو اس سے بہت بہتر رنگ میں کام ہوگا اور زیادہ سے زیادہ خدام آپ کے پروگراموں میں شامل ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''۔ آپ اس کے بیج بنائیں اور ہر خادم یہ بیج اپنے سینہ پر لگائے۔ جب آپ اس کو پڑھیں گے اور آپ کا یہ بیج ہر وقت آپ کو یاد دلاتا رہے گا اور آپ کو اپنی اصلاح کا بھی موقع ملے گا۔ آپ کے ذہن میں رہے گا کہ آپ کا کردار کیا ہونا چاہئے۔ آپ کو دوسروں کے لئے ایک نمونہ بننا چاہئے۔

خدام کے نصاب میں مطالعہ کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب رکھنے کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا ایک حصہ رکھ لیں۔ پھر اس کا امتحان لیں۔ اس طرح سال میں اس کے مختلف حصوں کے امتحان لے کر اسے دو سال میں مکمل کرلیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی خادم لازمی چندہ شرح سے کم دینا چاہتے ہیں تو اس کا طریق یہ ہے کہ باقاعدہ لکھ کر اجازت لے۔ ہر ایک کو اجازت مل جاتی ہے۔ لیکن وصیت کا چندہ کسی طرح سے بھی کم نہیں ہوسکتا۔ پورا شرح کے مطابق ادا کرنا پڑے گا۔ اگر شرح کے مطابق کوئی ادائیگی نہیں کرسکتا تو پھر وہ اپنی وصیت کینسل کروالے۔

حضور انور نے فرمایا جو اپنی ذیلی تنظیم کا چندہ شرح کے مطابق باقاعدہ ادا نہیں کرتے تو وہ نہ ذیلی تنظیم کے عہدیدار بن سکتے ہیں اور نہ ہی جماعتی عہدیدار بن سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ خدمت خلق کے لئے، چیریٹیز کے لئے جو بھی کام کریں اس کو پروجیکشن دیں اس سے اسلام کا نام اچھے رنگ میں ظاہر ہوگا اور لوگوں کے سامنے یہ بات آئے گی کہ مسلمان صرف دہشت گردہی نہیں ہیں بلکہ ان میں ایسے احمدی مسلمان نوجوان بھی ہیں جو غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ خدمت خلق اور رفاہ عامہ کے کام کرتے ہیں۔ ملک کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کی یہ میٹنگ سات بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

قائد عمومی سے مجالس کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا۔ قائد عمومی کو مجالس کے سمجھنے میں مشکل پیش آئی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ اپنا انصار اللہ کا کانسٹیٹیوشن پڑھیں تاکہ آپ کو علم ہو کہ مجالس کیا ہوتی ہیں اور مجالس سے کیا مراد ہے۔ حضور انور نے فرمایا: **مجلس انصار اللہ عاملہ کے تمام ممبران کو اپنا کانسٹیٹیوشن پڑھنا چاہئے۔** ہر ایک کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کے شعبہ کے کیا کیا کام ہیں۔ پھر اس کے مطابق ہر قائد اپنا پرگرام اور لائحہ عمل بنائے۔

قائد تعلیم نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہم نے اپنے سلیبس میں، انصار کے مطالعہ اور امتحان کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''نشان آسمانی'' مقرر کی ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیا مجلس عاملہ انصار اللہ کے تمام ممبران نے پڑھ لی ہے اور کیا دوسرے سب انصار نے پڑھ لی ہے۔ آپ کے تو کُل 72 انصار ہیں۔ باقاعدہ جائزہ لیا کریں اور Follow Up کیا کریں کہ کس کس نے مطالعہ کرلیا ہے۔ جس نے نہیں کیا اس کو توجہ دلائیں۔

قائد مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجلس انصار اللہ کے ممبران میں سے کمانے والے انصار کی تعداد 27 ہے۔ جو نہیں کماتے ان میں سے بھی بعض حسب توفیق ادا کر دیتے ہیں اور بعض ادا نہیں کرتے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا بس توجہ دلا دیا کریں۔

قائد تربیت نومبائعین نے بتایا کہ اس وقت ایک نومبائع ناصر زیر تربیت ہے۔ قائد تربیت نے نومبائع کی مدّت کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنا عرصہ ایک شخص نومبائع رہتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: تین سال تک رہتا ہے اس کے بعد اسے جماعت کے نظام کا باقاعدہ حصہ بننا چاہئے پھر وہ نومبائع نہیں رہے گا۔

قائد ایثار کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ باقاعدہ پروگرام بنا کر انصار ہسپتال کا وزٹ کیا کریں اور Old People's Home بھی جایا کریں مریضوں اور بوڑھے لوگوں سے ملیں۔ ان کا حال پوچھیں اور رابطہ اور تعلق پیدا کریں جاتے ہوئے کوئی پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں اس طرح دوستی بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ بات جماعت کے تعارف اور پیغام پہنچانے کا موجب بنے گی۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پہلے اپنا کانسٹیٹیوشن پڑھیں۔ 72 لوگوں کو قرآن کریم پڑھنا آنا چاہئے۔ اس کا جائزہ لیں اور پھر جن کو قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا اُن کو قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔ دوسرے یہ کہ ایسا پروگرام بنائیں کہ انصار وقف عارضی کریں۔ **جن انصار کو قرآن کریم پڑھنا آتا ہے وہ وقف عارضی کے دوران اور ویسے بھی بچوں اور نوجوانوں کی کلاسز لیں** اور ان کو قرآن کریم پڑھائیں۔ اس طرح ان کے ذمہ یہ کام بھی لگائیں کہ وہ مختلف مقامات میں جا کر لٹریچر تقسیم کریں اور تبلیغ کریں اور رابطے کریں اور اپنے تعلقات بنائیں۔

قائد تبلیغ نے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں ہماری بیعتیں دس بارہ کے قریب ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کا اچھا پروگرام بنائیں۔ **اپنے پرانے ٹیکسالی طرز کے پروگراموں کو چھوڑیں اور تبلیغ کے لئے نئے راستے تلاش کریں۔** جو چھوٹے ٹاؤن ہیں اور دیہات ہیں وہاں جائیں، رابطے کریں، تعلقات بنائیں، پمفلٹس تقسیم کریں۔ اس طرح سکیم بنا کر کام کریں۔

قائد وقف جدید کو حضور انور نے فرمایا کہ انصار بھی چندہ وقف جدید کے لئے اپنا ٹارگٹ رکھیں اور پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

آڈیٹر کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ حسابات دیکھیں اور اکاؤنٹس چیک کیا کریں۔

قائد اشاعت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کوئی رسالہ نکالتے ہیں جس پر موصوف نے بتایا کہ ہم رسالہ ''انصار الدین'' شائع کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا سب انصار کو دیا کریں تاکہ وہ اسے پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی بتائیں کہ کتنے ہیں جو MTA دیکھتے ہیں۔ کتنے ہیں جو میرے خطبات اور خطابات سنتے ہیں۔ معین کر کے Facts & Figures کے ساتھ جواب دیں۔ ہر انصار کو MTA دیکھنا چاہئے اور خطبات سننے چاہئیں۔ اس کا باقاعدہ جائزہ لیں اور جو کمزور ہیں ان کو توجہ دلائیں۔

قائد تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 72 میں سے 63 ممبران نے تحریک جدید کا چندہ دیا ہے۔ ہمارا چندہ کا ٹارگٹ 4300 ڈالرز تھا۔ اس میں سے 98 فیصد ہم نے وصول کرلیا ہے اور باقی بھی جلد وصول کرلیں گے۔

حضور انور نے نائب صدر انصار صف دوم کو فرمایا کو انصار کا سپیشل پروگرام ہونا چاہئے۔ سائیکلنگ ہو، میراتھن واک ہو، دوسری روزمرہ کی سیر ہو۔

حضور انور نے فرمایا **قائد صحت جسمانی** بھی واک آرگنائز کرسکتے ہیں اور نائب صدر صف دوم اس میں مدد کرسکتا ہے۔ چیریٹی واک ہوتی ہے اس میں انصار حصہ لے سکتے ہیں۔

مجلس عاملہ انصار اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر سیکرٹری سے اس کے شعبہ اور کام کی بابت دریافت فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تربیت نے اپنے کام کی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہم لجنہ اماء اللہ یوکے کی طرف سے تیار کردہ تربیتی نصاب کے مطابق کام کر رہے ہیں اور ہر ماہ تربیتی سیمینار منعقد کرتے ہیں جن میں مختلف موضوعات زیر بحث آتے ہیں جیسے نماز، فیملی لائف وغیرہ۔ سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ وہ لجنہ کی ہر ممبر کے لئے اس نصاب کی کاپیاں تیار کروا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ کی ممبرات کو نماز کے قیام کے بارہ میں اور قرآن کریم کے متعلق تعلیم دیں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھیں اور پھر ترجمہ بھی سیکھیں اور اس طرح باقاعدہ پروگرام بنا کر کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ MTA دیکھنے اور حضور انور کے خطبات اور خطابات سننے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔

سیکرٹری تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ اس وقت لجنہ کی ممبرات کی کل تعداد 141 ہے۔ جبکہ ناصرات کی تعداد 42 ہے۔

سیکرٹری تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اب تک سات بیعتیں شادی کی صورت میں حاصل ہوئی ہیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اگر خدانخواستہ شادی کامیاب نہ بھی ہو تو ان نومبائعات کی تربیت ایسے رنگ میں کریں کہ وہ احمدیت پر قائم رہیں۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ ہر سال لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ انٹرفیتھ کانفرنس بھی منعقد کرتی ہے۔ اس پر حضور انور

نے ہدایت فرمائی کہ جو مہمان مقررین آئیں وہ متعلقہ موضوع پر اپنے اپنے مذہب اور کلچر کے حوالہ سے بات کریں اور کسی دوسروں کے مذہب کے بارہ میں بات نہیں کرنی چاہئے۔

سیکرٹری اشاعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کے رسالہ ''النصرت'' کے تازہ شمارہ اور لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کی طرف سے شائع کردہ رومن سکرپٹ میں جماعتی نظموں کی کتاب کی دو دو کاپیاں پیش کیں جن پر حضور انور نے اپنے دستخط فرمائے۔

حضور انور نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی کہ **ینگ لجنہ نام کی کوئی اصطلاح نہیں ہے۔ آپ 25,15 سال کے درمیان کی لجنہ ممبرات کو گروپ A کا نام دے سکتے ہیں۔**

سیکرٹری ناصرات نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 42 میں سے 22 ناصرات آک لینڈ میں رہتی ہیں۔ باقاعدگی سے ناصرات کی کلاسز ہوتی ہیں جن میں نیشنل تعلیم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تیار کردہ Modules کی مدد سے پڑھایا جاتا ہے۔ ان Modules میں نماز اور قرآن کریم پر زور دیا گیا ہے اور ناصرات نماز اور روزمرہ کی دعائیں سیکھتی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے پروگراموں میں اور اپنی ڈسکشن میں یہ موضوع بھی رکھیں کہ ہم احمدی کیوں ہیں۔ ہمارا مطمح نظر کیا ہونا چاہئے۔ ایک احمدی لڑکی کا اٹھنا بیٹھنا کیسا ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا اسی طرح ناصرات کو عیسائیت اور ختم نبوت کے مسئلہ کے متعلق بھی بتائیں۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ لجنہ کا سالانہ بجٹ کیا ہے۔ جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ سالانہ بجٹ 7200 ڈالر ہے۔ کمانے والی ممبرات کی تعداد 63 ہے۔ جن میں سے بعض کل وقتی اور بعض جز وقتی کام کرتی ہیں۔

سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ممبرات نے اپنے چندہ میں اضافہ کیا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ میں مقابلہ کی روح کو اجاگر کریں۔ اس طرح ان کے چندہ میں بھی اضافہ ہوگا۔ اسی طرح ناصرات کو بھی چندوں میں شامل کریں۔

سیکرٹری نومبائعات نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا سات نومبائعات سے رابطہ ہے اور انہیں جماعت کے اجلاسات اور دیگر پروگراموں کے بارہ میں بتایا جاتا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان سے مستقل رابطہ رہنا چاہئے اور انہیں باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے لجنہ نیوزی لینڈ کو فرمایا کہ آپ نے آئندہ سال کم از کم چار بیعتیں کروانی ہیں۔ اس کے لئے کوشش کریں۔

سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تعلیمی نصاب برائے سال 2012-13ء کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ایک حصہ کو چار ماہ میں مکمل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عیسائیت اور احمدیہ عقائد کے بارے میں بھی گفتگو ہونی چاہئے اور لجنہ ممبرات کے ان مواضیع سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے جانے چاہئیں۔ حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ تمام لجنہ ممبرات کم از کم اپنے نصاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت المقیت'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

02/نومبر بروز ہفتہ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ''مسجد بیت المقیت'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور دنیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے حوالہ سے خصوصی تقریب

آج ''مسجد بیت المقیت'' کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے احاطہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں 107 مہمان شامل ہوئے۔

ان شامل ہونے والے مہمانوں میں:

Hon.Judith Collins منسٹر آف Ethnic Affairs، Hon. Louise Wall ممبر پارلیمنٹ، Hon. Kulwant Sing Bakshi ممبر پارلیمنٹ، Mr.Dame Susan Devoy چیف ریس ریلشنز کمشنر، Mr.David Rutherford چیف ہیومن رائٹس کمشنر، Mr. Ataur Rahman بنگلہ دیش ہائی کمشنر، Dr. Hon. Richard Worth آنریری کونسل Monaco، Mr. Ruth Cleaver چیئرمین آک لینڈ انٹرفیتھ، Mr. Rohan Jaduram۔ Race Relation Advisor، Mr. Jordan Samuela۔ NZ First in Asenati Place of، Mr. Rev Nick Frater۔ Baptist Minister، Mr. Rev Bruce Keeley۔ All Saints Church، Venkat Raman۔ Indian Newslink، Jeet Sauchdev۔ چیئرمین بھارتیہ سماج اور مختلف حکومتی اداروں کے افراد، ہیومن رائٹس کے نمائندے، ماؤری قبائل کے افراد، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

گیارہ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اعجاز احمد خان صاحب نے کی بعد ازاں اس کا Maori اور انگریزی زبان میں ترجمہ، ماؤری احمدی نوجوان ابو بکر Mathew Howell نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم محمد اقبال صاحب نیشنل صدر جماعت نیوزی لینڈ نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم شکیل احمد منیر صاحب نے ماؤری (Maori) زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا تعارف پیش کیا۔

مکرم شکیل احمد منیر صاحب کو ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی سعادت عطا ہوئی ہے۔ آپ 1988ء میں جب آسٹریلیا میں بحیثیت امیر جماعت آسٹریلیا خدمات بجا لا رہے تھے تو آپ نے ماؤری زبان سیکھنی شروع کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اعلیٰ معیار کی زبان سیکھی کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ اور یہ مکمل ترجمہ امسال شائع ہوا ہے۔

بعض معزز مہمانوں کے ایڈریسز

بعد ازاں آنے والے مہمانوں میں سے بعض نے ایڈریسز پیش کئے۔

❁...... **سب سے پہلے آنریبل Judith Collins منسٹر فار Ethnic Affairs نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** آج میں عزّت مآب مرزا مسرور احمد صاحب کو اپنے خوبصورت ملک میں آمد پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ مسجد کی تعمیر اور قرآن کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ یقیناً آپ کی جماعت کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ میں اس کامیابی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آپ کی امن اور ایک دوسرے کے احترام کی روایات بہت نمایاں ہیں بالخصوص جب آپ نیوزی لینڈ کے معاشرہ کا فعال حصّہ بنتے ہیں اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ مسجد کی تعمیر اور قرآن کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ آپ کے لئے باعث فخر ہے۔ میں ایک خلیفۃ المسیح کا استقبال کرتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہتی ہوں۔

❁...... **اس کے بعد David Rutherford چیف ہیومن رائٹس کمیشن نے اپنے ایڈریس میں کہا:** مَیں عزّت مآب خلیفۃ المسیح کو نیوزی لینڈ آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ اور آج اِس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ ماؤری (Maori) زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ نیوزی لینڈ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔ یہ ترجمہ آپ کے اس اعلان اور اس خواہش کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ سب لوگ باہم مل جل کر امن سے رہیں۔ امن کے قیام اور امن کے فروغ کے لئے کوئی کلمہ اس کلمہ سے بہتر نہیں ہوسکتا جو آپ کی جماعت پڑھتی ہے یعنی ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں''۔ "Love For All Hatred For None"۔

❁...... بعد ازاں **Reverend Bruce Keeley جو Anglican Priest ہیں نے اپنے ایڈریس میں کہا:** مَیں عیسائی کمیونٹی کی طرف سے قرآن کریم کے ماؤری ترجمہ کی اشاعت اور مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ یقیناً ایک تاریخی موقعہ ہے۔ ہم سب کو لازماً امن کے فروغ کی کوشش کرنی چاہیے جیسا کہ جماعت احمدیہ اس اہم فریضہ کو ادا کر رہی ہے۔

❁...... اس کے بعد **کونسلیٹ آف Monaco ڈاکٹر رچرڈ Worth نے اپنے ایڈریس میں کہا** کہ یہ میرے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے کہ میں آج اس جگہ موجود ہوں جو آپ کی جماعت کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہم سب کو اس مسجد اور اس کمیونٹی کا ساتھ دینا چاہیے جو یہاں اس ملک میں امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ہم آپ کی تائید کرتے ہیں۔

اس کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے اس تقریب سے خطاب فرمایا:

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا نیوزی لینڈ میں مسجد بیت المقیت کی افتتاحی تقریب سے خطاب

تمام معزز مہمانانِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج احمدیہ مسلم جماعت نیوزی لینڈ کے لئے بہت خوشی کا دن ہے کیونکہ یہ اپنی پہلی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ قبل اس کے کہ میں مساجد کے مقاصد اور مسلمانوں کے لئے ان کی اہمیت کے بارے میں کچھ بتاؤں، میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تمام مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کروں کہ جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی۔

مذہبی فرق کے باوجود آپ کا یہاں مسجد کے افتتاح پر تشریف لانا آپ کی روشن خیالی اور کھلے ذہنوں کی عکاسی کرتا ہے۔ یقیناً یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ آپ نیوزی لینڈ کو ایسا ملک بنانا چاہتے ہیں جہاں تمام مذاہب مل جل کر رہ سکیں اور ترقی کر سکیں اور آپ چاہتے ہیں کہ قطع نظر اس کے کہ کسی شخص کا مذہب کیا ہے، اُسے ملک کے شہری ہونے کے ناطے برابر کے حقوق دیے جائیں۔ یہ ایک ازلی ابدی حقیقت ہے کہ مذہب کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور کسی کے دل کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کسی مخصوص مذہب پر ایمان لائے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین کے معاملات میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے۔ مزید یہ کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ انکا کام صرف اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس کے بعد ہر ایک اس پیغام کو قبول کرنے یا رد کرنے میں آزاد تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ ہجرتِ مدینہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سربراہِ حکومت منتخب ہو گئے۔ اس حیثیت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے معاہدہ کیا جس کے مطابق انہیں مدینہ میں رہتے ہوئے اپنی شریعت کے مطابق فیصلے کروانے کی اجازت تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آزادیِ مذہب کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصمم ارادہ کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں۔ اپنے آبائی وطن مکّہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم 13 سال تک مسلسل بہیمانہ مظالم کا سامنا کرتے رہے، میں فاتحانہ انداز میں واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حقیقی طور پر مثالی تھا۔ جو کفار یہ مظالم کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف ان سب کو معاف فرما دیا بلکہ فتح کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اب تمام لوگ اسلامی سلطنت کے تحت رہیں گے لیکن کسی بھی شخص کو مسلمان بنانے کے لئے کسی بھی طور مجبور نہ کیا جائے گا۔ درحقیقت مکہ کے بعض غیر مسلم سرداروں نے کہا تھا کہ اگر مکہ میں رہنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اسلام قبول کرنا پڑیگا تو وہ شہر چھوڑ دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً یہ اعلان فرمایا کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہیں اور ان پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا اور نہ ہی انہیں کسی طور مجبور کیا جائے گا۔ لہٰذا دینی معاملات میں قطعاً کوئی جبر نہ تھا، یقیناً بعض قوانین سلطنت کے انتظامی امور چلانے کے لئے بنائے گئے تھے لیکن تمام لوگ ان قوانین کے یکساں طور پر پابند تھے۔

اور اسی وجہ سے میں آج نیوزی لینڈ کے لوگوں، حکومت اور ان تمام افراد کا جو آج یہاں موجود ہیں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا، اس مسجد

کو تعمیر کرنے کی اجازت دی اور ہماری خوشی میں شامل ہوئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
شکریہ کے یہ جذبات یقیناً دل کی آواز ہیں اور میرے لئے یہ شکریہ ادا کرنا اور بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے کیونکہ میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکرگزار نہیں ہوسکتا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ مسجد خدا کا گھر ہے۔ یہ اکھٹے باجماعت ہوکر اس کی عبادت کرنے کی جگہ ہے۔ اور جب ہم اس مقصد کے تحت اس مسجد میں جمع ہوں گے تو ہم صرف خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کریں گے کہ اس نے ہمیں اس مسجد کی تعمیر کرنے کی توفیق دی بلکہ ہمارے دلوں میں اس علاقے کے لوگوں کی بھی بہت خوب قدر ہوگی۔ یہ لوگ ہمارے شکریہ کے لائق ہیں کیونکہ انہوں نے اس دور میں مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جب کہ بعض انتہا پسند اسلامی گروہوں کے اعمال نے دنیا کے اکثر حصہ میں مسلمانوں کا خوف پیدا کر دیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسلام کا خوف اس لئے پیدا ہوا ہے کہ بعض غیر مسلموں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے شناسائی نہیں ہے اور اس لئے ان کے خیالات انتہا پسند مسلمان گروہوں کے قابلِ نفرت اعمال کی غیر معمولی تشہیر سے متاثر ہیں۔ اور شاید اسی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی علاقہ میں مسجد بنے گی تو وہ فتنہ اور بدامنی کا مرکز ثابت ہوگی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بڑے واضح انداز میں بتاتا ہوں کہ مسجد کا یہ نظریہ کلیۃً غلط ہے۔ مسجد عربی زبان کا لفظ ہے جسے انگریزی میں Mosque کہتے ہیں۔ مسجد کا لغوی مطلب ہے کہ ایسی جگہ جہاں لوگ سجدہ کرتے ہیں، یعنی وہ خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ خدا کے سامنے سجدہ ریز ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس خدا کی عبادت کی جائے اور اس کے تمام احکامات پر عمل کیا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بانی جماعت احمدیہ جنہیں ہم مسیحِ موعود اور امام مہدی (ہدایت یافتہ) مانتے ہیں، کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس دور میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا گیا۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی اُن اصل اور سچی تعلیمات کو آشکار کرنے کے لئے تشریف لائے جو کہ وقت گزرنے کے باعث خراب اور آلودہ ہو چکی تھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے واضح رنگ میں فرمایا کہ ان کے آنے کا مقصد اُس دوری کو ختم کرنا ہے جو انسان اور خدا کے تعلق میں حائل ہو چکی ہے۔ آپ بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا راستہ دکھانے آئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے بھیجے جانے کا ایک اور مقصد تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہے۔ آپ کو تمام مذاہب کے ماننے والوں کے مابین مفاہمت پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حقیقی پیار اور محبت کی روح قائم کرتے ہوئے مل جل کر رہ سکیں۔ ہماری جماعت کے بانی نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے بھیجے جانے کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا ہے۔ مختصر یہ کہ آپ نے فرمایا کہ آپ ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے آئے ہیں جہاں تمام لوگ ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرتے ہوں۔ تو یہ وہ مقاصد ہیں جس کے لئے احمدیہ مسلم جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ مساجد تعمیر کرتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
احمدی یہ خواہش اور یقین رکھتے ہیں کہ مسجد میں آکر عبادت کرنے سے وہ خدا کا قرب حاصل کریں گے اور ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو خدا کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ یقیناً بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم ترین احکامات میں سے ایک ہے۔ اور اس حوالہ سے اب میں قرآنِ کریم کی تعلیمات سے چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

اسلام کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد تمہارے والدین ہیں جنہوں نے تمہیں سب سے زیادہ سہارا دیا اور تمہاری پرورش کی، اسلئے تمہیں لازم ہے کہ ان سے انتہائی پیار اور محبت کا سلوک کرو۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو یہ ان کے بچوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کا خیال رکھیں اور ان کی ضروریات پوری کریں۔ اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ اگر تمہارے والدین بوڑھے ہیں اور کمزوری یا بیماری کے باعث وہ تم سے سختی سے بولیں تو تمہیں زیب نہیں ہے کہ تم ان کی کسی بھی طور سرزنش کرو۔ تمہیں ان سے ادنیٰ سی خفگی کا بھی اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید قرآنِ کریم نے مسلمانوں کی توجہ انسانیت کے حقوق ادا کرنے کی طرف دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ جو بھوکے اور پیاسے ہیں انہیں کھانا پینا مہیا کیا جائے۔ پھر قرآنِ کریم مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یتیموں اور معاشرے کے نادار افراد کا خیال کریں اور انکی مدد کریں۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت ایسے علاقوں میں جہاں قدرتی آفات آتی ہیں معاونت اور امدادی کارروائیوں میں حصہ لینے کے لئے اپنے رضاکار بھیجتی ہے۔ یقیناً بعض غریب ممالک میں خدمتِ انسانیت کے ہمارے مستقل انتظامات ہیں لیکن ہماری کوششیں صرف ترقی پذیر ممالک تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ان میں ترقی یافتہ ممالک بھی شامل ہیں۔ چنانچہ امریکہ میں بھی غریب اور پسماندہ علاقوں میں رہنے والوں کو ہم خوراک اور پینے کا پانی مہیا کرتے ہیں۔ ہم کسی بیک گراؤنڈ یا مذہبی امتیاز سے بالا ہو کر یتیموں کی پرورش کرتے ہیں۔ ہم افریقہ کے غریب اور پسماندہ طبقات کی مدد کرنے کے لئے ایسی بہت سی خدمات بجالا رہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید قرآنِ کریم بتاتا ہے کہ غریب افراد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو سوال کرتے ہیں اور مدد کی درخواست کرتے ہیں، جبکہ دوسری قسم وہ غریب لوگ ہیں جو اپنی تکلیف کے باوجود خاموش رہتے ہیں۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ ان دونوں قسموں کے غریب افراد کی مدد ہونی چاہئے اور ان کے جائز حقوق ادا ہونے چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے متعدد غریب ممالک میں ایسے افراد جنہیں سہولتیں میسر نہیں، اُن کی معاونت کرنے اور انہیں تعلیمی اور طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے منصوبہ جات شروع کئے ہیں۔ ان منصوبہ جات کے ذریعے ہر ضرورتمند کو اس کے بیک گراؤنڈ اور مذہب سے بالا ہو کر مدد فراہم کی جاتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یتیم کو دھتکارتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا اور ان لوگوں کی مدد نہیں کرتا جو غربت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، ان کی عبادت کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ (سورۃ ماعون آیت 3 تا 5)

پھر قرآنِ کریم غلامی کی ہر سطح پر مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ غلاموں کو آزاد کرانا چاہئے اور ان کو قید سے آزاد کرانا ایک اعلیٰ نیکی ہے۔ (سورۃ بلد آیت 12 تا 14)

چنانچہ یہ اعتراض کہ اسلام غلامی کی تعلیم دیتا ہے سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ غلامی کا مکمل خاتمہ ہونا چاہئے۔ ماضی میں غلامی کی خوفناک رسم کافی رائج تھی اور یہ اسلام کا ہی اثر تھا کہ اس رسم کا تدریجی خاتمہ ہوا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کے دور میں بھی غلامی کا رواج ہے لیکن اس کی شکل اور نوعیت تبدیل ہوگئی ہے۔ اسلام نے اس جدید طرز کی غلامی سے آزاد ہونے کا بھی طریق سکھایا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے آج بھی ایسے افراد اور قومیں ہیں جو کہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ افراد اور کمزور ممالک کو معاشی طور پر غلام بنایا جا رہا ہے، شدید ضرورتمند قوموں کو غیر منصفانہ شرائط کے ساتھ قرضے لینے پر مجبور کیا جاتا ہے جس کے باعث وہ مایوسی کے چنگل میں جکڑے جاتے ہیں۔ ان غیر منصفانہ شرائط میں ایسی شرائط شامل ہوتی ہیں کہ کسی کمزور ملک کو مجبور کیا جائے کہ وہ کسی مخصوص پالیسی کو اپنائے گا تو قرض دیا جائے گا یا ان ممالک سے مجبوراً ایسے سیاسی فیصلے کرائے جاتے ہیں جو ان کے طویل المدت مفاد میں نہیں ہوتے۔ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معاشی طور پر زیرِ نگیں ممالک کی مدد کرنے کے لئے انہیں معاشی امداد، معاونت اور تکنیکی مہارت فراہم کی جاتی ہے، لیکن اکثر اوقات یہ انہیں مزید جکڑنے کا ذریعہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ تمام وہ طریق ہیں جن کے ذریعہ امیر ممالک غریب اور کمزور ممالک پر دباؤ ڈال سکیں اور انہیں دنیاوی معاملات میں اپنی تابعداری کروانے پر مجبور کر سکیں۔ معاشی امداد، معاونت اور تکنیکی مہارت صرف اس صورت فراہم کی جاتی ہے جب مدد حاصل کرنے والا ملک بیان کردہ شرائط اور مطالبات پورے کرنے کی حامی بھرے۔ اور اس طرح مدد کرنے والے ملک کی نسبت محروم ملک اپنی ہی دولت سے کم فائدہ حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسلام اس قسم کی پابندی اور غلامی کو مسترد کرتا ہے اور اس کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ خدا کا حقیقی عبادت گزار، جو اس کے حقوق ادا کرتا ہو، اسے لازماً ہمیشہ لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔

ایک طرف جہاں کوئی مسلمان عبادت کی غرض سے مسجد آتا ہے، وہاں اس غرض سے بھی مسجد میں داخل ہونا چاہئے کہ وہ ایسے طریق سوچے اور اختیار کرے کہ کس طور پر وہ بنی نوع انسان سے اپنی محبت اور شفقت کا اظہار کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت متعدد فلاحی کام کرتی ہے، جن میں چیریٹی واکس walks بھی شامل ہیں، اور بہت سے بیرونی فلاحی اداروں کی بھی مدد کرتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہماری مسجدوں میں باقاعدگی سے چندہ جات کی تحریک کی جاتی ہے جن میں احمدیوں کو کہا جاتا ہے کہ یتیموں اور شدید ضرورتمند افراد کی مدد کے لئے مالی قربانی کی جائے۔ اگر مسجد خدمتِ انسانیت کا یہ مقصد پورا کر رہی ہے تو تبھی وہ اپنی حقیقی غرض و غایت پوری کر رہی ہوگی۔ تاہم اگر وہ اس مقصد میں ناکام ہو جاتی ہے تو قرآنِ کریم ایسی مسجد کو ہدایت سے خالی قرار دیتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ایک ایسی مسجد کا بھی ذکر ہے جو فتنہ و فساد کا باعث بنی تھی۔ اس کو تعمیر کرنے والے اور اس میں داخل ہونے والے ایسے لوگ تھے جو دنیا میں فساد اور تصادم کا باعث تھے اور اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس مسجد کو منہدم کر دیا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے آپ سب کو مختصراً مسجد کا مقصد اور اس کی اہمیت بتائی ہے۔ احمدیہ جماعت کی 125 سالہ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ جہاں کہیں بھی دنیا میں ہماری مساجد بنی ہیں، وہ صرف اچھائی اور نیک مقاصد کے لئے استعمال ہوئی ہیں۔ کبھی بھی ہماری مساجد سے فتنہ و فساد پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ایسی آواز بلند ہوئی ہے جس میں ملک سے بے وفائی جھلکتی ہو۔ ایک سچے مسلمان کے لئے جو مسجد میں خدا کی عبادت کے لئے آتا ہے، یہ ناممکن ہے کہ کبھی بھی اپنے ملک سے بے وفائی کا ثبوت دے کیونکہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے ملک سے محبت ایمان کا لازمی حصہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح یہ مسجد جو کہ یہاں بسنے والے احمدیوں کی، جو تعداد

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

میں بہت کم ہیں، بڑی مالی قربانیوں سے بنی ہے، یہ بہت سے مقاصد کے لئے تعمیر کی گئی ہے۔ یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ احمدی اکھٹے ہو کر خدا کی عبادت کر سکیں۔ یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ وہ یہاں اکھٹے ہو کر لوگوں کے حقوق ادا کرنے اور انسانیت کی خدمت کے پروگرام ترتیب دے سکیں۔ اور یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ وہ یہاں اکٹھے ہو کر خدا کے حضور دعا کریں کہ وہ اپنی قوم سے محبت اور وفا کے معیار میں مزید بڑھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے بعد میں اب دنیا کی موجودہ حالت پر بھی کچھ کہنا چاہوں گا۔ آج عالمی جنگ کے چھڑ جانے کا بہت خطرہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک اور حکومتیں اپنے عوام کے حقوق ادا نہیں کر رہیں اور مقابل پر عوام بھی اپنے لیڈروں اور حکومتوں کے حق ادا نہیں کر رہے۔ نہ ہی اہم طاقتیں عالمی سطح پر انصاف پر مبنی فیصلے لے رہی ہیں اور نہ ہی چھوٹے ممالک اپنی ذمہ داریاں سمجھ رہے ہیں۔ لہٰذا ہر سطح کے ہر دھارے پر، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے حقوق تلف کئے جا رہے ہیں اور یہ دنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں آپ اپنے سیاستدانوں اور حکمرانوں کو فوری امن قائم کرنے کی طرف توجہ دلائیں تاکہ دنیا ایک عظیم تباہی سے بچ جائے۔ میری دعا ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچان لے اور اس کے غضب اور سزا کا موجب ہونے کی بجائے اس کی رحمت اور پیار حاصل کرنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے وقت نکالا اور ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ اللہ آپ سب پر فضل کرے۔

....

حضور انور کا یہ خطاب سوا بارہ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آکر حضور انور سے ملتے رہے، شرف مصافحہ حاصل کرتے، حضور انور ان سے گفتگو فرماتے اور مہمان درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنواتے۔

ماؤری قبیلہ کے جو مہمان آئے تھے اُن سبھی نے اپنے قبیلہ کی روایت کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناک سے اپنا ناک ملایا۔

بعد ازاں ماؤری بادشاہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے داخلی حصّہ میں تشریف لے گئے جہاں ماؤری بادشاہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی

اور اپنی روایت کے مطابق ناک سے ناک لگا کر حضور انور سے ملے اور تصویر بنوائی۔ اخبارات کے جرنلسٹ اس موقع پر موجود تھے جنہوں نے موقع پر تصاویر بنائیں۔ اور اگلے روز اخبار "Sunday Star Times" نے اپنے فرنٹ پیج پر بڑے سائز میں یہ تصویر شائع کی۔

اخبار "Sunday Star Times" کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں اخبار "Sunday Star Times" کے جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔

❁...... **جرنلسٹ نے ماؤری زبان میں قرآن کریم کے شائع ہونے والے ترجمہ کے بارہ میں سوال کیا کہ اس ترجمہ کا کیا مقصد ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہمارا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا میں قرآن کریم کا پیغام دیں۔ قرآن کریم کا متن عربی زبان میں ہے اور لوگ عربی زبان نہیں جانتے۔ اس لئے ہم دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع کر چکے ہیں۔ قبل ازیں دنیا کی سو سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کی منتخبہ آیات کے تراجم شائع کئے گئے تھے جن میں ماؤری ترجمہ بھی شامل تھا۔ اب ہم نے پورے قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا ہے۔

ہم نے افریقہ کی بھی بعض لوکل زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں۔ یہ ہمارا ایک روٹین کا پروسیجر ہے۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** ماؤری لوگوں میں سے ایک دو نے اسلام قبول کیا ہے۔ میں انہیں جانتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم شریعت کی آخری کتاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ ہم جو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور جو پیغام دیتے ہیں وہ قرآن کریم کے مطابق ہوتا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہم صحیح راستہ پر ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا اور الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ یہ ایک اندھیرا زمانہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک مصلح کو مبعوث فرمائے گا۔ ایک ریفارمر آئے گا اور اس کا ٹائٹل مسیح اور مہدی کا ہوگا اور وہ امت مسلمہ میں سے ہوگا اور قرآن کریم کی تعلیم کو، اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو آگے بڑھائے گا۔ اسلام کی اصلی تعلیم پیش کرے گا۔

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ آنے والا مسیح اور مہدی ان تمام نشانات کے ساتھ آیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کے متعلق بیان فرمائے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنے والے مسیحؑ اور مہدیؑ کی صداقت کے لئے جو نشانات بیان فرمائے تھے ان میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا اُس کی معین تاریخوں میں گہنایا جانا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جب آپؑ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی تو آپؑ کے دعویٰ کے بعد 1894ء میں دنیا کے مشرقی حصّہ میں رمضان میں سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا اور پھر اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصّہ میں رمضان میں ہی سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا۔ یہ آپؑ کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے ایک خدائی نشان تھا۔

آپؑ نے فرمایا میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کو پہچانے اور اپنے خدا کی طرف لوٹے اور ایک انسان دوسرے انسانوں کے حقوق ادا کرے۔ پس ہم اس تعلیم کو اس پیغام کو آگے پہنچا رہے ہیں۔

❁...... **جہاد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** آنحضرت صلی اللہ وعلیہ وسلم اور آپ کے متبعین نے 13 سال مکّہ میں مظالم سہے ہیں۔ پھر جب آپؐ نے مدینہ ہجرت کی تو دشمن نے وہاں پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ جہاد کی اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معبد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے''۔

(سورۃ الحج آیت 41)

حضور انور نے فرمایا: ہم صرف اسلام کا دفاع نہیں کر رہے بلکہ راہب خانوں گرجوں اور معابد کا بھی دفاع کر رہے ہیں۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** ہم نیوزی لینڈ میں چند سو افراد ہیں۔ ہمیں عبادت کے لئے جگہ کی ضرورت تھی تاکہ نمازیں ادا کرسکیں۔ چنانچہ اس مسجد کو احمدیوں کے لئے تعمیر کیا گیا ہے تاکہ وہ آئیں اور نمازیں ادا کرسکیں اور یہ پلان بنائیں، منصوبہ بنائیں کہ کس طرح انسانیت کی خدمت کرنی ہے، اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیمات کو پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا پہلے ایک ہال تھا جہاں نمازیں پڑھتے تھے۔ اب باقاعدہ مسجد بن گئی ہے۔ ہال کے باوجود مسجد کی ضرورت تھی۔ جو باقاعدہ مسجد کی عمارت ہے وہ بعض ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مسجد ایک دن چھوٹی پڑ جائے گی اور یہ ممکن ہے کہ ہمیں نیوزی لینڈ میں مزید مساجد تعمیر کرنی پڑیں۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** ہمارا پیغام یہ ہے کہ "Love For All Hatred For None" کوئی بھی اس پیغام کو ردّ نہیں کرسکتا۔

یہ انٹرویو ایک بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر113)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ظالم بد بخت کا نام نہ لے، بَس مظلوموں کی باتیں کر
حاکم کا ذکر نہ چھیڑ، آزردہ محکوموں کی باتیں کر
وہ جن سے لِلّٰہ بَیر ہوئے، جو اپنے وطن میں غیر ہوئے
ان تختۂ مَشقِ سِتَم مجبوروں محروموں کی باتیں کر
جیلوں میں رضائے باری کے جو گہنے پہنے بیٹھے ہیں
اُن راہِ خدا کے اَسیر وں کی، اُن معصوموں کی باتیں کر
وہ جن کی جبینوں کے اَنوار سے روشن ہیں زندانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

(’کلامِ طاہر‘ شائع کردہ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ صفحہ 36)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ نومبر 2013ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے واقعات میں سے چند کا خلاصہ پیش ہے۔

مسجد احمدیہ کا بے جا انہدام

حمید آباد ضلع بہاولپور؛ ستمبر 2013: حمید آباد ضلع بہاولپور میں قائم پرانی احمدیہ مسجد پر کافی زیادہ مرمت کا کام ہونے والا تھا۔ نیز پاکستان میں احمدیوں کے خلاف اٹھنے والی تحریکات کے پیشِ نظر یہاں کے لوکل صدر جماعت نے فیصلہ کیا کہ وہ کسی بھی قسم کی بدنظمی سے بچنے کے لئے اپنی ذاتی زمین پر از سرِ نَو ایک مسجد کی تعمیر کریں گے۔

جب مسجد کی تعمیر شروع ہوگئی اور دیواریں اٹھائی گئیں توحسبِ معمول مجلسِ تحفظ ختمِ نبوّت سے تعلق رکھنے والے شر پسندوں نے جماعتِ اسلامی کے لوگوں کے ساتھ مل کر فتنہ پیدا کرنے کے لئے لوکل پولیس اسٹیشن میں احمدیوں کی نئی مسجد کی تعمیر کے خلاف درخواست دائر کر دی۔ اس درخواست کی روشنی میں پولیس نے ’فوری‘ کارروائی کی۔ مؤرخہ 6ر ستمبر کو سیکیورٹی اور انٹیلی جنٹس کے اداروں سے تعلق رکھنے والے کارندوں پر مشتمل ایک ٹیم نے زیرِ تعمیر احمدیہ مسجد کا دورہ کیا جس کے بعد احمدیوں کو اس مسجد کی تعمیر جاری رکھنے سے حکمًا منع کر دیا گیا۔ اگلے ہی روز متعلقہ تھانے کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر نے بھی مذکورہ بالا جگہ کا دورہ کیا اور ملّاں کے مطالبوں کو پورا کرنے اور اس مسجد کو گرانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ احمدیوں نے افسرانِ بالا سے رابطہ کرتے ہوئے اس ناجائز کارروائی کو رکوانا چاہا مگر ان کی کچھ پیش نہ گئی۔

نتیجۃً علاقے کے ایس ایچ او، ڈی ایس پی اور لوکل انتظامیہ کے مال سے تعلق رکھنے والے افسران اپنی ٹیم کے ساتھ مؤرخہ 24 ستمبر کو موقع پر پہنچے اور زیرِ تعمیر مسجد کے محراب اور دروازوں کو منہدم کر ڈالا۔ درحقیقت اس کارروائی کی قانونی طور پر کوئی بھی حیثیت نہ تھی کیونکہ پاکستانی قانون احمدیوں کو مسجد کے محراب اور منارے بنانے کی ممانعت ہرگز نہیں کرتا۔

مؤرخہ 10ر نومبر کو دوبارہ پولیس کی نفری اس علاقے میں پہنچی لیکن اس دفعہ ان کا نشانہ احمدیوں کی پرانی مسجد تھی جو عرصہ دراز سے وہاں موجود تھی۔ انہوں نے اس مسجد میں موجود محراب کو بھی منہدم کر ڈالا۔ مخالفین نے جن کے مطالبات ’ھَلْ مِنْ مَّزِیْد‘ کی طرح بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں احمدیوں کے خلاف امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے تحت مقدمہ قائم کرنے کی درخواست دائر کر دی۔ احمدی احباب بعض مقامی باا ثر شخصیات سے رابطہ کر کے ملّاں کی اس جھوٹی درخواست پر کارروائی رکوانے میں کامیاب ہوئے۔

آزاد کشمیر میں احمدیوں کی مخالفت

میر پور، آزاد کشمیر: آزاد کشمیر کے شہر میر پور کے علاقے نیوسٹی میں ایک احمدیہ مسجد تعمیر کی جا رہی تھی۔ اس پر ابتدائی کام مکمل ہو چکا تھا، اور اب جبکہ یہ تعمیر اپنے آخری مراحل میں تھی ملّاں نے ڈپٹی کمشنر کو اس کے خلاف شکایت کر دی۔ اس پر علاقے کے ایس ایچ او نے احمدیوں کے ذمہ دار افراد کو مولویوں کے تحفظات کی بابت آگاہ کرتے ہوئے انہیں بلا بھیجا۔ احمدیوں کے اپنا مطمحِ نظر بیان کرنے پر ایس ایچ او بظاہر مطمئن نظر آیا۔ ایک احمدی وفد نے ڈی سی سے بھی رابطہ کیا۔ اس ڈپٹی کمشنر نے ایس ڈی ایم (سب ڈویژنل مجسٹریٹ) سے اس معاملے کی رپورٹ دو دن میں پیش کرنے کا فرمان جاری کیا۔ ڈی سی سے دوبارہ ملاقات پر احمدیوں کے وفد کو یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ کسی بھی لحاظ سے تعاون کرنے پر تیار نہیں۔ چنانچہ انہوں نے مسجد کی تعمیر میں حائل متوقع مشکلات سے بچنے کے لئے افسرانِ بالا تک رسائی کی۔ ان کی درخواست پر آزاد جموں اور کشمیر کی حکومت کے ایک سینیئر اہلکار نے موقع کا دورہ کیا اور احمدیوں کو ’تجویز‘ دی کہ وہ اس مسجد کا محراب تعمیر نہ کریں نیز یہ کہ فی الحال اس مسجد کے ساتھ ملحقہ مزید کسی کمرے وغیرہ کی تعمیر سے گریز کریں۔ اگرچہ پاکستان کا قانون احمدیوں کو مسجد میں محراب تعمیر کرنے سے قطعًا منع نہیں کرتا لیکن پھر بھی احمدیوں کے پاس اس ’تجویز‘ کے ماننے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا چنانچہ اس پر عمل کرنا پڑا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ حال ہی میں وزیرِ اعظم پاکستان نے لاہور میں جاری ہونے والے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ’پاکستان کی بقاء کے لئے دہشت گردی، شدت پسندی اور فرقہ واریت سے جان چھڑانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں بچا۔‘ (روزنامہ ’مشرق‘ 24 نومبر 2013ء)

لوکل باڈی گورنمنٹ الیکشن اور احمدی

لاہور: احمدیوں کو لوکل باڈی الیکشن میں بھی انہیں دشواریوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو انہیں قومی وصوبائی اسمبلیوں کے الیکشن میں درپیش ہیں۔ پاکستان میں الیکشن کا نظام خاص طور پر اس طرح سے وضع کیا گیا ہے کہ احمدی نہ تو اس میں بطور امیدوار کھڑے ہو سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کئی دہائیوں سے احمدی اپنی اکثریت والے شہر ’ربوہ‘ میں بھی لوکل انتظامیہ کے الیکشن میں بھی شامل نہیں ہو پاتے۔ احمدیوں کی جانب سے ذمہ دار افراد نے کئی حکومتوں اور الیکشن کمیشنز کو اس بارے میں اپنے تحفظات سے آگاہ کیا لیکن کسی نے بھی ان روکوں کو دور کرنے کی طرف توجہ نہیں دی۔

احمدیوں کے حقِ رائے دہی میں سہولت پیدا کرنے کی بجائے انہیں مزید مشکلات سے دوچار کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں پنجاب کی وزارتِ قانون کے سیکریٹریٹ کے حوالے سے اسی قسم کی ایک بات منظرِ عام پر آئی۔ مذکورہ وزارت سے یہ بیان جاری گیا کہ انتظامیہ ابھی تک صوبہ پنجاب میں اس لئے لوکل الیکشن نہیں کروا سکی کیونکہ ان کے پاس ’مناسب‘ فارمز دستیاب نہیں ہیں۔ پریس رپورٹ کے مطابق موجودہ فارمز میں ’ختمِ نبوّت‘ سے تعلق رکھنے والا مخصوص بیان حلفی موجود نہیں۔ مولانا فضل الرحمان (جمعیت علمائے اسلام) نے وزیرِ اعلیٰ کو فون پر اس ’حساس‘ غلطی کی اطلاع دی تھی جبکہ جماعتِ اسلامی نے بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوتے ہوئے بیان داغ ڈالا کہ ایسے فارمز پر انتخاب کروانا پاکستان کو ایک سیکولر سٹیٹ بنانے کی سازش ہے۔ چنانچہ حکومتِ پنجاب نے فوری طور پر تمام ریٹرننگ آفیسرز کو ایک عدد ’فوری‘ نوعیت کا آرڈر بھیجا جس کے مطابق تمام حقِ رائے دہندگان سے ’ختمِ نبوّت‘ کے حلف پر دستخط لینے کی تاکید کی گئی۔

اس خط سے ہمیں سال 2003ء میں حکومتِ پنجاب کی طرف سے جاری کیا جانے والا ایک اور خط یاد آ جاتا ہے جو انہوں نے احمدیوں کے زیرِ انتظام چلنے والے تین سکولوں کے بارے میں ایک ملّاں فقیر محمد کی دھمکی سے پریشان ہو کر فیصل آباد کی ضلعی انتظامیہ کو بطور 'Top Priority-Registered' لکھا تھا۔ اس خط کا عنوان 'Letter received by Maulvi Faqir Muhammad' تھا۔

بعض ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مجلس تحفظ ختمِ نبوّت پنجاب کے صدر مُلّاں خادم حسین رضوی نے حال ہی میں رانا ثناء اللہ سے فون پر بات کی اور اسے احمدیت کی مخالفت پر مزید ’کچھ‘ کرنے کا کہا۔ رانا ثناء اللہ نے اسے یقین دہانی کروائی کہ محرّم گزر جانے کے بعد کچھ نہ کچھ ضرور کیا جائے گا۔

کچھ حالات کراچی کے

اورنگی ٹاؤن، کراچی؛ مؤرخہ 4ر نومبر 2013ء: اورنگی ٹاؤن میں واقع ’بجلی نگر روڈ‘ پر کالعدم تحریک سپاہ صحابہ پاکستان نے ایک جلسے کا انعقاد کیا جو شام ساڑھے سات بجے شروع ہو کر رات گئے تک چلتا رہا۔ یاد رہے کہ پاکستان میں اس تنظیم پر بَین لگایا جا چکا ہے لیکن یہ لوگ کھلے عام اپنی کارروائیوں میں مصروف ہیں اور کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں۔ اس جلسہ میں اس تحریک کے مقامی راہنماؤں کے علاوہ مولوی اورنگزیب فاروقی نے بھی تقریر کی۔ اس جلسے کا واضح مقصد احمدیوں کے خلاف معصوم شہریوں کے جذبات کو ابھارنا تھا۔

مثال کے طور پر ایک مقرر کے الفاظ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں: ’ختمِ نبوّت سے تعلق رکھنے والے قوانین کو کبھی مَت بھولنا... اس ملک میں اسلام کے نفاذ کے بغیر کوئی چارہ نہیں... اٹھو! اور حضرت عمرؓ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے کافروں کو اس ملک سے ختم کر دو... ہم حکومتِ وقت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تمام قادیانیوں کو ملک بدر کر دے؛ بصورتِ دیگر ہمیں خود یہ کام کرنا پڑے گا... توہینِ رسالت کے مرتکب مجرموں کو سزائے موت دینے کا قانون پاس کیا جائے، ورنہ ہمارے جوان یہ بیڑہ اٹھا لیں گے... مَر جائیں گے، مار دیں گے!... ہم اپنے قدم پیچھے نہ ہٹائیں گے اور یہ جدوجہد چلتی چلی جائے گی... جو لوگ ہمارے مقاصد پر زَد لانا چاہتے ہیں وہ آئیں اور کراچی میں آ کر دیکھیں کہ کیسے ہم صحابہ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں... پاکستان ہمارا ہے اور ہمارا رہے گا۔‘

اس جلسہ میں انگیخت کرنے والا نفرت انگیز منظوم کلام بھی پڑھا گیا۔ جلسہ گاہ کے قریب ہی واقع ایک سٹریٹ پر کالعدم تحریکِ سپاہ صحابہ کے زیرِ تربیت شدّت پسندوں نے ہوائی فائرنگ کے جوہر دکھائے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ تمام واقعات تھانہ مومن آباد سے کچھ ہی فاصلے پر ہو رہے تھے۔ لیکن پولیس ایسی تقریب کے خلاف جس میں کھلے عام فرقہ واریت اور شدّت پسندی کے جذبات کو ہوا دی جا رہی تھی کوئی ایکشن کرتی نظر نہ آئی۔ لازمی بات ہے کہ ایسی کارروائیاں دہشت گردی کی رو میں مزید تیزی پر منتج ہوتی ہیں۔

احمدیوں کے لیے قابلِ فکر بات یہ ہے کہ یہ جلسہ احمدیہ مسجد کے بالکل قریب منعقد کیا گیا تھا۔ اور ماضی قریب میں ہی علاقے کے متعدد احمدیوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقے سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوان کسی ٹریننگ وغیرہ میں شمولیت اختیار کر کے واپس لوٹے ہیں۔ اسی لئے گزشتہ کچھ عرصے سے احمدیوں کی مخالفت میں واضح تیزی دیکھنے میں آئی ہے۔

مؤرخہ 8ر نومبر کو اس علاقے کے ایک احمدی مکرم عرفان الحسن اطہر صاحب دوپہر کے ایک بجے کے قریب گھر جا رہے تھے کہ دو موٹر سائیکل سواروں نے انہیں قابو میں کر لیا۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھے نقاب پوش شخص نے انہیں گردن سے دبوچ کر ’کیانی فیملی‘ کے بارے میں معلومات لینا چاہیں۔ ماضی قریب میں یکے بعد دیگرے ’کیانی‘ خاندان کے تین افراد کو شہید کیا جا چکا ہے۔ اطہر صاحب اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے دفاع کی کوشش میں تھے کہ اس کشمکش سے سرِ راہ چلنے والے لوگ متوجہ ہونے لگے۔ اس پر دونوں غنڈے راہِ فرار اختیار کر گئے۔

انتظامیہ جو شہر بھر میں کرائے کے قاتلوں کی تلاش میں ایک بہت بڑا آپریشن کر رہی ہے اگر اس علاقے کو اپنے آپریشن میں شامل کر لے تو امید ہے کہ یہاں سے بھی خاصی تعداد میں مجرم ان کے قابو میں آئیں گے!

لاہور سے ملنے والی اطلاعات

فیصل ٹاؤن؛ نومبر 2013ء: ’کالعدم جماعت الدعوۃ‘ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ایک احمدی عبدالستار صاحب کے خلاف سرگرمِ عمل ہیں۔ ان میں سے ایک ’جماعت الدعوۃ‘ کے سربراہ حافظ سعید کا بھتیجا ہے۔ انہوں نے عبدالستار صاحب کے بارے میں قریب ہی واقع ایک پرچون کی دکان ’طفیل جنرل سٹور‘ سے کچھ معلومات حاصل کیں۔ مزید برآں ان لوگوں نے ستار صاحب کے دفتر کے باہر نفرت انگیز سٹکرز چسپاں کیے، لوگوں میں ان کے خلاف لٹریچر تقسیم کیا اور ان کے دفتر میں گھسنے کی کوشش کی۔ ستار صاحب کے بروقت اندر سے دروازہ بند کر لینے پر وہ لوگ گالم گلوچ سے کام لیتے ہوئے وہاں سے چلتے بنے۔

ایک دن جبکہ ستار صاحب مقامی نماز سنٹر میں نماز کی ادائیگی کے لئے جا رہے تھے انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی آدمی بدستور ان کا پیچھا کر رہا ہے۔ اس پر انہوں نے احتیاطی پہلو اختیار کرتے ہوئے نماز پر جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور گھر واپس آ گئے۔

جماعتِ احمدیہ کی انتظامیہ کی جانب سے اس علاقہ کے احمدیوں کو اس سے پہلے ہی محتاط رہنے کی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت صہیب بن سنان رومیؓ

حضرت صہیب بن سنان رومیؓ کے بارہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کا ایک مضمون روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 12 جون 2010ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت صہیب کے والد سنان بن مالک اور والدہ سلمٰی بنت قعید کا تعلق عرب کے ایک قبیلے سے تھا اور آپ کے والد یا چچا ابلہ شہر پر کسریٰ شاہ ایران کی طرف سے حاکم تھے۔ ان کی رہائش موصل کے قریب دریائے فرات کے کنارے ایک بستی ثنیّ نامی میں تھی۔ اس زمانے میں رومیوں اور ایرانیوں میں جنگ جاری تھی۔ رومیوں کے ایک ایسے ہی حملے کے دوران کمسن صہیب بھی گرفتار ہوکر رومی علاقے میں لے جائے گئے اور وہاں ایک عرصہ تک رہے۔ اس دوران رومی زبان بھی سیکھی جس کی وجہ سے عربی میں لکنت ہوتی تھی۔ بعد میں قبیلہ بنوکلب نے انہیں خرید کر مکّہ میں بیچ دیا اور عبداللہ بن جدعان التیمی نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

گھر سے گمشدگی کے بعد آپ کی بہن امیہ اور چچا لبید نے عرب کے میلوں میں اور حج وغیرہ کے مواقع پر آپ کو بہت تلاش کروایا مگر صہیب کہیں نہ ملے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق صہیب خود سن شعور کے بعد رومیوں کی قید سے فرار ہوکر مکّہ آئے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے۔

بعض روایات کے مطابق آپ کا اصل نام عمیرہ تھا لیکن رومیوں نے صہیب رکھ دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی کنیت ابویحیٰ تجویز فرمائی تھی۔ آپ کا رنگ سرخ تھا۔ میانہ قد، سر کے بال گھنے تھے مہندی لگاتے تھے۔

عبداللہ بن جدعان کے پاس قیام کے دوران آپ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی خبر ہوئی۔ چنانچہ آپؓ دار اَرقم میں پہنچے اور اسلام قبول کرلیا۔ حضرت صہیبؓ اور حضرت عمارؓ بن یاسر نے ایک ہی زمانے میں اسلام قبول کیا۔ اس وقت تک جو لوگ اسلام قبول کر چکے تھے ان کی تعداد تیس بیان کی جاتی ہے۔ لیکن اسلام کا اعلان یا اظہار کرنے والے حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ معدودے چند ہی تھے۔ ایک تو خاندان یاسرؓ جس میں ان کی بیوی سمیہؓ اور بیٹے عمارؓ تھے۔ پھر حضرت خبابؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت صہیبؓ۔ یہ وہ چند لوگ تھے جن کا کمزور مسلمان گھرانوں سے تعلق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ صدیق ہی بظاہر ان کی جائے پناہ تھے جو ان کے لئے غیرت رکھتے اور ڈھال بنتے تھے۔ ورنہ مختلف قبائل سے آکر حلیف بننے والے کمزوروں اور غلاموں کا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ حضرت صہیبؓ نے بھی انہی حالات میں مکے میں ابتلاؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے وقت گزارا۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ کی طرف ہجرت فرما گئے تو حضرت صہیبؓ نے بھی مدینہ کا قصد کیا۔ آپ مالدار تاجر تھے اور تجارت کے ذریعہ کافی مال کمایا تھا۔ اہل مکہ نے ان سے کہا کہ تم تو ایک مفلس غلام کے طور پر ہمارے شہر مکہ میں آئے تھے۔ ہم تمہیں یہاں سے کمایا ہوا مال لے کر ہرگز جانے نہ دیں گے۔ صہیبؓ نے کہا اگر مال یہیں چھوڑ دوں تو کیا پھر جانے دوگے؟ اور پھر انہوں نے اپنا نصف مال اہل مکہ کے حوالے کردیا اور ہجرت مدینہ کا قصد کیا۔

صہیبؓ اپنے بیوی بچوں کو لے کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے تو بعض قریش نے آپ کا پیچھا کیا۔ صہیبؓ بہت بہادر اور زبردست تیرانداز تھے۔ آپؓ نے اپنے ترکش کے تمام تیر نکال کر نیچے بکھیر دیئے اور کہا: اے قریش! تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے بہترین تیرانداز ہوں، میرے ترکش کے آخری تیر کے ختم ہونے تک تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس کے بعد میری تلوار سے تم کو لڑنا ہوگا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مجھے امن سے جانے دو اور اس کے عوض میں اپنے باقی مال کے بارے میں بھی تمہیں بتا دیتا ہوں وہ تم مکہ جا کر نکال لو۔ اس طرح کمال حکمت عملی سے آپ نے کفار کے ساتھ معاملہ کیا اور اپنا سارا مال دے کر، اپنا ایمان اور خاندان بچا کر مدینہ آگئے۔ یہ آیت اسی موقع کی مناسبت سے اتری کہ لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا تمام مال قربان کرکے اپنے نفس کو بیچ دیتے ہیں (البقرۃ:208)۔ مدینہ پہنچ کر صہیبؓ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سفر کا حال اور سارا مال قربان کردینے کا بتایا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ کہ یہ گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔ رَبِحَ صُہَیْبٌ رَبِحَ صُہَیْبٌ۔ صہیبؓ نے وہ سودا کیا ہے جو بہت نفع والا ہے۔

مکہ سے مدینہ آنے والے آخری مہاجرین میں حضرت علیؓ اور حضرت صہیبؓ بیان کئے جاتے ہیں۔ جب صہیبؓ قبا میں آئے تو پتہ چلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کلثوم بن ہدمؓ کے پاس قیام فرما ہیں۔ وہاں پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی وہاں موجود تھے اور کھجوریں تناول فرما رہے تھے۔ ادھر سفر کی صعوبتوں کے باعث صہیبؓ کی ایک آنکھ دکھنے کو آئی تھی۔ کفار نے ان کا سارا مال تو وہیں پر دھر لیا تھا۔ صہیبؓ کہتے ہیں گندم کا تھوڑا سا آٹا جو زادراہ تھی، ابواء مقام پر گوندھ کر اس کی روٹیاں بنالی تھیں۔ بھوک اور فاقے کی اس حالت سے گزر کر جب مدینہ کی تروتازہ کھجوریں مجلس رسولؐ میں دیکھیں تو بے تکلّفی سے اس دعوت میں شریک ہوئے اور بے دھڑک کھجوریں کھانے لگے۔ حضرت عمرؓ نے صہیبؓ کو چھیڑتے ہوئے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ دیکھتے نہیں کہ صہیبؓ کی ایک آنکھ دکھنے کو آئی ہے پھر بھی یہ بے دھڑک کھجوریں کھاتے چلے جا رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے حضرت صہیبؓ کو یہ توجہ دلائی تو آپؓ نے یہ پُرمزاح جواب دیا کہ یارسول اللہؐ میں اپنی دوسری تندرست آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں۔ اس حاضر جوابی پر نبی کریمؐ بے اختیار مسکرائے۔

کھجوریں کھا کر حضرت صہیبؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ سے محبت بھرے شکوے کرنے لگے کہ مجھے کیوں اپنے ساتھ سفر ہجرت میں شریک کرکے خدمت کا موقع نہ دیا۔ پیچھے رہ کر مجھ پر یہ نوبت آئی کہ اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرکے بمشکل اپنی جان اور خاندان آزاد کروا کے لایا ہوں۔ آنحضرتؐ نے اسی موقع پر فرمایا کہ ’’یہ تو بہت ہی اعلیٰ اور نفع بخش تجارت ہے جو صہیب نے کی‘‘۔

مدینہ میں حضرت سعدؓ بن خیثمہ کے پاس حضرت صہیبؓ کا قیام رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن الصمہؓ کے ساتھ آپؓ کا بھائی چارہ قائم فرمایا۔

حضرت صہیبؓ تمام غزوات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک ہوئے۔ بدر، احد، فتح خیبر اور فتح مکہ کے موقع پر بڑی بہادری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا۔ حضرت صہیبؓ طبعًا بہت زیادہ روایات بیان نہیں کرتے تھے تاہم کہا کرتے تھے کہ غزوات رسولؐ کے بارے میں جتنی باتیں مجھ سے پوچھنی ہیں پوچھ سکتے ہو۔ کیونکہ تمام غزوات میں مجھے شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ دوسری روایت کے مطابق ان کا بیان ہے کہ ’’بیعت کے بعد کی زندگی کے تمام اہم اور مشہور واقعات میں مجھے حاضر خدمت رہنے کی توفیق ملی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کوئی بیعت لی مجھے اس میں موجود ہونے کی سعادت عطا ہوئی۔ کوئی مہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھجوائی مگر میں اس موقع پر حاضر تھا۔ کوئی غزوہ آپؐ نے نہیں کیا مگر میں اس موقع پر موجود تھا بلکہ میں آپ کے دائیں اور کبھی بائیں ہوکر لڑتا تھا اور کبھی آگے سے اندیشہ ہوتا تو سامنے ہوکر لڑتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس حال میں نہیں چھوڑا کہ آپ میرے اور دشمن کے درمیان آگئے ہوں۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی‘‘۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صہیبؓ کی ان خوبیوں اور ان کے اعلیٰ اخلاق فاضلہ وصفات حسنہ کی وجہ سے ان کی تعریف فرماتے تھے۔ ایک موقع پر فرمایا کہ قومی لحاظ سے سبقت لینے والے چار ہیں۔ عربوں میں سبقت لینے والا میں ہوں، صہیب رومیوں میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور سلمان فارسی ایرانیوں میں سے پہلا پھل ہے جو مسلمانوں کو ملا اور اہل حبشہ میں سبقت لینے والے بلال ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہیے کہ وہ صہیب سے اس طرح محبت کرے جیسے ماں بیٹے سے محبت کرتی ہے۔ یہ ایک نووارد غیرعرب کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک تھا۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ ایک مشرک قیدی کو لے کر جا رہے تھے۔ حضرت صہیبؓ نے کہہ دیا کہ اس کی گردن میں تلوار کی جگہ تھی یعنی لائق گردن زدنی تھا۔ حضرت ابوبکرؓ ناراض ہوئے۔ اور رسول کریمؐ کو صہیبؓ کی بات بتائی۔ آپؐ نے فرمایا ’’تم نے صہیب کو ناراض تو نہیں کیا؟ خدا کی قسم! اگر تم اس کو ایذا پہنچاتے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا پہنچانے والے ہوتے۔

حضرت عمرؓ نے بے تکلفی میں ایک دفعہ صہیبؓ سے فرمایا کہ تمہارے ساتھ دوستی اور محبت کا تعلق ہے۔ بہت قریب سے بھی دیکھنے کا موقع ملا اور تمہارے اندر کوئی عیب نہیں پایا۔ مگر دو تین باتیں عجیب سی لگتی ہیں۔ اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو میں تم پر کسی کو مقدّم نہ کرتا۔ پہلی بات یہ کہ تمہاری اولاد کوئی نہیں مگر کنیت ابویحیٰ رکھتے ہو جو ایک نبی کا نام ہے۔ حضرت صہیبؓ نے کہا دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یہ کنیت خود تجویز فرمائی تھی، اب میں مرتے دم تک اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ دوسری بات حضرت عمرؓ نے یہ فرمائی کہ تمہاری زبان عجمی ہے رومی زبان بولتے بھی ہو اور عربی میں کچھ لکنت بھی ہے پھر بھی تم اپنے آپ کو عرب سے نسبت دیتے ہو۔ حضرت صہیبؓ نے کہا کہ دراصل میں رومیوں میں سے نہیں بلکہ عربی نژاد ہوں۔ چھوٹی عمر میں رومی مجھے قید کرکے لے گئے ورنہ عرب خاندان اور قبیلے سے ہی میرا تعلق ہے۔ تیسری بات حضرت عمرؓ نے یہ فرمائی کہ تم اس کثرت سے لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلا دیتے ہو کہ مجھے ڈر لگتا ہے اس میں اسراف نہ ہو۔ حضرت صہیبؓ نے کہا کہ یہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نصیحت کی وجہ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا ’’تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے اور سلام کو رواج دیتے ہیں‘‘۔ یہ نصیحت جو آپؐ نے مدینہ آنے پر فرمائی تھی میں نے پلّے باندھ لی ہے۔

جیسا کہ بعد کے واقعات سے ظاہر ہے اس کے بعد سے حضرت عمرؓ کا حضرت صہیبؓ کے ساتھ تعلق مزید گہرا ہوا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کا جنازہ حضرت صہیبؓ پڑھائیں گے اور جب تک نیا خلیفہ منتخب نہیں ہوجاتا نمازوں کی امامت بھی وہی کروائیں گے۔

حضرت صہیبؓ روایت حدیث میں احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تم کو

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا جنوری فروری 2010ء میں مکرم عبدالسلام اسلام صاحب نے اپنی ایک نظم میں نئے سال کے آغاز کے حوالہ سے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

ہو مبارک سالِ نَو ، نوعِ بشر کے واسطے
باعثِ امن وسکوں ہو خشک وتر کے واسطے
وہ فضا ہو پیار کی دنیا بنے جنت نظیر
گورے کالے اسود واحمر ہوں الفت کے اسیر
مقصدِ تخلیق ہستی جان لے ہر آدمی
اور مقامِ خویش کو پہچان لے ہر آدمی
مصطفیٰ کا ہو علَم ہر ایک پرچم سے بلند
مسند آرائے جہاں ہو میرا شاہ ارجمند
ہاں مبارک سالِ نَو ہو احمدیت کے لئے
نوعِ انساں کے لئے دین وشریعت کے لئے

جب کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہی باتیں سناتا ہوں جو آپ نے فرمائیں اور جب آپؐ کی جنگوں کے حالات سناؤں تو کچھ اپنے تأثرات بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔

حضرت صہیبؓ کی چند ایک روایات ذخیرہ احادیث میں ملتی ہیں جو حضرت عمرؓ سے مروی ہیں۔ جن سے آپؓ کی محبت الٰہی کا خاص طور پر اظہار ہوتا ہے۔

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ وہ لوگ جو احسان کرتے ہیں ان کو نیکی کے بدلہ کے علاوہ کچھ زیادہ بھی ملے گا (یونس:27)۔ پھر ایک موقع پر اس ’زیادہ‘ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے اور اہل نار دوزخ میں تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے جنت والو! اللہ تعالیٰ تم سے اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے۔ اہل جنت حیران ہوں گے کہ وہ کونسا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اعمال کے بدلہ میں ہمیں جنت تو دیدی، ہمارے چہرے بھی روشن کردیئے اور آگ سے بچالیا اس سے بڑھ کر اور کونسا وعدہ ہوگا؟ ابھی وہ یہ اظہار کر ہی رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنا حجاب ہٹائے گا اور جب وہ خدا تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو لطف و محبت کی ایسی لہریں ان کے سینہ سے اٹھیں گی کہ جن سے بڑھ کر کوئی چیز ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی نہیں ہوگی۔

ایک اور روایت حضرت صہیبؓ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک موقع پر مسکرا رہے تھے جس کے بعد صحابہ سے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ مَیں کیوں مسکرایا ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا یارسولؐ اللہ آپؐ ہی بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ میں مومن کے حال پر ہنستا ہوں کہ اس کا حال بھی عجب ہے اس کے سب کام خیر ہی خیر ہوتے ہیں اور یہ بات مومن کے علاوہ اور کسی کو نصیب نہیں ہوتی کیونکہ مومن رضا بالقضاء کے مقام پر ہوتا ہے۔ جب اسے خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور اس کا اجر پاتا ہے اور جب تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اس کی جزا عطا کرتا ہے۔ گویا حالت عسر ہو یا حالت یسر، مومن کے لئے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے۔

حضرت صہیبؓ یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو ان باتوں سے جن سے قرآن نے منع کیا ہے نہیں رُکتا وہ حقیقی معنوں میں قرآن پر ایمان نہیں لاتا۔

حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد اُن کی وصیت کے مطابق حضرت صہیبؓ نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی اور انتخاب ہونے تک تین دن حضرت صہیبؓ مسجد نبوی میں نمازیں پڑھاتے رہے۔

خود حضرت صہیبؓ شوال 38ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر ستر یا بہتّر سال بیان کی جاتی ہے۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب اور محترمہ برکت بی بی صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 17 جون 2010ء میں مکرم ندیم احمد مجاہد صاحب نے ایک مضمون میں اپنے دادا محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب اور دادی محترمہ برکت بی بی صاحبہ کا ذکر خیر کیا ہے۔

محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب میٹرک پاس تھے۔ کپورتھلہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے۔ آپ اپنے ایک احمدی کلاس فیلو کے اخلاق سے بہت متأثر تھے۔ 1908ء میں جب حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر مخالفین نے توہین آمیز اشتہارات شائع کئے تو آپ کے دل میں جماعت کے متعلق دلچسپی پیدا ہوگئی۔ چند سال بعد یہ شوق اتنا بڑھا کہ تحقیق کی غرض سے چند دوستوں کو ساتھ ملاکر بذریعہ سائیکل قادیان پہنچ گئے۔ یہ حضرت مصلح موعودؓ کے دَور کا آغاز تھا۔ آپ کو حضور کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا اور اعتراضات کی حقیقت کا علم ہوا۔ چنانچہ آپ نے وہاں بیعت کرلی۔

آپ کی شادی برکت بی بی صاحبہ سے ہوئی جو کہ غیراحمدی تھیں اور ان پڑھ بھی تھیں۔ اُن کے خاندان میں ایک نامی گرامی پیر ہوئے تھے۔ پیر صاحب کو جب علم ہوا کہ ان کی شادی ایک مرزائی (احمدی) کے ساتھ ہوئی ہے تو وہ گھوڑے پر بیٹھ کر آپ کو ملنے گاؤں آئے اور ان کو بتایا کہ تمہارا نکاح ختم ہوگیا ہے اس لئے اپنے مرزائی خاوند کو چھوڑ دے۔ لیکن آپ عقلمند اور حاضر جواب تھیں۔ جواب دیا کہ اب تو جو ہونا تھا وہ ہوگیا، اب کیوں نہ اس کو پھر سے مسلمان کریں؟ پیر صاحب اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور ان کا ساتھ دینے کی حامی بھری۔ چنانچہ ایک دن انہوں نے پیر صاحب کو دعوت پر بلایا اور بہت خاطر مدارات کی۔ کھانا کھانے کے بعد وہ پیر صاحب سے کہنے لگیں کہ پیر صاحب! غضب ہوگیا، آپ نے تو ایک مرزائی کی کمائی کھالی۔ پیر صاحب بولے: اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس پر برکت بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ پھر مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں ایک مرزائی کی کمائی کھاؤں۔ یہ سن کر پیر صاحب خاموشی سے چلے گئے اور پھر دوبارہ نہیں آئے۔

لوگوں کی مخالفت دیکھ کر ہی برکت بی بی صاحبہ کو احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی اور وہ اپنے شوہر سے معلومات لینے لگیں۔ دعا بھی کرتی رہیں۔ کچھ عرصہ بعد خواب دیکھا تو بیعت کرلی۔

قیام پاکستان کے بعد یہ گھرانہ سلانوالی ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں میں آباد ہوگیا۔ یہیں آپ کو زمین الاٹ کی گئی۔ اس علاقہ میں یہ واحد احمدی گھرانہ تھا۔ ہر قسم کی مخالفت اور نقصان پہنچانے کی کوشش کا جواب صبر اور دعوت الی اللہ سے دیا جاتا۔ کھڑی فصلوں کو آگ لگادی جاتی۔ ٹرک لیا تو وہ جلا دیا گیا اور کاروبار شروع کیا تو لوگ سامان لُوٹ کر چلے گئے۔ لیکن ان تمام مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور آپ کے ایمان میں ذرہ بھر بھی لغزش نہیں آئی۔ گاؤں کی عورتیں برکت بی بی صاحبہ کو کہتیں کہ اگر مسلمان نہ ہوئیں تو کوئی گاؤں میں دفن بھی نہ ہونے دے گا۔ وہ جواب دیتیں کہ مَیں تو اِسی جگہ دفن ہوکر رہوں گی۔

13 فروری 1973ء کو جب محترمہ برکت بی بی صاحبہ کی وفات ہوئی تو مقامی لوگوں نے ان کی تدفین کی راہ میں بہت رکاوٹ ڈالی۔ ان کے 3 بیٹے تھے۔ یہ صورتحال دیکھ کر سب سے چھوٹے بیٹے چوہدری محمد عرفان پولیس سٹیشن چلے گئے اور حالات بیان کئے۔ تھانیدار نے فوراً سرگودھا سے پولیس اور انتظامیہ بلائی اور اُسی وقت گاؤں پہنچ کر پٹواری اور تحصیلدار سے ایک کنال زمین کا ٹکڑا احمدیوں کے قبرستان کے لئے سرکاری طور پر مختص کیا گیا اور اس قبرستان کی حد بندی کی گئی۔ جس کے بعد پورے گاؤں والوں نے قبر کی تیاری میں ہاتھ بٹایا اور قبر تیار کی گئی۔ تدفین کے بعد افسران اور دوسرے لوگوں نے تعزیت بھی کی۔ یہ نظارہ گاؤں کے لوگ دیکھ رہے تھے جو اس خاتون کو یہاں دفنانے کو تیار نہ تھے۔ لیکن اب انہی سرکاری اہلکاروں کے لئے انہوں نے کھانا بھی تیار کیا۔ چنانچہ ایک احمدی خاتون کی کہی ہوئی بات بڑی شان سے پوری ہوئی۔

محترم عبدالرحمٰن صاحب بھی 1980ء میں فوت ہوکر اسی قبرستان میں دفن ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس جوڑے کو ہر طرح سے برکت بخشی اور آج ان کی نسل میں 16 بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ ایک پڑنواسہ جامعہ کا طالبعلم ہے۔ دیگر بچوں میں فوج اور بینک کے افسر، ڈاکٹر اور استاد شامل ہیں۔ اور اکثر جماعتی خدمات میں بھی نمایاں ہیں۔

مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9 جون 2010ء میں مکرم حکیم محمد افضل فاروق صاحب نے اپنے شہید بیٹے مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب کا ذکر خیر کیا ہے۔

مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب کو 26 ستمبر 2009ء کو دو ظالموں نے پستول سے فائر کرکے شہید کردیا تھا۔ اس اندوہناک واقعہ سے کچھ دیر پہلے ہی شہید مرحوم کے بھائی مکرم محمد انور قمر صاحب کی بیٹی کا رخصتانہ عمل میں آیا تھا۔ بارات واپس خیریت سے روانہ ہوئی تو مکرم محمد اعظم طاہر صاحب اپنی بیٹی اور ان کے دو بچوں کو موٹر سائیکل پر سوار کرکے اپنے گھر روانہ ہوئے۔ جس سڑک پر وہ جارہے تھے اس کا کچھ حصہ سنسان تھا۔ وہاں پہنچے ہی تھے کہ اچانک دو جوان مع پستول نمودار ہوئے۔ شہید مرحوم نے موٹرسائیکل کی اگلی لائٹ سے ان کو دیکھ کر موٹرسائیکل کو واپس موڑا تو ایک بچہ گر پڑا۔ اس بچے کو اٹھایا ہی تھا کہ وہ دونوں بھاگ کر ان کے پاس پہنچ گئے اور آتے ہی کنپٹی پر پستول رکھ کر فائر کردیا۔ آپ کی بیٹی نے شور مچایا مگر سنسان جگہ ہونے سے کوئی مدد کو نہ آیا۔ پھر اُس نے موبائل کے ذریعہ شہید مرحوم کے بھائیوں کو اطلاع دی۔ وہ وہاں پہنچے تو شہید مرحوم خون میں لت پت سڑک پر پڑے تھے اور کوئی سواری نہ تھی جو فوراً ہسپتال پہنچاتی۔ آخرکار سوئی گیس والی ویگن آئی جس کے ذریعہ ہسپتال لے جایا گیا۔ مگر کافی دیر ہونے اور زیادہ خون نکلنے سے اسی جگہ جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب کی شہادت کا ذکر خطبہ جمعہ میں کرتے ہوئے نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

مکرم محمد اعظم طاہر صاحب خدمت خلق میں ہمیشہ آگے رہا کرتے۔ بہادر اور شریف النفس تھے۔ باجماعت نمازیں ادا کرنے والے، خلافت سے محبت رکھنے والے اور خدمت دین کرنے والے تھے۔ اپنی جماعت میں عرصہ سے سیکرٹری مال کے طور پر کام کر رہے تھے اور بڑے شوق اور محنت سے یہ خدمت سرانجام دیا کرتے تھے۔

مرحوم روزانہ دس میل دُور سرکاری ہسپتال میں ڈیوٹی ادا کرنے جاتے اور ڈیوٹی کا وقت ختم ہونے کے بعد بھی مریضوں کو ادویات دیتے۔ شہر میں بھی ان کے کافی مریض تھے جن کے علاج معالجہ میں رات کے دس تک بج جاتے۔ ہر مریض کے لئے ہر دلعزیز تھے۔ ہسپتال میں اکثر غریب اور مفلس بیمار آتے۔ بعض ایسے مریض بھی آتے جن کے پاس سرکاری پرچی کے پیسے نہ ہوتے تو اپنی جیب سے ادا کرتے اور دوائیں دیتے۔ خالی ہاتھ واپس کسی کو نہ بھیجتے۔ اس لئے ہر غریب اور بے کس کی دعائیں لیتے۔ پندرہ سولہ سال سے جس ہسپتال میں ڈیوٹی ادا کر رہے تھے اگر کسی وقت تبادلہ ہوتا تو اس علاقہ کے لوگ افسران کے پاس جاکر تبادلہ رکوا دیتے تھے۔ یہ سب مرحوم کے اخلاق، پیار محبت اور خلوص کا نتیجہ تھا۔ چنانچہ ان کی شہادت کا جب اس علاقہ کے لوگوں کو علم ہوا تو وہ دھاڑیں مار کر روتے ہوئے افسوس کے لئے گھر آئے اور شہید مرحوم کا چہرہ دیکھ کر زاروقطار روتے اور کہتے کہ اب ہمیں اس جیسا ہمدرد ڈاکٹر کیسے ملے گا، جو غریبوں کا خیرخواہ تھا۔ شہر کے معززین اور عام شہریوں نے بھی اس واقعہ کا سن کر بہت افسوس کیا اور کہا تھا کہ اس شہر اوچ شریف اور اس کے اردگرد علاقوں میں ایسا ہمدرد ڈاکٹر شاید ہی مل سکے۔

چونکہ طبّ ہماری جدّی پیشہ بھی ہے چنانچہ مرحوم نے میٹرک پاس کرکے میرے مشورہ پر طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ لے لیا تھا۔ ربوہ کالج بوجوہ بند ہوگیا تو مرحوم نے بہاولپور کے طبیہ کالج سے بقیہ تعلیم مکمل کی اور چارسالہ کورس کی تکمیل کی۔ کچھ عرصہ ٹاؤن کمیٹی اوچ شریف کے یونانی دواخانہ میں بحیثیت طبیب کام کرتے رہے۔ لیکن ٹاؤن کمیٹی نے یونانی شفاخانہ بند کردیا تو آپ نے میڈیکل ٹیکنیشن بننے کے لئے داخلہ لے لیا اور دوسالہ کورس پاس کرکے مبارک پور کے سرکاری ہسپتال میں ملازمت کرلی۔ جلد ہی ایک تجربہ کار حکیم اور ڈاکٹر کے طور پر مشہور ہوگئے۔ بوقت شہادت سرکاری ہسپتال رتڑلعل میں کام کر رہے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ نیز پانچ بھائی و پانچ ہمشیرگان بھی پسماندگان میں شامل ہیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 22 جون 2010ء میں مکرم مبارک صدیقی صاحب کی ایک نظم بعنوان ’’ہم وہی لوگ ہیں‘‘ شامل اشاعت ہے۔ اس نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

جن کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے
جن کے بستے ہوئے گھر جلائے گئے
وہ جو ہر دَور میں آزمائے گئے
بے گناہ جو لہو میں نہائے گئے
ہم وہی لوگ ہیں، ہم وہی لوگ ہیں

وہ جو رسمیں وفا کی نبھا کے چلے
شہر جاناں کو سب کچھ لُٹا کے چلے
اپنے پیاروں کی لاشیں اُٹھا کے چلے
ہر قدم ضبط غم آزما کے چلے
ہم وہی لوگ ہیں، ہم وہی لوگ ہیں

وہ جو حرفِ وفا معتبر کر گئے
یوں جلے شب نگر میں سحر کر گئے
وہ جو اُجڑے چمن با ثمر کر گئے
عشق اپنے لہو سے امر کر گئے
ہم وہی لوگ ہیں، ہم وہی لوگ ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
January 10, 2014 – January 16, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday January 10, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Quran
01:30	Huzoor's Tour Of Scandinavia: This programme documents Huzoor's visit to Scandinavia Part 1, Recorded on September 6, 2005.
02:30	Japanese Service
03:30	Tarjamatul Quran Class: Recorded on February 11, 1997.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 427
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran: An Urdu programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Huzoor's Tour Of Scandinavia: This programme documents Huzoor's visit to Scandinavia Part 2, Recorded on September, 2005.
07:40	Siraiki Service
08:20	Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
10:00	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:35	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:00	Seerat-un-Nabi
12:30	Dars-e-Hadith
13:00	Live Friday Sermon
14:15	Yassarnal Quran
14:40	Shotter Shondane: Recorded on February 25, 2010.
15:45	Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about Islam's Lunar calendar.
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of Scandinavia [R]
19:15	Real Talk
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-E-Huda

Saturday January 11, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Qur'an.
00:45	Yassarnal Quran
01:10	Huzoor's Tour Of Scandinavia
02:10	Friday Sermon: Recorded on January 10, 2014.
03:20	Rah-E-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 428
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 23, 2011.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values.
08:50	Question And Answer Session: Recorded on March 18, 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on January 10, 2014.
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	From Democracy To Extremism
16:00	Live Rah-E-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	World News
18:30	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 23, 2011.
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-E-Huda
22:30	Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values.
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday January 12, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana UK Address
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon: Recorded on January 10, 2014.
04:05	From Democracy To Extremism
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 422
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on March 3, 2013.
08:05	Faith Matters: An informative and contemporary English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
09:00	Question And Answer Session: Part 2, recorded on March 19, 1994.
10:05	Indonesian Service
11:10	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on February 10, 2012.
12:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 10, 2014.
14:05	Shotter Shondhane: Recorded on February 25, 2010.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:20	Seerat-un-Nabi
17:00	Kids Time
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:30	Live Beacon of Truth
20:35	Hunting in Canada
21:15	The Blessed Decade of Khilafat-e-Khaamsa
22:10	Friday Sermon [R]
23:10	Question And Answer Session [R]

Monday January 13, 2014

00:15	World News
00:30	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:45	Yassarnal Quran
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:15	Hunting in Canada
02:50	Friday Sermon: Recorded on January 10, 2014.
03:50	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 430
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
06:55	Huzoor's Tour Of Scandinavia: This programme documents Huzoor's visit to Scandinavia Part 3, Recorded on September, 2005.
07:15	International Jama'at News
07:55	Aadab-e-Zindagi
08:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on June 14, 1999.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on October 25, 2013.
11:00	MTA Variety
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Al-Tarteel
12:55	Friday Sermon: Recorded on March 21, 2008.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	MTA Variety
15:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-E-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of Scandinavia [R]
18:45	Shama'il-e-Nabwi
19:25	Real Talk
20:30	Rah-E-Huda
22:00	Friday Sermon [R]
23:05	MTA Variety
23:35	Shama'il-e-Nabwi

Tuesday January 14, 2014

00:15	World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Tour Of Scandinavia
01:55	Kids Time
02:25	Aadab-e-Zindagi
03:00	Friday Sermon
04:10	Shama'il-e-Nabwi
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 431
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 23, 2011.
08:00	Medical Matters
08:30	Australian Service
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered by January 10, 2014.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service
15:25	Medical Matters
15:55	Quiz General Knowledge
16:35	Seminar Seerat-un-Nabi
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on January 10, 2014.
20:30	Australian Service
21:00	From Democracy To Extremism: An interactive discussion programme examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
21:55	Sachey Musalman
22:30	Medical Matters
23:00	Question And Answer Session [R]

Wednesday January 15, 2014

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:20	Jalsa Salana UK Address
02:20	Seminar Seerat-un-Nabi
03:10	Quiz General Knowledge
03:50	Australian Service
04:20	Sachey Musalman
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 432
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Al-Tarteel
06:50	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 24, 2011.
08:15	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
09:20	Question And Answer Session: Part 1, recorded on May 24, 1997.
10:30	Indonesian Service
11:30	Swahili Service
12:40	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:50	Al-Tarteel
13:15	Friday Sermon: Recorded on March 7, 2008.
14:25	Bangla Shomprochar
15:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
16:05	Kids Time
16:40	Faith Matters
17:40	Al-Tarteel
18:05	World News
18:30	Jalsa Salana UK Address[R]
19:50	Real Talk
20:55	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:30	Kids Time
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Intikhab-e-Sukhan

Thursday January 16, 2014

00:15	World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Al-Tarteel
01:35	Jalsa Salana UK Address
02:55	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:30	Shamail-e-Nabwi
03:55	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 433
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Yassarnal Quran
07:10	Huzoor's Tour Of Scandinavia: Recorded on September , 2005.
07:30	Beacon of Truth
08:35	Tarjamatul Quran Class: Recorded on February 25, 1997.
09:40	Indonesian Service
11:00	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on January 10, 2014.
15:05	Innocence of The Holy Prophet
15:35	Maseer-E-Shahindgan
16:10	Tarjamatul Quran Class [R]
17:15	Yassarnal Quran
17:45	World News
18:10	Huzoor's Tour Of Scandinavia [R]
18:30	Faith Matters
19:20	Chali Hai Rasm
20:15	Tarjamatul Quran Class [R]
21:20	Dars Seerat-un-Nabi
21:45	Innonence of The holy Prophet
22:15	Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 03 January , 2014 | Issue No. 01

سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ نیوزی لینڈ 2013ء

خطبہ جمعہ سے ''مسجد بیت المقیت'' اور نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا افتتاح۔ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ کی نیشنل مجالس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور حضور انور کی اہم ہدایات

مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے حوالہ سے خصوصی تقریب کا انعقاد

✵......ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ نیوزی لینڈ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔ ✵......آپ کی امن اور ایک دوسرے کے احترام کی روایات بہت نمایاں ہیں۔

——— (مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز)

اسلام تعلیم دیتا ہے کہ خدا کا حقیقی عبادتگزار جو اس کے حقوق ادا کرتا ہو، اسے لازماً ہمیشہ لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔

احمدیہ جماعت کی 125 سالہ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ جہاں کہیں بھی دنیا میں ہماری مساجد بنی ہیں، وہ صرف اچھائی اور نیک مقاصد کے لئے استعمال ہوئی ہیں۔ کبھی بھی ہماری مساجد سے فتنہ وفساد پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ایسی آواز بلند ہوئی ہے جس میں ملک سے بے وفائی جھلکتی ہو۔

عالمی جنگ چھڑ جانے کا بہت خطرہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک اور حکومتیں اپنے عوام کے حقوق ادا نہیں کر رہیں اور مقابل پر عوام بھی اپنے لیڈروں اور حکومتوں کے حق ادا نہیں کر رہے۔ نہ ہی اہم طاقتیں عالمی سطح پر انصاف پر مبنی فیصلے لے رہی ہیں اور نہ ہی چھوٹے ممالک اپنی ذمہ داریاں سمجھ رہے ہیں۔

——— (مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور کا خطاب)

Sunday Star Times کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

یکم نومبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ''مسجد بیت المقیت'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی اور نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام Quest Apartments میں ہے۔ یہاں سے ''مسجد بیت المقیت'' آنے کے لئے بیس منٹ کا سفر ہے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن نیوزی لینڈ (New Zealand) کی سرزمین پر ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل اور تاریخ ساز دن تھا۔

آج نیوزی لینڈ کی سرزمین پر جو کہ دنیا کا ایک کنارہ کہلاتی ہے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی پہلی مسجد ''مسجد بیت المقیت'' کا افتتاح خطبہ جمعہ کے ساتھ ہو رہا تھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ دنیا کے اس کنارہ سے، دنیا کے تمام دوسرے کناروں تک MTA کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہو رہا تھا اور ساری دنیا کے ممالک اور جماعتوں میں یہ خطبہ جمعہ دیکھا اور سنا جا رہا تھا۔

جماعت نیوزی لینڈ اپنے قیام کے 25 سال مکمل ہونے پر سال 2013ء کو سلور جوبلی سال کے طور پر منا رہی ہے اور آج خطبہ جمعہ کے ساتھ ان کے 25ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح بھی ہو رہا تھا۔ ان کے اس سلور جوبلی کے جلسہ میں بھی خلیفۃ المسیح بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے۔ آج کا انتہائی مبارک اور بابرکت دن، جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں بعض ایسے ایام آیا کرتے ہیں، جن میں آئندہ کے لئے عظیم الشان کامیابیوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور فتوحات کے نئے باب کھلتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ بھی اللہ کے اس پہلے گھر کی تعمیر کے ساتھ کامیابیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس نئے دور کو غیر معمولی برکتوں کے حصول کا حامل بنا دے۔

مسجد بیت المقیت کا افتتاح

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے ''مسجد بیت المقیت'' تشریف لائے اور سب سے پہلے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات کی تلاوت اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا:

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ۔ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔ لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ۔ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ (النور:39-37)

ان آیات کا ترجمہ ہے۔ ''کہ ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں